عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد ۱۲ شمارہ ۲۷ بتاریخ ۱۰ تا ۱۶ دسمبر ۱۹۹۳ء

TV کی تباہ کاریاں

ایک عبرتناک واقعہ

اس نے کلام پاک کی تلاوت چھوڑ کر ٹی وی پر فلم دیکھی، چھپکلیوں نے کاٹ کاٹ کر اسے جان سے مار ڈالا۔

ایمان اور اسلام کا باہمی ربط

میاں نواز شریف

الزام اُن کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

قادیانی لطیفہ

پڑھتا جا شرماتا جا

اسمبلی کا رکن بننے کیلئے

قادیانیوں کی دھاندلیاں اور جعل سازیاں

کیا آپ چاہتے ہیں

کہ آپ کی رقم

مسلمانوں کو مرتد

بنانے میں استعمال ہو ؟

اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے

تمام غیرتمند مسلمانوں سے ایک سوال

لیکن

اس کے باوجود آپ کی

لاعلمی اور بے توجہی کی وجہ سے

آپ کی رقم سے

مسلمانوں کو

مرتد بنایا جا رہا ہے

وہ کیسے ؟

آپ میں سے بعض لوگ

قادیانیوں سے خرید و فروخت

کرتے ہیں قادیانی تجارتی اداروں

سے لین دین کرتے ہیں اور

قادیانی کارخانوں کی مصنوعات

استعمال کرتے ہیں

کیا آپ جانتے ہیں ؟

اسی خرید و فروخت لین دین کے ذریعہ

قادیانی جو منافع کماتے ہیں اسی منافع یعنی

ماہانہ آمدنی کا ایک کثیر حصہ

اپنے مرکز ربوہ میں

جمع کراتے ہیں

جس کے نتیجہ میں

وہی رقم جو آپ سے کمائی جاتی ہے وہ آپ ہی

کے خلاف استعمال ہوتی ہے یعنی

مسلمانوں کو اسی رقم سے مرتد بنایا جاتا ہے

اگر آپ

قادیانیوں کے ساتھ کاروبار

و تجارت کرتے ہیں تو گویا آپ

ارتدادی کام میں بالواسطہ حصہ لے رہے ہیں

اور ان کا ساتھ دے رہے ہیں

یاد رکھئے

- آپ ہی کی رقم سے قادیانی اپنی ارتدادی تبلیغ کرتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے قادیانیوں کے تحریف شدہ قرآنی ترجمے چھپتے اور تقسیم ہوتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے ان کے پریس چلتے ہیں
- آپ ہی کے بل بوتے قادیانی مرکز "ربوہ" آباد ہے
- آپ ہی کی رقم سے قادیانی مبلغین اپنی ارتدادی تبلیغ کیلئے اندرون و بیرون ملک سفر کرتے ہیں

گویا قادیانیوں کی ہر حرکت میں

براہ راست نہ سہی تو بالواسطہ آپ بھی شریک ہیں

لہٰذا

تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کے ساتھ مکمل سوشل بائیکاٹ کریں اور ان کے ساتھ لین دین، خرید و فروخت مکمل طور پر بند کر دیں اور اپنے احباب کو بھی قادیانیوں سے بائیکاٹ کی ترغیب دیں۔

نوٹ کیجئے:- قادیانی فنڈ، مسلمانوں کو مرتد بنانے کیلئے کروڑوں روپے ہر سال خرچ کرتا ہے

مرکزی دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ

ملتان (پاکستان) فون ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
کراچی
انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۲ ● شمارہ نمبر ۲۷ ● بتاریخ ۲۲ تا ۲۸ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۴ھ ● بمطابق ۱۰ تا ۱۶ دسمبر ۱۹۹۳ء

اس شمارے میں

۱۔ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔ ۴
۲۔ قادیانی دھاندلیاں اور جعل سازیاں (اداریہ) ۔۔۔ ۵
۳۔ عوام اور حاکم کے درمیان رکاوٹ پیدا کرنے پر بازپرس ۔۔۔ ۶
۴۔ آخرت کے ساتھی ۔۔۔ ۷
۵۔ ٹی وی کی تباہ کاریاں ۔۔۔ ۹
۶۔ ایک عبرتناک واقعہ ۔۔۔ ۱۱
۷۔ ایمان اور اسلام کا باہمی ربط و تعلق ۔۔۔ ۱۳
۸۔ میاں نواز شریف ۔۔۔ ۱۵
۹۔ قادیانی لطیفے۔ پڑھتا جا شرماتا جا ۔۔۔ ۱۶
۱۰۔ ڈش اینٹینا۔ فروغ قادیانیت کے لئے نیا جال ۔۔۔ ۱۸
۱۱۔ اخبار ختم نبوت ۔۔۔ ۱۹
۱۲۔ سپریم کورٹ کا تاریخ ساز فیصلہ ۔۔۔ ۲۲

سرپرست
مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

مرتب
حافظ محمد حنیف ندیم

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

کتابت
خوشی محمد انصاری

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۱۰۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات و انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک نوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۳-۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

پبلشر: عبدالرحمٰن باوا ○ طابع: سید شاہد حسن ○ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ○ مقام اشاعت: ۱۴۳، ... کراچی

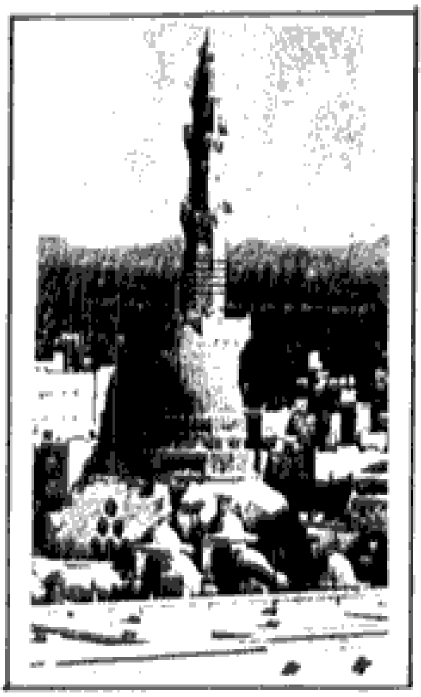

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

از۔ طالب چاندپوری

وہ نازش کونین، وہ اللہ کا پیارا
وہ امت عاصی کے سفینے کا سہارا

وہ جس نے زمانے کو دیا درس اخوت
وہ جس نے بہم جذبہ الفت کو ابھارا

وہ پیکر تسلیم و رضا، صابر و شاکر
وہ جس نے کیا نان جویں کھا کے گزارا

وہ عرش معظم پہ جو پہنچا شب اسراء
وہ جس نے کیا قدرت خالق کا نظارا

وہ غمزدہ و بیکس و لاچار کا حامی
وہ جان سکوں راحت دل آنکھ کا تارا

وہ زیر قدم جس کے زمانے کے خزانے
وہ جس نے کیا عشرت دنیا سے کنارا

وہ جس نے بصد شوق مصیبت کو اٹھا کر
تہذیب کی الجھی ہوئی زلفوں کو سنوارا

وہ جس کے لبوں پر تھیں جفاؤں پہ دعائیں
وہ جس نے عدو کو بھی محبت سے پکارا

طالب ہے مجھے فخر کہ وہ فخر دوعالمؐ
محبوب خدا، رہبر اعظم ہے ہمارا

اسمبلی کا رکن بننے کے لئے قادیانیوں کی دھاندلیاں اور جعلسازیاں

قادیانیوں کے خلاف ۱۹۷۴ء میں زبردست تحریک چلی' جس کے نتیجے میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اس فیصلہ کو انہوں نے قبول نہیں کیا اور مسلمانوں کو چڑانے کے لئے خود کو اصلی اور مسلمانوں کو آئینی مسلمان لکھتے رہے۔ جب قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پاگئے تو اس کے بعد انہیں غیر مسلموں کی اقلیتی نشستوں پر انتخاب لڑنا چاہئے تھا لیکن ظاہری طور پر انہوں نے انتخابات کا بائیکاٹ کیا اور جس نے الیکشن میں حصہ لیا' اس کے بارے میں مبہم سا اعلان کردیا گیا کہ اس کا جماعت سے کوئی تعلق نہیں' ایسا محض دکھاوے کے لئے کیا گیا ورنہ جس نے حصہ لیا اس کے خلاف سخت قسم کی کارروائی کرنی چاہئے تھی۔ اگر وہ ایسا کرتے تو ہم سمجھتے کہ قادیانی بائیکاٹ میں مخلص ہیں۔

جب موجودہ الیکشن سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کا پوتا ایم ایم احمد آیا تو اس نے درپردہ سازشیں شروع کردیں' نواز حکومت کا خاتمہ کرا کے ایک نگران حکومت قائم کرادی' جس کا نگران معین قریشی کو بنایا گیا جو ایم ایم احمد کا جگری دوست تھا اور جسے امریکہ سے درآمد کیا گیا تھا' اس نے ایم ایم احمد کے اشارے پر ایسی پالیسیاں بنانا شروع کردیں' جن کا فائدہ قادیانیوں کو پہنچا۔ وہ خود اگرچہ قادیانی نہیں تھا لیکن اس کی بیوی قادیانی تھی اور اس نے اپنی بیٹی بھی ایک غیر مسلم کے نکاح میں دی ہوئی ہے' جب تک وہ یہاں رہا اس نے اپنے بارے میں پائے جانے والے شکوک و شبہات کے متعلق کوئی صفائی نہیں دی۔

قادیانیوں نے نگران حکومت کے دور میں خوب فائدہ اٹھایا' مرزا طاہر نے گزشتہ قادیانی جلسہ سے پہلے ہدایت جاری کی تھی کہ ہر قادیانی کم از کم دس مسلمانوں کو قادیانی بنائے اس پر عملدرآمد شروع کردیا گیا۔ ڈش اینٹینا کے ذریعے قادیانیوں کے سالانہ جلسہ کا جو پروگرام نشر ہوا' اس میں کچھ لوگوں کو مرزا طاہر سے بیعت کرتے ہوئے دکھایا گیا۔ یہ محض ڈھونگ اور سادہ لوح مسلمانوں پر غلط اثر ڈالنے کی محض ایک چال تھی' بیعت ہونے والے پہلے سے ہی قادیانی تھے البتہ یہ دھوکہ دینے کے لئے کہ ہماری تعداد بڑھ گئی ہے' ایک نیا ڈھونگ رچایا گیا۔

تحصیل ماتلی سندھ سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق قادیانیوں نے اپنی اقلیتی نشست چھپانے کے لئے مسلمانوں کے نام قادیانیوں کی فہرست میں درج کرادیئے تاکہ ایک تیر سے دو شکار کئے جاسکیں۔ یعنی اقلیتی نشست بھی حاصل کرلی جائے اور اپنی تعداد میں اضافہ بھی دکھادیا جائے۔ واقعات کے مطابق ٹنڈو غلام علی کے ممتاز عالم دین مولانا محمد اسمٰعیل نے کہا کہ تحصیل ماتلی کے گاؤں حاجی بچل نظامانی کے ایک بااثر خاندان کی جانب سے قادیانیوں کی مخصوص قومی و صوبائی نشستیں حاصل کرنے کے لئے مبینہ جعلسازی کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں کے تقریباً ۱۴۰ نام قادیانیوں کی انتخابی فہرستوں میں داخل کروائے اور ان نشستوں پر حالیہ انتخابات میں کاغذات نامزدگی داخل کرانے کی مذموم حرکت کی۔ پیپلز پارٹی ضلع بدین کے جنرل سیکریٹری حاجی رمضان چانڈیو' تحصیل ماتلی کے جنرل سیکریٹری بچل آریسر' سندھ نیشنل فرنٹ تحصیل ماتلی کے صدر وفا غلام مصطفیٰ جلالانی' ضلع کونسل بدین کے سابق رکن اور علاقے کے ممتاز زمیندار حاجی جان محمد نظامانی (سرائی)' احمد خان سرائی سابق شاگرد تنظیم کے سربراہ' کامریڈ اقبال نظامانی نے بھی متذکرہ واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ صرف کرسی کی طمع میں مذہب تبدیل کرانا اور اسی ہوس میں دیگر بے خبر مسلمانوں کے نام قادیانیوں کی انتخابی فہرستوں میں شامل کروانا انتہائی قبیح فعل ہے۔ جس کی جتنی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ واضح رہے کہ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد سے وہ مسلسل انتخابات کا بائیکاٹ کرتے چلے آرہے ہیں اور قادیانیوں کے دونوں گروپ (لاہوری) (قادیانی) اپنے ووٹ کاسٹ نہیں کرواتے۔ جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مذکورہ گاؤں کے بااثر خاندان نے ایک منصوبے کے تحت سال ۱۹۹۱ء والی قادیانیوں کی انتخابی فہرست میں ۶۹ مردوں اور ۷۴ خواتین کے نام درج کروادیئے اور حالیہ انتخابات میں قادیانیوں کے لئے قومی اسمبلی کی ایک مخصوص نشست پر رزاق ولد محمد رحیم (انتخابی فہرست میں سیریل نمبر ۳۲۳) اور صوبائی نشست پر حق ولد بچل (سیریل نمبر ۲۹۵) نے کاغذات نامزدگی بھی داخل کروائے لیکن انتخابات سے صرف چند روز قبل رزاق ولد محمد رحیم اچانک دل کا دورہ پڑنے سے فوت ہوگیا جس کی اطلاع منصوبہ بندی کے تحت الیکشن کمیشن کو بھی فراہم نہیں کی گئی تاکہ اس حلقے کے انتخابات ملتوی نہ کردیئے جائیں۔ مذکورہ سازش کا انکشاف عین پولنگ کے دن اس وقت ہوا جب مذکورہ صوبائی امیدوار اقلیتی بوتھ پر اپنے انتخابی نشان پر ووٹ کاسٹ کروا رہا تھا۔ اس مذموم راز کی خبر علاقے میں آگ کی طرح پھیل جانے سے امیدوار اپنے حق میں صرف ۲۹ ووٹ کاسٹ کرواسکا جبکہ دیگر رائے دہندگان نے اپنے ووٹ کاسٹ کرنے سے انکار کردیا۔ علاوہ ازیں ٹنڈو غلام علی کے مقامی شہریوں نے شہر کے بعض علماء کرام کی جانب سے مذکورہ واقعہ پر پردہ ڈالنے پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔

ایسا صرف سندھ کی تحصیل ماتلی ہی میں نہیں کیا گیا بلکہ یہاں کراچی کی ایک کالونی میں بھی ڈیڑھ پونے دو سو مسلمانوں کے نام قادیانی ووٹر لسٹوں میں درج کرادیئے۔ جب ان پر انکشاف ہوا کہ فلاں شخص نے ہمارے ساتھ دھوکہ اور فراڈ کیا ہے تو انہوں نے ووٹ نہیں دیئے اور وہ قادیانی اسمبلی ممبر بننے سے محروم ہوگیا۔ بعد میں اس قادیانی نے مسلمانوں کو دھمکیاں دیں کہ میرے تعلقات فلاں بااثر شخصیت سے ہیں' ہمارے ہاتھ بڑے لمبے اور تعلقات اوپر کی سطح تک ہیں لیکن انہوں نے صاف جواب دے دیا۔ مسلمانوں نے اس مسئلہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کراچی دفتر کو آگاہ کیا اور عالمی مجلس نے اس مسئلہ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور یوں قادیانیوں کو ذلت کا منہ دیکھنا پڑا۔

نامعلوم ایسے واقعات کہاں کہاں ہوئے ہوں گے۔ قادیانیوں نے کس کس جگہ پر جعلسازی کی ہوگی۔ ہم الیکشن کمیشن اور حکومت دونوں سے ہی یہ گزارش کرتے ہیں کہ وہ قادیانیوں کی طرف سے بنوائی جانے والی انتخابی فہرستوں کا ازسرنو جائزہ لیں' جو قادیانی جعلسازی کے جرم کا مرتکب پایا جائے اس کے خلاف سخت ترین کارروائی کی جائے۔

واضافہ

از۔ پروفیسر سید محمد اجتباء ندوی'
صدر شعبہ عربی و فارسی الہ آباد یونیورسٹی

عوام اور حاکم کے درمیان رکاوٹ پیدا کرنے پر باز پرس

حضرت عمر فاروقؓ کی حقیقت بین نگاہ سے گورنروں' حاکموں اور اہلکاروں کی کوئی بات پوشیدہ نہ رہ سکتی تھی

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت ہے' آپؓ نے بہت ہی غور و فکر اور جانچ پڑتال کرکے صحابہ کرام میں سے مدبر اور منتظم اور بہت زیادہ محتاط و صالح افراد کو حکومت کے کارکن' افسر اور گورنر منتخب فرمائے ہیں اور اس کے بعد بھی انسپکشن اور نگرانی کے لئے ایک بورڈ کی تشکیل دی ہے جس کی سربراہی جلیل القدر صحابی حضرت محمد بن مسلمہؓ کے سپرد کی ہے جو باریک بینی' بصیرت' حق گوئی و حق پرستی اور سربراہ خلافت کے حکم کو بعینہٖ بجا آوری میں امتیازی شان رکھتے ہیں۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حقیقت بین نگاہ سے گورنروں' حاکموں اور اہلکاروں کی کوئی بات پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھی۔ مزید برآں حضرت محمد بن مسلمہ اپنے کاموں میں انتہائی مستعد اور چوکس رہتے ہیں۔ تقویٰ' احتیاط اور اعلیٰ اخلاقی قدروں سے ذرہ برابر کوتاہی یا حکمرانی کے سلسلہ میں معیار فاروقی سے ادنیٰ لغزش یا شبہ کی خبر امیر المومنینؓ تک پہنچتی رہتی ہے اور امیر المومنینؓ فوری طور پر اس پر کارروائی کرتے ہیں۔

عراق کے دو شہر کوفہ اور بصرہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم سے آباد کئے گئے اور اس میں زیادہ تر وہ لوگ آباد کئے گئے جو نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے تھے اور ان کی تعلیم و تربیت کا مثالی انتظام پیش نظر تھا۔ کوفہ اور بصرہ سرحدی شہر بھی تھے اور ابھی فتوحات اور دعوت اسلامی کا سلسلہ جاری تھا اس لئے بے حد محنت' عرق ریزی اور دیدہ وری کی ضرورت تھی۔ وہاں کے انتظام و انصرام کے لئے فوجی و سیاسی اعتبار سے ممتاز اور دین و تقویٰ کے لحاظ سے اعلیٰ کردار کے فرد کا انتخاب کرنا تھا۔ صحابہ کرامؓ کی عظیم و بڑی تعداد موجود تھی مگر فاروقی نظر کسی ایسے صحابی کی متلاشی تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی قابل اعتماد اور پسندیدہ رہ چکے ہوں اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ بھی ان کے حالات اور کارکردگی سے مطمئن ہوں۔ آخر میں حضرت عمرؓ کی نظر انتخاب قادسیہ کے قائد' بدر و احد کے جانباز مجاہد اور جاں نثار نبی' فاتح عراق و ایران اور دس میں سے ایک جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوشخبری سنائی تھی۔ اور رشتہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں اور ابتدائی عمر میں حلقہ بگوش اسلام ہونے کا شرف حاصل کر چکے تھے۔

امیر المومنین کی نظر میں کوفہ کی گورنری کے لئے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ موزوں ترین شخصیت کے مالک تھے۔ ان میں وہ تمام اوصاف پائے جاتے تھے جو اس اہم اور حساس منصب کے لئے ضروری تھے۔

امیر المومنینؓ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے گفتگو کا آغاز ان الفاظ میں کیا۔

"اے سعد! اے سعد کی ماں کے بیٹے! تمہیں اس دھوکہ میں نہ رہنا چاہئے کہ تمہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ماموں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی کہا جاتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ برائی سے برائی کو نہیں مٹاتا ہے بلکہ برائی کو اچھائی سے مٹاتا ہے خدائے عزوجل اور انسان کے درمیان رشتہ داری کا نہیں اطاعت گزاری کا تعلق ہے خدا کے دین میں اعلیٰ گھرانہ اور کمتر گھرانہ برابر ہے۔ اگر کوئی امتیاز ہے تو تقویٰ کی بناء پر اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی طاعت و عبادت کے واسطے سے ہی حاصل کی جاسکتی ہے۔ تو تم اسی بات کو پیش نظر رکھ کر عمل کرو جس کو کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔"

اس گفتگو کے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ کے لئے کوفہ کی گورنری کی پیشکش کی۔ حضرت سعدؓ نے امیر المومنینؓ کے حکم کی بجا آوری کے طور پر اس پیشکش کو قبول کرلیا اور کوفہ روانہ ہوگئے۔ کوفہ کے محل وقوع اور کوفہ کے گوناگوں حالات کی وجہ سے ان پر بڑی ذمہ داری آن پڑی تھی۔ لیکن صحبت نبویؐ اور تربیت نے انہیں بڑا پختہ' تجربہ کار اور مدبر بنادیا تھا۔ بڑی کامیابی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دینے شروع کئے۔ اسی کے ساتھ ان کا ذہن اس بات سے خالی نہ تھا کہ امیر المومنین عمرؓ کی عقابی نگاہیں ان کے کاموں کا جائزہ لیتی رہتی ہوں گی۔ کوفہ کے حالات' تاج و ماحول کی ضروریات کے پیش نظر انہوں نے اپنی رہائش گاہ میں دروازہ لگوالیا اور اس طرح لوگوں کی آمدورفت میں دروازہ حائل ہوگیا اور وہ ہمہ وقت کوفہ کے عوام کی نظروں کے سامنے نہ رہے۔ امیر المومنینؓ کو اطلاع پہنچائی گئی کہ گورنر کوفہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور عوام کے درمیان پردہ حائل ہوگیا ہے۔ جی ہاں! اب آدمی بلا روک ٹوک گورنر تک نہیں پہنچ سکتا ہے۔ شکایت اس کی نہیں کہ ظلم و زیادتی سے پیش آتے ہیں' رشوت لیتے ہیں' کوفہ اور اپنی قیام گاہ سے غائب رہتے ہیں' نہیں ان میں سے کوئی بات نہیں' صرف یہ ہے کہ کم ملتے ہیں' ملنے کے لئے دروازہ پر دستک دینی پڑتی ہے۔

امیر المومنینؓ کو جیسے ہی یہ خبر ملتی ہے۔ اپنے مشیر کار جلیل القدر صحابہ کرامؓ کے سامنے معاملہ پیش کرتے ہیں اور اس کے بعد نگران بورڈ کے چیئرمین حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیتے ہیں کہ "کوفہ جاکر سعدؓ کے مکان کا دروازہ اکھاڑ کر مدینہ منورہ لے آؤ اور دیکھو اس کے علاوہ کوئی بات اور کوئی حرکت نہ کرنا۔"

ایک دوسری روایت میں ہے کہ سعد کے مکان کو آگ لگادو۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ کوفہ روانہ ہوگئے اور پہنچتے ہی امیر المومنینؓ کے حکم پر عمل کیا۔ حضرت سعدؓ گھبرا کر نکلے تو دیکھا امیر المومنینؓ کے خصوصی نمائندہ کھڑے ہیں۔ ان سے سبب دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ

باقی ص ۲۶ پر

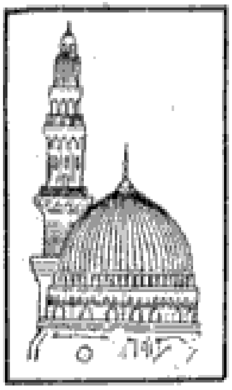

اخذ و ترتیب : عثمان خالد مُغل

آخرت کے ساتھی

جہاد جس طرح خود بڑی اہمیت کا حامل ہے اسی لحاظ سے اس کو ملنے والے انعامات بھی عظیم ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت نے فکرِ انسانی میں جو حیرت انگیز انقلاب برپا کیا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ فکر و نظر کے پیمانے بدل گئے۔ ان کا تمام پیمانہ زندگی پر موت کو ترجیح دینے لگا دنیاوی فکر کی جگہ فکرِ آخرت نے لے لی۔ موت نے حیات کی جستجو شروع کر دی اور شوقِ شہادت زیست کا سامان فراہم کرنے میں سرگرداں رہنے لگا۔

حضرت بشیر بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ شہدائے بدر میں سے تھے۔ غزوہ اُحد سے قبل عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ کو خواب میں ملے اور کہنے لگے:

"عبداللہ تم جلد ہی ہمارے پاس آ جاؤ گے۔" عبداللہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا تم کہاں ہو؟ کہا جنت میں جہاں چاہتے ہیں سیر و تفریح کے لئے چلے جاتے ہیں۔ میں نے کہا کیا تم بدر میں شہید نہیں ہو گئے تھے۔ بشر بولے عبداللہ بن عمرو بن حرام کے لئے خواب تعجب کا باعث بنا۔

بلا شبہ: بے شک میں شہید ہو گیا تھا لیکن دوبارہ زندگی عطا ہوئی۔ عبداللہ بن عمرو بن حرام کے لئے یہ بات اور بھی دلچسپی کی حامل تھی پھر حاضری دی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں فرمایا: میں نے آج یہ خواب دیکھا ہے اس کی تعبیر فرمائیں۔ فرمایا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا مطلب تو شہادت ہے۔ تعبیر پوری ہونے کا وقت آ گیا۔ صبح اُحد کا معرکہ کارزار گرم ہونے والا تھا۔ اپنے بیٹے جابر کو بلایا اور نصیحت و وصیت کی۔ میرے بیٹے! صبح جو رنگ خدا کی راہ میں شہید ہوں گے مجھے امید ہے کہ میں ان میں پہلا ہوں گا۔ تم یقین رکھنا اپنے بعد جن لوگوں کو چھوڑ کر میں اس دنیا سے رخصت ہوں گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے پیارے مجھے تم لگتے ہو جو قرض میرے ذمے ہے اسے تم ادا کر دینا اپنی بہنوں کا خیال رکھنا چلتے کے روز معرکۂ اُحد میں پہلے ہی شہید ہوئے۔ اُسامہ بن اعور بن عبید نے اُن کو شہید کیا۔ خواب کی تعبیر درست ثابت ہوئی مشرکین مکہ کو بھلا صرف اُن کے شہید ہونے سے چین کیسے آ سکتا تھا۔ انہوں نے ان کے ناک اور کان کاٹ کر شکل مسخ کر دی۔ جنازہ رسولِ مقبول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش ہوا جس کو باپ نے وصیت کی تھی جابر وہ بھی آ پہنچا۔ وہ بار بار منہ سے کپڑا ہٹا کر اپنے والد محترم کو دیکھتے تھے اور زار و قطار روتے تھے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ منظر دیکھ کر کپڑا اُن کے چہرے سے ہٹا دیا۔ ان کی بہن فاطمہ جو قریب کھڑی تھیں اپنے بھائی کی لاش دیکھ کر تڑپ اٹھیں رونے لگیں فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "تم کیوں روتی ہو؟ میں نے دیکھا جب تک ان کا جنازہ رکھا رہا اللہ کے فرشتے تمام وقت اس پر اپنے پروں کا سایہ کئے رہے۔" کس قدر عظیم ہے فاطمہ کا بھائی جابر کا باپ جس پر اللہ کے فرشتوں نے سایہ رکھا۔ تدفین کا وقت قریب آیا تو انہیں اور ان کے بہنوئی عمرو بن جموح کو ایک قبر میں دفن کیا گیا فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دنیا میں بھی ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے ان کو ایک ہی قبر میں دفن کیا جائے۔ وہ جو پروردگار کے راستے میں شہید ہوئے۔ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن کی تجہیز و تکفین فرمائی اُن کی شہادت قبول ہونے کی ایک واضح دلیل اُس وقت سامنے آئی جب جنگِ اُحد کے چھیالیس برس بعد یہ قبر ایک سیلاب کی وجہ سے کھل گئی۔ اس طویل عرصے میں لاش کے ساتھ کیا کچھ نہیں ہوتا جسد مٹی میں مل جاتا ہے۔ نام و نشان مٹ جاتا ہے لیکن دیکھنے والے کا بیان ہے کہ دونوں کے جسم محفوظ تھے۔ عبداللہ بن عمرو نے اپنا ہاتھ اس زخم پر رکھا تھا جس جگہ اُن کو جنگ میں چوٹ لگی تھی اُن کا ہاتھ زخم سے ہٹا کر سیدھا کرنا چاہا تو خون رواں ہو گیا لوگوں نے دوبارہ ہاتھ زخم پر رکھ دیا خون رُک گیا۔ چھیالیس برس کے بعد بھی جسم محفوظ رہنا کوئی عام بات نہیں ہے کوئی مانے یا نہ مانے یہ اس آیتِ مبارکہ کی عملی تفسیر ہے:

ترجمہ "اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں ہرگز مردہ مت کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں اور رزق پاتے ہیں اپنے پروردگار کے پاس۔"

شہید کے لئے انعامات: جہاد جس طرح خود بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اسی لحاظ سے اس کو ملنے والے انعامات بھی عظیم ہیں۔ انسان کے لئے سب سے قیمتی چیز اس کی زندگی ہے۔ جس کو کامیاب بنانے کے لئے وہ دن رات کوشش کرتا ہے اور زندگی میں دلکش چیزیں حاصل کرنے کے لئے آپا کھویا رہتا ہے اور یہ قربانی تب تک نہیں دیتا جب تک زندگی سے زیادہ قدر والی چیز سامنے نہ ہو۔ جو اپنی جان کی قربانی اپنے خداوند کریم کی خوشنودی اور ملک و ملت و قوم کے دفاع کے لئے دے تو پروردگار نے بھی اس عظیم ہستی کے لئے بے پایاں تحفے رکھے ہیں کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے اور بے اختیار کہنے لگتا ہے۔

بندہ عیب دار کس نہ خرد

باہزاراں گنہ خرید مرا

ترجمہ: "عیب دار چیز کی کوئی قیمت نہیں لگاتا اور آپ نے ہزار ہا عیوب کے باوجود مجھے خرید لیا۔" قرآن کریم میں مردہ کہنے تک سے ممانعت فرمائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک جنتی کو پروردگار کے سامنے پیش کیا جائے گا اور پروردگار فرمائیں گے آدم کے بیٹے تیرا ٹھکانا کیا رہا؟ وہ کہے گا اے اللہ مجھے بہت اچھی جگہ ملی خدا پاک فرمائیں گے تیری اور کوئی آرزو ہے کہے گا پروردگار اس کے علاوہ اور کوئی تمنا نہیں ہے کہ آپ مجھے دس مرتبہ دنیا میں بھیجئے اور ہر مرتبہ آپ کے راستے میں جان قربان کرتا رہوں۔ یہ جنتی شہید ہو گا کہ جو چین سے جنت میں وقت گزار رہا ہو گا پھر اسے یہ تمنا کیوں پیدا ہوئی۔ اس کا جواب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح فرمایا، جب وہ شہادت کا عظیم رتبہ دیکھے گا تو اسے یہ آرزو ہو گی "اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلِ جنت بھی شہید پر رشک کریں گے قرآن کریم سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ شہید جنت میں افضل مقام پر ہو گا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پروردگار کے پاس شہید کے لئے سات انعامات ہیں (۱) خون کی پہلی دھار پر ہی مغفرت فرما دی جائے گی (۲) جنت میں جانے

سب سے پہلے ہی اسے اس کا مقام دکھا دیا جائے گا۔ (۳) قبر کے عذاب سے محفوظ رکھا جائے گا۔ (۴) عزت و اکرام کا تاج اس کے سر پر رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت اس ساری کائنات سے اچھا ہوگا۔ (۵) ۷۲ بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں اُسے دے دی جائیں گی۔ (۶) اور اپنے ستر رشتہ داروں کے لئے اس کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔

مرتبہ شہادت ۔ ان انعامات میں ایک سے ایک بڑا انعام ہے۔ خود ہی اندازہ فرمائیں کہ اگر قیامت میں انسان سے اس کے گناہوں کے بارے میں نہ پوچھا جائے تو اس سے بہتر تحفہ اس کے لئے اور کیا ہو سکتا ہے پھر ایک اور بات یہ کہ وہ عظیم آدمی تو بخشا گیا ہے ہی وہ اپنے ساتھ ستر اور لوگوں کی بخشش کی سفارش کر سکتا ہے اور اُن کے واسطے باعث رحمت ثابت ہوگا اور یہ سب انعامات اس لئے مرحمت فرمائے جا رہے ہیں کہ اس نے ایثار و قربانی سے کام لیا۔ اس نے شدّت کی اپنی جان تک راہ حق میں قربان کر دی۔ اللہ کی راہ میں قربان کر دی۔ مجاہدین کس قدر ایثار و قربانی کا جذبہ رکھتے ہیں۔ جنگ یرموک کا مشہور واقعہ ہے۔ تین بہادر (۱) حضرت عکرمہؓ (۲) حضرت سہیلؓ (۳) حضرت حارثؓ شدید زخمی ہو چکے تھے آخری سانس لے رہے تھے۔ نزع کا عالم طاری تھا۔ تینوں کو شدید پیاس لگی ہوئی تھی اتنے میں ایک شخص میدان جنگ میں پانی لے آیا۔ انہوں نے حضرت عکرمہؓ کو پلانا چاہا۔ سخت پیاس لگی ہے شدت کی گرمی ہے لیکن ایثار دیکھئے کہ دوسرے مسلمان بھائی کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں کہ پہلے ان کو پلا دیجئے۔ اشارہ کیا حضرت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف۔ جب حضرت سہیل رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے بھی پینے سے انکار کیا اور حضرت حارثؓ کی طرف اشارہ کیا کہ ان کو مجھ سے زیادہ ضرورت ہے۔ جب حضرت حارثؓ کے پاس پہنچے تو وہ شہید ہو چکے تھے واپس آئے تو حضرت سہیلؓ بھی اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کو پانی پلانا چاہا تو ان کی روح بھی پرواز کر چکی تھی۔ تینوں نے پانی کی ایک بوند بھی پئے بغیر دنیا سے رخصت ہو گئے اور ایثار و قربانی کی ایک لاثانی مثال قائم کر گئے۔

اسی طرح حضرت جابرؓ کو اپنے والد کی شہادت پر بڑا دکھ تھا ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا جابر کیا ہوا ہے حد پریشان دکھائی دیتے ہو۔ جواب دیا: اے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والد کی شہادت، قرض اور اہل و عیال کی ذمہ داری سے پریشان ہوں۔ فرمایا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ جابر! تجھے ایک خوشخبری سناؤں۔ عرض کیا کیوں نہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایئے۔ تو فرمایا اللہ پاک نے کسی شخص سے پردے کے بغیر ملاقات نہیں کی۔ لیکن تیرے باپ کو زندہ کیا اور بالمشافہ بات چیت کی۔ فرمایا پروردگار نے تیری کوئی تمنا ہو تو بتا۔ عرض کیا واپس دنیا میں لوٹا دیجئے۔ انکار ہوا اور یوں یہ بات واضح ہو گئی کہ ایک مرتبہ دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد واپسی نہیں ہوتی۔

اللہ کے حضور جان کا نذرانہ

حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ ہجرت کر کے جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو اور حضرت سعد بن ربیعؓ کو آپس میں بھائی بنا دیا۔ سعدؓ بن ربیع نے اسلامی اُخوت کا مظاہرہ کیا اپنے مہاجر بھائی عبدالرحمان بن عوفؓ کو ہر چیز میں حصہ دار بنایا۔ سب چیزیں آدھی کر کے ایک حصہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو دے دیا یہاں تک کہ اپنی بیویوں کو بلایا اور فرمایا آپ جس کو پسند کر لیں میں اس کو طلاق دے دوں۔ یہ تھی وہ سخاوت جس کا دین حق تقاضا کرتا ہے اور جو اللہ نے سعدؓ بن ربیع کو عطا کی تھی یہی شخصیت غزوہ اُحد میں بھی شامل تھی۔ بھلا جو شخص دنیا کی سب چیزیں راہ حق میں اللہ کی راہ میں قربان کر سکتا ہو اُس کے نزدیک اپنی زندگی قربان کرنا کیا معنی رکھتے ہوں گے نہایت جانبازی سے لڑے اور جب جنگ ختم ہوئی تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن ثابتؓ کو حکم دیا کہ سعد بن ربیع کو ڈھونڈو کہ وہ کہاں ہیں؟ اگر مل جائیں تو میرا سلام کہنا اور پوچھنا کس حال میں ہیں؟ جو کشتگان راہ حق کی لاشیں پڑی تھیں سا آواز دی کوئی جواب نہ ملا۔ زید بن ثابتؓ نے پھر نام لے کر پکارا تو ایک جانب سے ہلکی سی آواز آئی دوڑتے ہوئے وہاں پہنچے۔ ابھی زندگی کے کچھ سانس باقی تھے۔ جسم پر تیر اور تلواروں کے بے پناہ زخم تھے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام زبان پر لا کر دہرایا تھی۔ آخری الفاظ تھے

"تم پر بھی سلام ہو اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی سلام ہو میرا تو حال یہ عرض کر دینا کہ اس وقت جنت کی خوشبو سونگھ رہا ہوں اور میری قوم انصار سے یہ کہہ دینا کہ تم نے لیلۃ العقبہ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان نچھاور کر دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اگر آپؐ کو تکلیف پہنچی اور تم میں سے ایک بھی زندہ بچ گیا تو یاد رکھو کہ اللہ کو منہ دکھانے کے قابل نہ ہو گے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کر دینا کہ جان کا نذرانہ پیش کر رہا ہوں۔ سلام کہنا اور یہ بھی کہہ دینا کہ سعد کہتا تھا کہ آپ نے ہمیں اللہ کا راستہ بتلایا۔ خدا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہماری طرف سے اور سب اُمت کی طرف سے بہترین جزا سے نوازے" اور پھر زید بن ثابتؓ کے کھڑے کھڑے ہی روح جہان فانی سے کوچ کر گئی۔ جب خبر حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو فرمایا اے خدا سعدؓ پر رحم فرما۔ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وفادار اور خیر خواہ رہا۔"

آپ نے غور فرمایا یہ ایفائے عہد کی واضح مثال ہے مرتے دم تک وعدہ نبھایا۔ ہمارے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کیا آج ہم میں ایثار و قربانی کا جذبہ ہے اور اگر ہے تو کس حد تک اور شہادت کی چاہت کس کو ہے۔ دین حق کے لئے کوئی کیا کر رہا ہے۔ جبکہ زندگی تو آخرت کی ہے۔

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلماں میں اسی لئے غازی

اس کی دانش مندی کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ بعد ازاں جب یہ اپنے سُرخ اونٹ پر سوار ہو کر میدان بدر میں گھوم رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا "کفار مکہ میں اگر کسی کے پاس عقل ہے تو اس سُرخ اونٹ والے کے پاس ہے۔ اگر لوگوں نے اس کی بات مان لی تو صحیح راہ پر رہیں گے" مگر وہ قوم اپنے زوال کے فیصلے کروانے آ چکی تھی اس لئے بجائے ہوش کے جوش سے کام لیا اور ہمیشہ کے لئے بربادی کی نذر ہو گئی۔ ■

تعارف و تبصرہ

نقوشِ ایثار

مصنف :- ثناء اللہ ساجد شجاع آبادی۔

ملنے کا پتہ :- گوشہ علم و ادب' مدرسہ صدیقیہ صدیق آباد' موضع بستی منو' تحصیل شجاع آباد' ضلع ملتان۔

مولانا ایثار القاسمی ایک شعلہ بیان خطیب اور عشق رسولؐ و صحابہ کرام کی دولت سے مالا مال تھے۔ حق گوئی اور بے باکی ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ سپاہ صحابہؓ کے بانی مولانا حق نواز کی شہادت کے بعد اپنی مذکورہ خصوصیات کی وجہ سے ان کے جانشین قرار پائے۔ اور پھر وہ بھی اسی راستے پر چلے گئے' جس پر مولانا حق نواز چلے تھے۔ یعنی انہیں بھی اسی جرم میں شہید کر دیا گیا' جو جرم مولانا حق نواز شہید کا تھا' یعنی صحابہ کرامؓ کی عزت و ناموس کا تحفظ۔ مولانا حق نواز کے بارے میں کافی کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں لیکن مولانا ایثار القاسمی کی شخصیت پر "نقوش ایثار" پہلی ضخیم کتاب ہے' جسے نئے ابھرتے ہوئے قلمکار اور مصنف جناب ثناء اللہ ساجد نے نہایت سلیقے سے ترتیب دیا ہے' اس طرح کہ مولانا کی زندگی کا کوئی گوشہ اوجھل نہیں رہ گیا۔ مصنف کا جہاں تک تعلق ہے' انہوں نے اپنا حق ادا کر دیا۔ اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اس کتاب کو گھر گھر پہنچائیں۔ کتاب ہر لحاظ سے معیاری ہے' مندرجہ بالا پتہ سے حاصل کریں۔

اصلاحِ معاشرہ

از۔ حضرت الحاج حافظ صغیر احمد صاحب' خلیفہ مجاز شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہ

T-V کی تباہ کاریاں

ٹی وی اس دور کا تفریح کے نام پر سب سے بڑا فتنہ

ٹی وی پر اسلاف و اکابر کا یقین اور اعتماد ہی ختم نہیں کیا جارہا بلکہ ان کا حق و اہل حق ہونا بھی مشکوک کیا جارہا ہے

پوری انسانیت کے لئے بالعموم اور امت مسلمہ کے لئے بالخصوص اس دور کا سب سے بڑا' سب سے خطرناک ام المصائب' ام العذاب ٹیلی ویژن ہے۔ جس کا ذیلی اور تابع گرام ام الخبائث آلہ وی سی آر ہے اور وش اینٹینا اس عذاب کو ہزار گنا زیادہ کرتا ہے۔

اس حقیقت سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا کہ جس گھر میں یہ لعنت داخل ہوئی وہ گھر دینی یا دنیاوی اعتبار سے خواہ کسی بھی حیثیت والے کا ہو اور وہاں کے لوگوں کے حالات اخلاقی' ایمانی' اعتقادی اور معاشرتی اعتبار سے روبہ تنزل نہ ہوئے ہوں۔ لباس اور لباس کے استعمال کے ڈھنگ بدل گئے' گفتگو اور انداز گفتگو بدل گیا۔ بیوی کا خاوند کے سامنے' اولاد کا والدین کے سامنے اور بہن کا بھائی کے سامنے حجاب کا انداز بدل گیا اور تو اور اس کا مشاہدہ عام ہے کہ انسانی مشینری کے عمل کی فطری رفتار بدل گئی اور عمر طبعی سے قبل ہی اس کا قصور ہونا شروع ہوجاتا ہے۔

مسلمانوں کی رہی سہی قدریں ختم ہوگئیں۔ الفاظ و اصطلاحات کی تشریحات باطل کی فکر و سوچ کے مطابق ہورہی ہیں۔ اسلاف و اکابر سے یقین و اعتماد ختم ہی نہیں کیا جارہا ہے بلکہ ان کا حق اور اہل حق ہونا بھی مشکوک کیا جارہا ہے اور یہ وہی حال ہے جس کے بارے میں آتا ہے کہ "ایک زمانہ آئے گا جبکہ نیکی کو برائی کا نام اور برائی کو نیکی کا نام دے دیا جائے گا۔" اس سب کا ظہور ٹی وی کے مجموعی پروگراموں اور نشریات میں روز روشن کی طرح سب پر عیاں ہے۔ سوچئے کون سی برائی ہے جو اس کے وجود سے وجود میں نہیں آرہی ہے اور کون سی خیر ہے جو اس کے وجود ناپاک سے پامال نہیں کی جارہی ہے؟

اب وہ واقعات درج کئے جاتے ہیں جو سر دست ہمارے علم میں آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم کو خود روئی اور اہل باطل کی سازشوں اور ان کی تقلید سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور آخرت کی فکر نصیب فرما کر اپنے گھروں سے اپنی تمام نافرمانی والی اشیاء کو نکال پھینک دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

صغیر احمد۔ خانقاہ دارالاحسان امدادیہ چشتیہ ۱۵/ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ۔

چونکہ رسالہ چار تحفے مرتبہ صوفی جلال الدین صدیقی کیرانوی ہمارے اس رسالہ کی تدوین کا سبب بنا لہٰذا ہم اس رسالہ کا آغاز صوفی جلال الدین صاحب کے رسالہ کے اس اقتباس سے کرتے ہیں جو ٹیلی ویژن کی تباہ کاریوں کے متعلق ہے۔

نصیحت آموز خواب

۳۰/اکتوبر ۱۹۹۰ء کو جب کہ ہر طرف مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا تھا مسلمانوں کی جائیداد کو آگ لگائی جارہی تھی عورتوں کی بے حرمتی کی جارہی تھی تو ۳۱/اکتوبر ۱۹۹۰ء کو میں استخارہ کی نیت سے سو گیا خواب میں ایک بزرگ تشریف لائے ہیں۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ حضرت مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے ان کے مال و جائیداد کو آگ لگائی جارہی ہے۔ عورتوں کی بے حرمتی کی جارہی ہے' ہر طرف مسلمان پریشان حال ہے وہ عمل بتایئے جس سے مسلمانوں کی پریشانیاں دور ہوجائیں۔ ان بزرگ نے فرمایا کہ کوٹھوں پر سے چھتریاں اتروا دو (یعنی ٹیلی ویژن کے اینٹینا اتروا دو) میں مسلمانوں سے گزارش کرتا ہوں کہ جن صاحب کے گھر یا دوکان پر ٹیلی ویژن ہو وہ فوراً ہٹا دیں۔ ہماری بھلائی اور کامیابی اسی میں ہے اور گناہوں سے توبہ و استغفار کریں' داڑھی رکھیں' نماز باجماعت ادا کریں' اپنے لئے اور امت مسلمہ کے لئے دعائے خیر کریں۔

عبرتناک واقعہ

یہ ایک حیرت انگیز واقعہ ہے کہ دو دوست تھے۔ ایک جدہ میں رہتا تھا' دوسرا ریاض میں۔ دونوں میں گہری دوستی تھی۔ دونوں ہی دیندار و پرہیزگار تھے۔ ریاض والے دوست کے گھر والوں نے بہت ضد کی کہ وہ گھر میں ٹی وی لے آئے۔ اپنے بچوں اور بیوی کے اصرار پر اس نے اپنے گھر والوں کے لئے ٹی وی خرید لیا۔ کچھ دنوں بعد اس کا انتقال ہوگیا۔ جدہ والے دوست نے اس کو تین مرتبہ خواب میں دیکھا۔ ہر مرتبہ اس کو عذاب کی حالت میں پایا اور اس نے خواب میں تینوں مرتبہ اس جدہ والے دوست سے کہا کہ خدا کے لئے میرے گھر والوں سے کہو کہ وہ گھر سے ٹی وی نکال دیں کیونکہ جب سے ان لوگوں نے مجھے دفن کیا ہے مجھ پر اس ٹی وی کی وجہ سے عذاب مسلط ہے

کیونکہ میں نے خرید کر گھر میں رکھا تھا وہ لوگ اس بے حیائی سے مزے لے رہے ہیں اور میں عذاب میں گرفتار ہوں۔ جدہ والا دوست جہاز کے ذریعہ ریاض پہنچا اور اس کے گھر والوں کو خواب سنایا اور یہ بھی بتایا کہ میں نے تین مرتبہ ایسا دیکھا ہے۔ گھر والے سن کر رونے لگے۔ اس کا بڑا بیٹا اٹھا اور غصہ میں ٹی وی کو اٹھا کر پٹخا۔ اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اٹھا کر کوڑے کے ڈبے میں پھینک دیا۔ جدہ والا دوست جب جدہ واپس پہنچا تو اس نے پھر دوست کو خواب میں دیکھا اس بار وہ اچھی حالت میں تھا۔ اس کے چہرے پر ایک رونق تھی۔ اس نے اپنے ہمدرد دوست کو دعا دی کہ اللہ جل جلالہ تجھے بھی مصیبتوں سے نجات دلائے جس طرح تو نے میری پریشانی دور کرائی۔ اس واقعہ میں ان لوگوں کے لئے عبرت کا سامان موجود ہے جو اولاد اور بیوی یا دوسرے رشتہ داروں کی وجہ سے گناہ کرتے ہیں اور اپنے گھر کو ٹی وی، وی سی آر کی لعنت سے برباد کرتے ہیں۔ نہ معلوم اتنے بے غیرت کیوں اور کیسے ہوتے جا رہے ہیں کہ یہ گوارہ کر لیتے ہیں کہ گھر کی بہو بیٹیاں نامحرم مردوں کو ٹی وی اسکرین پر دیکھیں اور اپنی شرم و حیا کو غارت کریں اور خود بھی نامحرم عورتوں کا نظارہ کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ گھر کو سینما گھر بنا دیتے ہیں اور اپنی اولاد کو خود اپنی جان کو دوزخ کے گڑھے میں دھکیلنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اللہ عزوجل ہدایت دے۔ (آمین)

(تعمیر حیات، لکھنؤ بھارت)

واقعہ یہ ہے کہ رمضان المبارک کی بات ہے کہ افطاری سے کچھ دیر پہلے ماں نے بچی سے کہا کہ آؤ میرے ساتھ مل کر افطاری کے لئے تیاری میں میری مدد کرو۔ بچی نے جواب دیا ابھی مجھے تو ٹی وی پر پروگرام دیکھنا ہے وہ دیکھ لوں تو پھر کام کروں گی۔ یہ کہہ کر اوپر چھت پر چلی گئی کمرے میں ٹی وی رکھا تھا۔ اس لڑکی نے ماں کے ڈر سے کہ کہیں مجھے زبردستی کام کے لئے نہ اٹھا لے جائے، دروازہ بھی اندر سے بند کر لیا۔ ادھر ماں بچی کو آوازیں دیتی رہی، بچی نے ایک نہ سنی کافی وقت گزر گیا۔ گھر میں سب مرد بھی آ گئے۔ افطاری ہو گئی لیکن لڑکی ابھی تک کمرے سے نکلی نہیں۔ ماں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے آواز نہ آئی۔ دل ڈر گیا۔ اس کے باپ اور بھائیوں سے کہا۔ انہوں نے دروازہ توڑا اور اندر داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ لڑکی زمین پر اوندھے منہ پڑی ہے۔ اس کو دیکھا تو وہ مر چکی تھی۔ اب حالت یہ ہوئی کہ لڑکی زمین کے ساتھ چمٹی ہوئی تھی۔ اٹھانے سے اٹھتی نہیں تھی۔ سب اس کو اٹھا اٹھا کر تھک گئے۔ اب حیران کہ کیا کریں۔ کسی کے ذہن میں اچانک یہ بات آئی۔ اس نے جو اٹھ کر ٹی وی کو اٹھایا تو لڑکی بھی اٹھی۔ اب تو یہ ہوا کہ اگر ٹی وی اٹھاتے تو لڑکی اٹھتی ورنہ بالکل کوئی اس کو نہ اٹھا سکتا۔ آخر انہوں نے لڑکی کے ساتھ ٹی وی کو بھی اٹھایا اور اس کو نیچے لائے اور غسل دے کر کفن دلیوہ پہنا کر جب جنازہ اٹھایا تو حیران رہ گئے کہ چارپائی تو ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ بالآخر انہوں نے ٹی وی کو اٹھایا اور قبرستان تک لے گئے اب انہوں نے لڑکی کو قبر میں دفن کیا اور ٹی وی کو اٹھا کر گھر لانے لگے۔ جونہی انہوں نے ٹی وی کو اٹھایا تو پھر میت باہر آ پڑی اب تو سب کو بہت پریشانی ہوئی انہوں نے لڑکی کو ٹی وی سمیت قبر میں دفن کر دیا۔ اب اس کا جو حشر ہوا ہو گا وہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

(بحوالہ رسالہ ختم نبوت شمارہ ۱۸ جلد ۷)

اب اگر ایسے عبرتناک واقعات کے نمودار ہونے کے بعد ہماری آنکھوں سے پردے نہیں اٹھتے اور ہم اسی طرح اپنی سرکشی پر اڑے رہے اور صرف نظر سے کام لیتے رہے تو آخر کیا ہم کو اس وقت کا انتظار ہے جب توبہ کی مہلت سلب کر لی جائے گی...... اور زمین ہم پر تنگ ہو جائے گی؟

استغفر اللہ استغفر اللہ یا الٰہی تو اپنی پناہ نصیب فرما۔

(راے ونڈ والے)

الحاج بھائی عبدالوہاب صاحب کا ایک خواب

برادر محترم حافظ کفایت اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں بھائی عبدالوہاب کے کمرہ میں ان کی چارپائی کے قریب بیٹھا تھا اور وہ سو رہے تھے کہ اچانک اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ بھئی عجیب خواب دیکھا ہے۔ میرے استفسار پر فرمایا کہ میں (عبدالوہاب صاحب) تمہارے والد کی عیادت کے لئے تمہارے انارکلی والے گھر گیا۔ واپس جب سیڑھیوں سے اتر رہا تھا تو سیڑھیوں کے درمیان میں پانی ٹپک رہا تھا جس سے عجیب قسم کی بدبو اور تعفن آ رہا تھا۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ صغیر نے یہ کیسا مکان بنوایا ہے۔ بس پھر میری آنکھ کھل گئی۔ حافظ کفایت اللہ صاحب نے ان سے کہا کہ اوپر کی منزل میں ہمارے ایک قریبی عزیز کرایہ پر رہتے ہیں اور سیڑھیوں کے اوپر ٹی وی کا انٹینا لگا ہوا ہے۔ اس پر وہ خاموش رہے۔ حافظ کفایت اللہ صاحب نے یہ خواب بندہ کو سنایا تو طبیعت بہت پریشان ہوئی کہ ہمارے کس عمل کی یہ بدبو ہے اور خواب حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں تحریر کر دیا۔ حضرت نے تحریر فرمایا کہ یہ بدبو اور تعفن ٹی وی ہی کا ہے۔ (از مرتب)

ایک نئی طرز کا چہلم پڑھیئے

جناب رحمت اللہ صاحب ولد جناب نجیب اللہ مرحوم دونی چند اسٹریٹ نمبر۵ مکان نمبر۸ پرانی انارکلی واقعہ بیان کرتے ہیں کہ مورخہ یکم مئی ۱۹۹۴ء کراچی سے ٹیلی فون پر اطلاع ملی کہ میری والدہ محترمہ جو ایک عزیز کی شادی کے سلسلہ میں کراچی تشریف لے گئی تھیں سخت علیل ہیں اور اسپتال میں داخل ہیں۔ اسی دن میں بذریعہ جہاز کراچی پہنچ گیا۔ ڈاکٹروں کی کوشش کے باوجود والدہ محترمہ رحلت فرما گئیں۔ مورخہ ۲ مئی کو انہیں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مورخہ ۳ مئی ۱۹۹۴ء میں والدہ صاحبہ کی قبر پر فاتحہ پڑھ کر ناظم آباد نمبر۳ جہاں میں اپنے پھوپھی زاد بھائی کے گھر پر مقیم تھا پہنچا تو ایک بڑے میدان میں بڑا شامیانہ لگا دیکھ کر رکا کہ وہاں ٹیلی ویژن کے ذریعہ وی سی آر پر فلم دکھائی جا رہی ہے۔ میں سمجھا کہ کوئی سیاسی جلسہ ہے یا تقریب شادی ہے۔ لیکن پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ایسی کوئی بات نہیں بلکہ اسی علاقہ میں فلاں صاحب کا انتقال ہو گیا تھا ان کا آج چہلم ہے اور یہ فلم چونکہ مرحوم کو بہت پسند تھی اس لئے موصوف کے ایصال ثواب کے لئے لوگوں کو یہ فلم دکھائی جا رہی ہے۔

۱۔ دین متین میں "چہلم" کوئی چیز نہیں اور نہ جناب رسول کریمؐ نہ صحابہ کرامؓ نہ اولیائے امت اور نہ فقہائے عظام کے قول و عمل سے ثبوت ملتا ہے۔ ایصال ثواب کے لئے مروجہ طریقوں (تیجا، چہلم وغیرہ) کو اختیار کرنا اور ضروری سمجھنا یا اس کا دین سے مشروع ہونا، سمجھنا یا ایسا نہ کرنے والے مسلمانوں کے بارے میں سوء ظن رکھنا، دین سے ناواقفیت پر مبنی اور بدعت ہے۔ ایصال ثواب ممدوح ہی نہیں بلکہ مطلوب بھی ہے اور اس کا حکم ہے۔ حکم بجا لانے کا طریقہ بھی وہی اختیار کرنا ممدوح اور ضروری ہے جو شریعت میں مذکور ہے۔

۲۔ قاعدہ یہی ہے کہ انسان کو زندگی میں جو کچھ پسند ہوتا ہے اس کے مرنے کے بعد اس کی اولاد اور متعلقین اس کی پسندیدہ چیز کا ہی ایصال ثواب کرتے ہیں۔ اب ہم خود فیصلہ کریں کہ ہم مرنے کے بعد ایصال ثواب کے لئے کس چیز کو پسند کریں گے؟

دفعتاً سر پر جو آ پہنچی اجل
پھر کہاں تو اور کہاں دار العمل
جائے گا یہ بے بہا موقع نکل
پھر نہ ہاتھ آئے گی عمر بے بدل
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
تجھ کو غافل! فکر عقبیٰ کچھ نہیں
کھا نہ دھوکا عیش دنیا کچھ نہیں
زندگی چند روزہ کچھ نہیں
کچھ نہیں اس کا بھروسہ کچھ نہیں
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
آخرت کی فکر کرنی ہے ضرور
جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور
عمر یہ اک دن گزرنی ہے ضرور
قبر میں میت اترنی ہے ضرور
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
آنے والی کس سے ٹالی جائے گی
جان ٹھہری جانے والی، جائے گی

روح رگ رگ سے نکالی جائے گی
تجھ پہ اک دن خاک ڈالی جائے گی
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

مولانا عبدالمعز صاحب کے رسالہ "ٹی وی' وی سی آر اور فلم" سے ایک اقتباس

ٹی وی' وی سی آر اور فلم یہ تینوں ہلاکت خیز اشیاء انسان کے سامنے ایسے نمونے پیش کررہی ہیں جن سے دیکھنے والا شخص غیر شعوری طور پر لازماً متاثر ہوتا ہے۔ رفتہ رفتہ اس کے اخلاق و کردار میں تبدیلی آتی جاتی ہے اور چونکہ ان تینوں کا اکثریتی استعمال آج کے دور میں محض لہو و لعب' فواحش و منکرات اور بے دینی کے لئے ہوتا ہے اس لئے انہوں نے انسانی معاشرے پر بہت بڑے پیمانے پر انتہائی تباہ کن اثرات ڈالے ہیں۔ ذیل میں ہم چند موٹے موٹے اثرات بد کو بیان کرتے ہیں۔

ان مہلک تفریحات کا جو پہلا اثر انسان پر پڑا ہے وہ بے حیائی اور بے غیرتی کا وہ شدید رجحان ہے جس نے انسانی معاشرے کی چولیں ہلا کر رکھ دی ہیں اور جن کی وجہ سے صدیوں سے آزمائے ہوئے مسلمہ اعلیٰ انسانی اقدار کا جنازہ نکل گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نسل انسانی کے تحفظ اور انسانی معاشرے کے قیام و بقا کے لئے انسانوں میں دو جذبے ایسے رکھے ہیں کہ اگر وہ جذبات ودیعت نہ کئے جاتے تو انسانیت کبھی کی مٹ چکی ہوتی۔ میری مراد یہاں حیا اور غیرت سے ہے کہ یہ جذبات مرد و عورت دونوں میں پائے جاتے ہیں مگر یہ کہ عورتوں پر صفت حیا کا غلبہ ہوتا ہے اور اسے عورت کی نسوانیت کی دلیل اور نسائیت کا زیور سمجھا جاتا ہے جبکہ غیرت 'مردانگی کی علامت اور مرد کا شیوہ سمجھی جاتی ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر یہ جذبات دب جائیں یا معطل ہوجائیں یا ختم ہوجائیں تو انسانیت کی بقا داؤ پر لگ جائے جیسا کہ مغربی ممالک میں اس کا انجام اب سامنے آچکا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حیا اور غیرت ہی وہ دو جذبات ہیں کہ صرف انہی کی وجہ سے بدکاری اور فحاشی کا دروازہ بند رہتا ہے اور اگر کسی معاشرے میں خدا نخواستہ یہ جذبات فنا ہوجائیں تو بدکاری' عریانی اور فحاشی کے وہ وہ مناظر سامنے آئیں کہ الامان و الحفیظ۔ جس کا بہت کچھ اندازہ آج کی مغربی دنیا کو دیکھ کر کیا جاسکتا ہے۔ لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں پیدا ہونے والے حرام بچے انسان کی فطری انعام سے یکسر محروم ہوگئے ہیں۔ محبت' ایثار' قربانی اور اعتماد جیسے ناگزیر لطیف احساسات کا ان میں کوئی وجود نہیں جبکہ ان جذبات کے بغیر سکون و اطمینان کی انمول دولت انسانی معاشرہ کبھی بھی نہیں پاسکتا۔ یہ قیمتی جذبات تو ایک انسانی بچہ خالصتاً" اپنے ماں باپ اور گھر سے حاصل کرتا ہے۔

ان تینوں ناجائز اور ہلاکت خیز تفریحات کا پہلا حملہ جیسا کہ تجربہ شاہد ہے انسان کے حیا اور غیرت کے جذبات پر ہو رہا ہے۔ (یعنی ٹی وی پروگراموں کو بار بار دیکھنے سے دیکھنے والے کی غیرت کا جنازہ نکل جاتا ہے اور وہ بے حیا و بے غیرت بن جاتا ہے)۔

اب ذرا ٹھنڈے دل سے غور فرمایئے کہ کیا اسلام مسلمانوں سے اسی قسم کی زندگی گزارنے کا مطالبہ کرتا ہے جس طرح کی زندگی ان تفریحات سے متاثر ہو کر گزاری جارہی ہے؟ اور کیا نبی کریمؐ' صحابہ کرامؓ اور اسلاف امت" نے بھی اسی قسم کی زندگی گزاری تھی؟

پھر کیا ہم ان تفریحات سے ڈسے ہوئی نوجوانوں سے وہ توقعات وابستہ کرسکتے ہیں جن کی آج پاکستان بلکہ تمام عالم اسلام کے مسلمانوں کو ضرورت ہے؟ نیز کیا اس ساری تفصیل کے بعد بھی ان مہلک تفریحات کی حرمت میں کوئی شبہ باقی رہ جاتا ہے۔

جہاں تک ہم نے دین اسلام کا مطالعہ کیا ہے اور جس حد تک ہم اپنے دین کو سمجھ سکے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ زیر بحث تینوں اشیاء کا استعمال جس طرح ہمارے زمانے میں ہو رہا ہے قطعاً" حرام ہے لہٰذا ان تینوں تفریحات سے لطف اندوز ہونا سخت گناہوں میں سے ہے۔

حسن ظاہر پر اگر تو جائے گا
عالم فانی سے دھوکا کھائے گا
یہ منقش سانپ ہے' ڈس جائے گا
رہ نہ غافل' یاد رکھ پچھتائے گا

عبرت ناک واقعہ

اس نے قرآن پاک کی تلاوت چھوڑ کر ٹی وی پر فلم دیکھی

چھپکلیوں نے کاٹ کاٹ کر اسے جان سے مار ڈالا

صائمہ خلیل کروڑ لعل عیسن

ٹی وی اور وی سی آر نے ہمارے نوجوان ذہنوں پر شب خون مار کر انہیں نہ صرف تعلیم سے متنفر کردیا ہے بلکہ وہ مذہب اور دین سے بھی بیگانہ ہوتے جارہے ہیں۔ جب سے ڈش انٹینا ایجاد ہوا' اس نے رہی سہی کسر بھی نکال دی کیونکہ اس کے ذریعے یہاں بیٹھے بٹھائے فحش فلمیں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال سے زائد عرصہ ہوا' ارشاد فرمایا تھا کہ "ایک وقت آئے گا جب ناچ اور گانا عام ہوجائے گا۔" آج آپؐ کا یہ ارشاد گرامی بالکل سچ ثابت ہوچکا ہے۔ الا ماشاء اللہ کوئی گھر ایسا ہوگا' جو ٹی وی' وی سی آر اور ریڈیو سے خالی ہو۔

ریڈیو ہو یا ٹی وی یا ہو وی سی آر' یہ سب نہ صرف لعنت ہیں بلکہ دین اور دنیا دونوں کا خسارہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ بعض مرتبہ ہماری اصلاح یا نصیحت کے لئے ایسے واقعات ظاہر فرمادیتا ہے' جو ہمیں دیکھنے میں عجیب و غریب لگتے ہیں لیکن واقعتاً" وہ سچے ہوتے ہیں۔ ہفت روزہ ختم نبوت میں ایسے بہت سے واقعات شائع ہوچکے ہیں' جنہیں دوسرے رسائل و جرائد نے بھی شائع کیا' لیکن افسوس ہے کہ ہم پھر بھی نصیحت اور عبرت حاصل نہیں کرتے۔ ابھی پچھلے دنوں ایک رسالہ الدعوۃ لاہور میری نظر سے گزرا' اس میں ایک عجیب واقعہ درج کیا گیا ہے' جس کے راوی حافظ محمد محمود علوی خطیب مرالیاں ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ضلع ملتان کے عقب میں واقع ان کے گاؤں میں دو بھائی اور دو بہنیں رہتی تھیں' انہوں نے فحاشی کی جڑ ٹی وی کو اپنے گھر میں رکھا ہوا تھا۔ ایک دن ایک بہن قرآن پاک کی تلاوت کررہی تھی' دوسری ٹی وی پر اندر بیٹھی فلم دیکھ رہی تھی۔ فلم دیکھنے والی اپنی دوسری بہن کو مجبور کرنے لگی کہ تم بھی آکر فلم دیکھ لو۔ پہلے وہ انکار کرتی رہی' بعد میں وہ بھی فلم دیکھنے چلی گئی اور قرآن مجید باہر اسی طرح رکھا رہا۔ کچھ دیر فلم دیکھنے کے بعد اسے یاد آیا کہ قرآن مجید میں نے نہیں اٹھایا' وہ ویسے ہی رکھا ہے چنانچہ وہ قرآن پاک اٹھانے کے لئے آئی تو کیا دیکھتی ہے کہ ایک چھپکلی قرآن مجید کے قریب ہے۔ وہ اسے بھگانے لگی' جب قریب آئی تو اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ بے شمار چھپکلیاں اور آگئیں اور لڑکی کو کاٹنا شروع کردیا۔ چیخ و پکار سن کر دوسری بہن آئی لیکن اس کی ہمت نہ ہوئی کہ آگے بڑھے چنانچہ وہ اسی طرح چھپکلیوں کے کاٹنے سے مرگئی۔ لوگوں کو معلوم ہوا تو سب نے کانوں کو ہاتھ لگایا اور عبرت حاصل کی۔ ہمیں بھی چاہئے کہ اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں اور ٹی وی کو اپنے گھر سے نکال دیں' بہتر ہے کہ توڑ دیں' اس کا جو نقصان ہوگا اللہ تعالیٰ اسے دوسرے ذرائع سے پورا فرمادے گا۔ اگر اتنا بھی ہم نہیں کرسکتے تو کم از کم ٹی وی دیکھنا چھوڑ دیں' اس کے بھی دین و دنیا میں بہتر فوائد حاصل ہوں گے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس لعنت سے بچائے (آمین)۔

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
تو سمجھ ہرگز نہ قاتل موت کو
زندگی کا جان حاصل موت کو
رکھتے ہیں محبوب عاقل موت کو
یاد رکھو ہر وقت غافل موت کو
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
یہ تری غفلت ہے' بے عقلی بڑی
مسکراتی ہے قضا سر پر کھڑی
موت کو پیش نظر رکھ ہر گھڑی
پیش آنے کو ہے یہ منزل کڑی
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

یہود و نصاریٰ کے مسلمانوں کے خلاف عزائم

واقعہ نمبر۱

اب آپ ایک یہودی (یہود کو اللہ جل شانہ نے مغضوب علیہم کا خطاب دیا) کی بات پڑھیے۔ ہانگ کانگ سے جناب محمد اظہر ڈوگر صاحب لکھتے ہیں کہ:

یہودی' ہندو اور تمام یورپی اور امریکی اقوام پاکستان کو تباہ کرنے کی کوشش میں ہیں۔ کل ایک یہودی ملا جو پہلے میرے ساتھ کام کیا کرتا تھا۔ کہنے لگا کہ اب دیکھا آپ نے پاکستان میں رہنے والے زیادہ لوگ پہلے جیسے نہیں رہے۔ ہماری "موساد" ہندو کی "راء" امریکہ کی "سی آئی اے" سب مل کر پاکستان کے بچوں کو خراب کر رہے ہیں۔ گندے لٹریچر سے' فلموں سے' ہیروئن سے تاکہ وہ مائیں ہی نہ رہیں جو مجاہد پیدا کریں اور وہ مجاہد ہی نہ رہیں جو لڑ سکیں۔ اب ہم اسرائیلی سب عرب پر حکومت کر رہے ہیں۔ دیکھا' ہم نے عراق' ایران کو کیسے تباہ کرایا۔

مدینہ کی گلیاں ہیں کتنی نرالی

از۔ ہارون رشید صدیقی

مدینہ کی گلیاں ہیں کتنی نرالی!
بسا ہے نگاہوں میں مسجد کا نقشہ
نہیں شک کہ کعبہ ہے قبلہ ہمارا
اور کعبہ نے رونق ہے مکہ کو بخشی
حبیب خدا یاں ہیں آرام فرما
لگا جس زمیں سے ہے جسم مبارک
یہاں کی فضاؤں میں جبرئیل آئے
چلے آرہے ہیں عرب اور عجم سے

مدینہ کے ذرے ہیں لعل و لالی
وہ جنت کی کیاری وہ روضہ کی جالی
یہ قبلہ نما ہے مدینہ کا والی
مدینہ کی لیکن ہے قسمت نرالی
ہے بعد خدا جن کی ذات معالی
وہ رشک دو عالم جہاں میں وہ عالی
اور کانوں میں گونجی اذان بلالی
مقدر کے اونچے اور قسمت کے عالی

الٰہی تمنائے عاصی بھی یہ ہے
کہ دیکھے مدینہ اور روضہ کی جالی

واقعہ نمبر۲

گزشتہ دنوں سربیا کے صدر "رودون کدات زچ" نے ریڈیو پر خطاب کرتے ہوئے اپنے فوجیوں سے کہا کہ "ہم مسلمانوں پر اپنی گولی ضائع نہیں کریں گے بلکہ چھری سے ان کی گردنیں کاٹیں گے یہاں تک کہ بوسنیا کے ساتھ ساتھ ترک' ایران اور پاکستان سے بھی مسلمانوں کا خاتمہ کریں گے یہ مسلمان ہمارے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں ہیں۔" سربیا کے سربراہ کا یہ بیان پوری دنیا کے مسلمانوں کے خلاف کھلا اعلان جنگ ہیں لیکن افسوس کہ ہمارے مسلمان اس کے باوجود امریکہ' "یو این او" اور غیر مسلم یورپ کے بارے میں خوش فہمیوں میں مبتلا ہیں۔

(بحوالہ "الارشاد" فروری ۱۹۹۳ء)

یورپ کی اندھی تقلید

سر تسلیم خم ہے ہر نئے فیشن پہ کیوں تیرا
کہاں جاتی رہی مسلم وہ تیری وضع خودداری
زمانہ نقل کرتا تھا تری وضع و ہیئت کی
مسلم تھی جہاں میں تیری دانائی و ہشیاری
تیرے قانون فطرت میں گدا و شاہ یکساں تھے
نرالا تھا جہاں سے تیرا آئین جہانداری
تیری ہمت کے آگے کوہ و دریا سب برابر تھے
ترا عزم اور استقلال کل عالم پہ تھا بھاری
ستم ہے نام لیتے ہیں نصاریٰ کی عداوت کا
مگر نصرانیت اور مغربیت دل سے ہے پیاری

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون۔ ۲۴۵۵۷۳۰ -

ترتیب و تدوین۔ جناب منصور احمد بٹلا صاحب

ایمان اور اسلام کا باہمی ربط و تعلق

انسانی شخصیت کے دو رخ ہیں' ایک داخلی یا باطنی اور دوسرا خارجی یا ظاہری

قرآن کے پیش کردہ نظام فکر و عمل کی دو سب سے اہم اور بنیادی اصطلاحات کا تعلق امن اور سلامتی سے ہے۔ یعنی ایمان اور اسلام!

عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ اس کے تمام الفاظ کا ایک مادہ یا ماخذ ہوتا ہے جو کم از کم تین اور زیادہ سے زیادہ پانچ حروف پر مشتمل ہوتا ہے پھر ان مادوں سے بے شمار الفاظ بنتے چلے جاتے ہیں جن میں بسا اوقات بالکل ریاضی کے فارمولوں کے انداز میں اضافی معنی پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اگرچہ اصل مادے اور ماخذ کے مفہوم سے اکثر ان کا فی الجملہ تعلق قائم رہتا ہے۔

چنانچہ ایمان کا مادہ "ا ۔ م ۔ ن" ہے' جس سے مادہ ترین لفظ "امن" بنتا ہے۔ جس کے معنی واضح ہیں۔ یعنی بے خوفی' اطمینان' سکون اور چین۔

اسی طرح اسلام کا مادہ "س ۔ ل ۔ م" ہے۔ جس سے بے شمار لفظ بنتے ہیں۔ لیکن ان سب میں جو مشترک مفہوم سامنے آتا ہے وہ ہے "سلامتی" یعنی حفاظت و عافیت۔

ذرا غور کیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ امن اور سلامتی قریباً" ہم مفہوم الفاظ ہیں بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ یہ ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں۔ اس سے فطری طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن حکیم نے قریباً" ایک ہی مفہوم کے دو الفاظ کو اپنی بنیادی اصطلاحات کے طور پر کیوں اختیار کیا اور کیوں نہ ان میں سے کسی ایک ہی کو منتخب کر لیا۔

اس کا سبب بھی بادنیٰ تامل سمجھ میں آجاتا ہے اور وہ یہ کہ انسانی شخصیت کے دو رخ ہیں۔ ایک داخلی یا باطنی اور دوسرا خارجی یا ظاہری۔ ان میں سے پہلے کا تعلق انسان کی فکر' نظریہ اور اعتقاد سے ہے اور دوسرے کا عمل' اخلاق اور کردار سے۔ یہ دونوں رخ باہم دگر مربوط اور لازم و ملزوم ہوتے ہیں یعنی صحیح فکر سے اچھا عمل جنم لیتا ہے اور غلط خیالات و نظریات برے عمل کا سبب بنتے ہیں۔ اسی طرح انسان کے اندرونی امن و سلامتی سے اس کے عمل میں بھلائی اور سلامت روی پیدا ہوتی ہے اور ذہنی و قلبی انتشار' فساد' خرابی اور بے راہ روی کا موجب بنتا ہے۔

قرآن حکیم نے انسان کو جو صحیح فکر و عقیدہ عطا فرمایا ہے۔ اس کا حسین عنوان "ایمان" قرار دیا ہے۔ جس کا ثمرہ ہے داخلی امن' یعنی ذہنی و قلبی اطمینان اور عمل کے ضمن میں جس صراط مستقیم کی جانب رہنمائی کی ہے۔ اس کا جامع عنوان قرار دیا ہے۔ "اسلام" جس کا اصل حاصل ہے معاشرتی سکون اور اجتماعی سلامتی!

اس بحث کا منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جہاں یہ دونوں جنس ہائے گراں مایہ یعنی ذہنی و قلبی اطمینان اور معاشرتی و اجتماعی سلامتی مفقود ہوں وہاں "ایمان" اور "اسلام" کے وجود کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ بات اصولی اور حقیقی اعتبار سے بالکل درست ہے۔ تاہم اس مسئلہ کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے۔ جو ایمان اور اسلام کے اصطلاحی معنوں پر غور کرنے سے سمجھ میں آسکتا ہے۔

ایمان

جیسا کہ ہم نے ابتدائیہ میں عرض کیا کہ انسان کے علاوہ کائنات کی ہر شے قدرت کے قوانین طبعی کی بالکلیہ پابند ہیں اور ان میں ارادے و اختیار کی کوئی آزادی سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔ حیوانات میں ارادی حرکت کی ہلکی سی جھلک نظر آتی ہے۔ البتہ انسان میں ہم ارادہ و اختیار کی آزادی کو نقطہ عروج پر پاتے ہیں۔ انسان کا یہ اختیار و ارادہ ہی وہ شرف عظیم ہے جس سے یہ دیگر اشیائے کائنات سے ممتاز و بلند ہے۔ یہی اس کی سرفرازی اور عظمت کا باعث ہے۔ لیکن انسان کی شرافت و کرامت اور فوز و فلاح کی بنیاد یہی ہے کہ وہ سرتابی و سرکشی کا اختیار (یعنی آزادی رائے اور ارادے کی صلاحیت) رکھتے ہوئے اطاعت و انکساری کی روش اختیار کرے۔ بدی کی استطاعت حاصل ہونے کے باوجود نیکی کی راہ پر چلے۔ انتقام کی قوت رکھتے ہوئے بھی عفو و درگزر کو اپنا شعار بنائے نیکی دراصل وہی نیکی ہے جو بدی کی قوت رکھتے ہوئے کی جائے۔ اختیار رکھتے ہوئے اپنے اوپر کنٹرول رکھنا ہی وجہ شرف انسانیت ہے۔ اسی سے زندگی ارتقائی منازل طے کرنے کے قابل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان میں جبلی پابندیوں کا دخل حیوانات کے مقابلے میں بہت کم ہے۔

اسی بات کو ایک دوسرے انداز سے یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ انسان اور دیگر حیوانات کی تخلیق میں ایک بنیادی فرق ہے۔ دنیا کے ہر حیوان کو جو کچھ بننا ہوتا ہے۔ وہ فطری طور پر از خود بن جاتا ہے۔ فطرت نے اس کے اندر جو کچھ بننے کے امکانات رکھے ہیں وہ خود بخود تکمیل کو پہنچ کر اس کو اپنی نوع کا مکمل فرد بنا دیتے ہیں۔ شیر کا بچہ شیر بن جاتا ہے۔ بکری کا بچہ بکری لیکن انسانی بچے میں فطرت نے جو مضمر صلاحیتیں رکھی ہوتی ہیں ان کی دو قسمیں ہیں ایک حیوانی یا طبعی صلاحیتیں۔ یہ دیگر حیوانات کی طرح از خود نشوونما پا کر' ایک حد تک پہنچ جاتی ہیں اور وہ بچہ بالآخر حیوان ناطق یعنی آدمی بن جاتا ہے۔ مگر دوسری صلاحیتیں جو انسانی ہیں وہ از خود نشوونما نہیں پاتیں۔ اس کے لئے مناسب تعلیم و تربیت کی ضرورت ہوتی ہے جو اسے معاشرے اور ماحول سے ملتی ہے جیسا معاشرہ ہوگا ویسا ہی وہ انسان بنے گا۔ شرافت کا ماحول ہوگا تو شریف انسان بنے گا۔ ظالمانہ معاشرہ ہوگا تو ظالم انسان بن جائے گا۔ (سوائے چند استثناء کے) اب اچھا انسان کس طرح بنا جائے؟

اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حیوانات کی جبلی حرکات کے برخلاف' انسان میں اختیار و ارادے کی آزادی کے ساتھ ضمیر اور عقل کی صلاحیت ودیعت کی ہے۔ ان میں سے ضمیر تو انسان کو اچھے برے کی تمیز سکھاتا ہے اور نیکی کی ترغیب دیتا ہے لیکن عقل اکثر و بیشتر مفاد خویش یعنی "میرا فائدہ کس میں ہے؟" کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔ ان دونوں رجحانات میں توازن پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی راہ نمائی کے لئے انسانوں ہی میں سے ایسے نیک بندوں کا انتخاب کر کے جو سیرت و کردار و اخلاق و اطوار کے اعتبار سے بالکل بے داغ اور ہر شک و شبہ سے بالاتر ہوتے تھے۔ ان پر بذریعہ وحی اپنا [illegible]

فرمایا۔ ایسے صالح اور برگزیدہ بندوں کو انبیائے کرام علیہم السلام کہا جاتا ہے۔ انہوں نے یہ پیغام ہدایت دوسرے انسانوں تک پہنچایا اور ان کو بتایا کہ اگر وہ اس ہدایت کے مطابق زندگی بسر کریں گے تو ہر قسم کی شادمانیاں اور سرفرازیاں ان کے حصے میں آئیں گی۔ اگر اس کے خلاف چلیں گے تو اس کا نتیجہ تباہی اور بربادی ہے۔ جو لوگ ان کی بات مان لیتے ہیں اور ان پر یقین رکھتے ہیں وہ اچھے انسان اور شرعی زبان میں "اہل ایمان" کہلاتے ہیں۔

اسلام

اسی طرح اسلام کی اصطلاحی مفہوم یہ ہے اللہ تعالیٰ نے ارادے اور اختیار کی جو آزادی انسان کو عطا فرمائی ہے۔ انسان اپنی مرضی اور خوشی کے ساتھ اپنی اس آزادی سے اللہ کے حق میں دستبردار ہو جائے اور جس طرح اس کا کل جسمانی نظام اللہ کے قوانین طبیعی کی گرفت میں جکڑا ہوا ہے۔ اسی طرح اپنی آزادی اور اختیار کے دائرے میں بھی اللہ تعالیٰ کے ان احکام و ہدایات کی پابندی قبول کرلے جو بذریعہ وحی اسے ملے ہیں کیونکہ اسی میں اس کی فلاح ہے۔

انسان لازمی طور پر کسی نہ کسی کی پیروی تو ضرور کرتا ہی ہے یعنی اپنی قدیم ثقافت کی' اپنے رسم و رواج کی' اپنے آباؤ اجداد کی' اپنے نفس اور خواہشات کی' قدیم روایات یا جدید رجحانات کی' اپنی حکومت یا غیر حکومت کی لیکن یہ سب پابندیاں انسانوں کی خود ساختہ ہوتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے ہی جیسے انسانوں کے بنائے ہوئے طریق کار کی پیروی قبول کرلیتا ہے اور اس طرح اپنی آزادی ختم کرلیتا ہے مگر وہ یہ نہیں سوچتا کہ خود اس جیسے انسان کس طرح آپس کے باہمی تعلقات کے لئے یکساں' عادلانہ اور متوازن نظام مرتب کرسکتے ہیں؟ اس لئے کہ ان سب کے انفرادی' اجتماعی' قومی اور علاقائی مقاصد و مفادات بھی جدا جدا ہوتے ہیں اور نسل' جنس' ماحول اور آب و ہوا کے فرق کے اعتبار سے جذبات و رجحانات بھی الگ الگ ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس اللہ نے وحی کے ذریعہ جو نظام زندگی انسان کے لئے تجویز فرمایا ہے وہ ان تمام خامیوں اور کمزوریوں سے پاک و صاف اور بلند و بالا تر بھی ہے اور کل نوع انسانی کے لئے یکساں محیط و مفید بھی۔ اس لئے تمام نظام ہائے زندگی کو چھوڑ کر صرف اللہ کی ہدایت و احکام کے مطابق زندگی گزارنا یا بالفاظ دیگر "اسلامی نظام" کو عملاً" قبول کرنا ہی نوع انسانی کے لئے معاشرتی سکون اور اجتماعی سلامتی کے حصول کی واحد راہ ہے۔

اسلام کا مرکزی تصور

اسلام کا مقصد تمام انسانوں کے لئے قیام عدل و قسط ہے۔ یعنی عدل و انصاف پر مبنی ایک ایسا نظام حیات جس میں سچائی کا دور دورہ ہو' حق کا بول بالا ہو' انصاف اور قانون کی حکمرانی ہو اور حاکم و محکوم' اعلیٰ و ادنیٰ کی تقسیم باقی نہ رہے۔ کام اور ذمہ داریوں کے اعتبار سے کتنا ہی فرق اور کیسی ہی درجہ بندی کیوں نہ ہو' احترام آدمیت کے لحاظ سے سب انسان اپنے کو برابر محسوس کریں'۔ فضیلت دولت و ثروت سے نہ ہو' عظمت صرف تقویٰ اور اسی کے زیر اثر پیدا ہونے والے فضائل و کمالات مثلاً" حسن اخلاق' خدمت خلق اور جذبہ اخوت سے ناپی جائے۔

ایسے معاشرے کے قیام کے سب ہی مذاہب اور تمام ہی ملک اور قومیں خواہش مند ہیں۔ لیکن ایسا نظام فی الوقت دنیا کی ایک انچ زمین پر بھی بالفعل قائم نہیں۔ خالق کائنات نے اس مسئلہ کا واحد حل "ایمان" کو قرار دیا ہے یعنی اللہ کی ذات و صفات کا صحیح تصور اور پھر اس پر اطمینان کامل' اس کا طبیعی' تمدنی اور تشریعی جملہ قوانین کی افادیت و اہمیت اور ابدیت پر یقین اور انسان کے اختیار و ارادے کی حدود کا علم۔

ایمان ہی وہ جذبہ محرک ہے جس سے افراد میں خوف آخرت اور شوق لقائے خداوندی جڑ پکڑتا ہے اور پھر اس کے نتیجے میں عمل صالح کا داعیہ پیدا ہوتا ہے اور جو ان کو پہلے آپس میں محبت اور اخوت کے رشتے میں منسلک کردیتا ہے پھر وہ رضائے رب کے حصول کو سب سے مقدم چیز سمجھنے لگتے ہیں اور یہی بات انہیں اس عادلانہ نظام کے قیام کے لئے بھی متحرک اور فعال بنا دیتی ہے چنانچہ وہ اس کے لئے اپنی جان و مال بلکہ ہر چیز قربان کرنے کا تہیہ کرلیتے ہیں۔ تاکہ ساری دکھی اور آخرت فراموش انسانیت کو فقر' ظلم' دباؤ' پستی' اندھیرے اور مصائب سے نکال کر امن و سلامتی اور عافیت و حفاظت کا ماحول مہیا کریں اور دنیاوی آرام و راحت کے ساتھ آخرت کے ابدی سکون و اطمینان کی راہ پر لگائیں۔

لیکن "ایمان" کی طاقت کے بغیر یہ کام ساری دنیا کے انسان مل کر بھی اپنی انتھک کوشش اور تمام تر خواہش کے باوجود انجام نہیں دے پا رہے۔

ایمان اور اسلام کا باہمی ربط

ابھی تک ہم نے افہام و تفہیم کی سہولت کی خاطر ایمان اور اسلام کو ایک ہی تصویر کے دو رخ قرار دیا ہے۔ اب ذرا گہرائی میں اتر کر دیکھا جائے تو نظر آتا ہے کہ ان کے مابین ربط' علت و معلول کی نوعیت کا سا ہے۔ یعنی ایک سبب ہے اور دوسرا اس کا نتیجہ۔ چنانچہ جیسا ایمان ہوگا ویسا ہی عموماً" اسلام وجود میں آئے گا۔ ایمان کمزور ہوگا تو اسلام بھی سطحی ہوگا۔ ایمان صرف زبانی اقرار تک محدود ہوگا تو اللہ کی تابعداری بھی بس زبانی و کلامی ہوگی۔ اگر ایمان گہرا اور پختہ ہوگا تو اسلام بھی حقیقی اور واقعی ہوگا۔ ایمان اور اسلام کے مابین اس ربط و تعلق کو بعض دوسرے اصحاب قلم اور ارباب علم و دانش نے نہایت دلنشیں مثالوں کے ذریعے اس طرح بیان کیا ہے۔

مثلاً" اسلام کے نظام کو اگر ایک عمارت سے تعبیر کیا جائے تو ایمان اس عمارت میں بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس عمارت کی بنیاد کمزور ہو یا سرے سے کوئی بنیاد ہی نہ ہو اس پر کسی بالائی منزل کا بوجھ نہیں ڈالا جاسکتا۔ پائیدار اور مضبوط وہی عمارت ہوتی ہے جس کی بنیاد پائیدار اور مستحکم ہو۔ اسی طرح مضبوط ایمان کی بنیاد پر ہی اسلام کی پختہ عمارت تعمیر ہوسکتی ہے۔

اسی طرح اگر ایمان کو جڑ سے تشبیہہ دی جائے تو یہ ہمارا روز مرہ کا مشاہدہ ہے کہ کمزور جڑ کا درخت مضبوط اور تناور نہیں ہوتا۔ ہوا کا ایک تیز جھونکا اسے اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔ اس کے برعکس مضبوط جڑ کا درخت تناور اور محکم ہوتا ہے جو شدید طوفانوں کے مقابلے میں بھی جما رہتا ہے۔ ایسی ہی صورت آج کے دور میں ایمان اور اسلام کی ہے۔ ہمارا ایمان کمزور ہے لہٰذا اس درخت کے برگ و بار یعنی اسلامی اعمال بھی بے روح اور بے رونق ہو رہے ہیں۔ اس لئے اس کے شیریں پھل اور عمدہ نتائج سے ہم گویا محروم ہیں۔ ہماری ایک بڑی کوتاہ اندیشی یہ ہے کہ کمزور ایمان کو پختہ کئے بغیر تمام اسلامی احکام کی کماحقہ بجا آوری کی امید رکھتے ہیں حالانکہ جن اسلامی ارکان کی تعمیل میں نفسانی خواہشات کو قربان کرنا پڑتا ہے یا دنیاوی مفادات کو ترک کرنا پڑتا ہے۔ وہاں ایمان کی کمزوری کے باعث ہم ثابت قدم نہیں رہ پاتے اور مفاد پرستی کا ایک معمولی سا جھونکا ہمارے ایمان کو متزلزل کر ڈالتا ہے۔ بلکہ

کچھ قیمتی باتیں

۱۔ اسلام عالم کی ہر چیز کے تسخیر کا عمل ہے۔ تم خدا کے جتنے بندے ہوگے ہر چیز تمہاری بندگی میں آتی رہے گی۔

۲۔ اسلام کا خلاصہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسی زندگی کا شوق پیدا ہو جاتا ہے۔

۳۔ حقوق کی ادائیگی میں دوسروں کی ضرورت کا احساس کبر پیدا کرتا ہے اور اپنی حاجت کا احساس تواضع۔

۴۔ کسی کی ذات سے یا کلام سے اتنا جی لگانا کہ اس کی ذات کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدل اور کلام کو کلام اللہ کا بدل بنالے یہ میرے نزدیک "دہریت" ہے۔

(ماخوذ ارشادات و مکتوبات حضرت مولانا شاہ محمد الیاس صاحب")

مفاد عاجلہ یعنی اس دنیوی زندگی کے عارضی اور ادنیٰ مفاد کے بگلے سے طوفان کی ایک لہر ہمارے کمزور ایمان کو بعض اوقات بہالے جاتی ہے۔

اسی طرح اگر ایمان کو بیج سے تشبیہہ دی جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ جب زمین میں بیج بویا جاتا ہے تو تمام کارخانہ ہستی اس کی نشوونما میں لگ جاتا ہے۔ سورج اپنی گرمی اس کے لئے وقف کردیتا ہے۔ بادل بارش سے اس کو مالا مال کردیتا ہے۔ زمین اس کو نمو دیتی ہے۔ ہوا اپنا کام انجام دیتی ہے۔ لیکن یہ سب کچھ اس صورت میں نتیجہ خیز ہوتا ہے کہ خود بیج کے اندر استعداد موجود ہے، ورنہ پھر یہ تمام کارخانہ عطاو بخشش اس کے لئے بے کار ہوگا۔ سورج اپنا دہکتا ہوا تنور رکھتے ہوئے بھی اسے گرم نہ کرسکے گا۔ بادل اگر تمام ذخیرہ آب ختم کرڈالے تب بھی اسے زندگی کی رطوبت حاصل نہ ہوسکے گی۔ پھر ایک صالح بیج زمین میں جب اپنی جگہ بنالیتا ہے تو اس کے اندر کی استعداد ظاہر ہونی شروع ہوتی ہے اور جب یہ زمین کی سطح چاک کرکے ابھرتا اور پھر ایک تناور درخت بنتا ہے تو ہم اس درخت کی ہستی کا اعتراف تو کرتے ہیں لیکن ادھر خیال نہیں جاتا کہ یہ سب اس صالح بیج کا ظہور ہے جو زمین میں بویا گیا تھا۔

خوب سمجھ لینا چاہئے کہ خدا پر ایمان ایک خاص قسم کے اخلاق کا تقاضا کرتا ہے اور اس اخلاق کا ظہور انسان کی عملی زندگی کے تمام گوشوں میں ہونا چاہئے۔ ایمان ایک تخم ہے جو قلب انسانی میں جڑ پکڑتے ہی اپنی فطرت کے مطابق عملی زندگی کے ایک پورے درخت کی تخلیق شروع کردیتا ہے اور اس درخت کے تنے سے لے کر شاخ، پتے اور پھل میں اخلاق کا وہ مادہ جیون رس بھرویتا ہے جس کے سوتے تخم کے ریشوں سے ابلتے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ دل میں بویا تو گیا ہو اللہ پر ایمان کا بیج اور اس سے رونما ہوجائے ایک مادہ پرستانہ زندگی کا درخت۔ اگر ایک تاجر اللہ پر یقین رکھتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کی تجارت میں سچائی اور دیانت و امانت نہ ہوں۔ اسی طرح اگر ایک جج اللہ کے دین کو برحق سمجھتا ہے تو عدالت کی کرسی پر اس سے غیر اسلامی اخلاق ظاہر ہونے ہی نہیں چاہئیں۔ اسی طرح اگر کوئی قوم اللہ پر ایمان رکھتی ہے تو اس کی شہری زندگی، ملکی انتظام، خارجی سیاست اور اس کی صلح و جنگ میں اللہ کے مقرر کردہ قواعد و ضوابط کی نمود ضرور ہونی چاہئے۔ ورنہ اس کا ایمان باللہ کمزور اور ایک لفظ بے معنی سا سمجھا جائے گا یا پھر اسے ایسا جسم کہا جائے گا جس میں گویا کوئی جان نہ ہو۔

میاں نواز شریف

از: مولانا زاہد الراشدی

الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

بے نظیر حکومت کے پہلے دور میں سینیٹ نے جو شریعت بل منظور کیا اس میں نواز شریف خود بھی شریک تھے

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں عام انتخابات کے بعد مرکز اور پنجاب میں پی پی پی اور مسلم لیگ جونیجو گروپ، سندھ میں پی پی پی، سرحد میں نواز لیگ اور اے این پی اور بلوچستان میں نواز لیگ کی حمایت یافتہ حکومتیں قائم ہوچکی ہیں اور ہر سطح پر نئے حکمرانوں نے اپنے اپنے منصب کا چارج سنبھال لیا ہے۔

۱۹۹۰ء کے انتخابات کے نتیجے میں قائم ہونے والی اسمبلیوں اور نواز شریف حکومت کو آئینی مدت پوری کرنے سے پہلے توڑنے اور قومی سیاست میں نامانوس اور غیر معروف افراد پر مشتمل نگران حکومت کے ذریعہ نئے انتخابات کا ڈول ڈالنے کے اصل محرکات و عوامل کیا تھے؟ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ خود منکشف ہوتے چلے جائیں گے اور بین الاقوامی سیاسی اتار چڑھاؤ کے پس منظر میں ان کو زیادہ دیر تک پس منظر میں رکھنا ممکن نہیں رہے گا۔ تاہم حالیہ حکومت کے بعد ایک مسئلہ پھر سے دینی حلقوں میں بحث و تمحیص کا موضوع بن گیا ہے اور وہ ہے عورت کی حکمرانی کا مسئلہ، کیونکہ انتخابات کے نتیجہ میں پیپلزپارٹی کی شریک چیئرمین محترمہ بے نظیر بھٹو نے دوبارہ وزیراعظم کا منصب سنبھال لیا ہے اور مذہبی حلقے اس پر مسلسل ناراضگی کا اظہار کررہے ہیں۔

عام انتخابات میں شکست کھانے والی مسلم لیگ کے راہنماؤں کی طرف سے یہ کہہ کر اس ناکامی کا ذمہ دار مذہبی حلقوں کو ٹھہرایا جارہا ہے کہ قومی سیاست میں حصہ لینے والی دینی جماعتوں نے اس دفعہ مسلم لیگ نواز شریف گروپ کا ساتھ نہیں دیا، جس کی وجہ سے اس کے متعدد امیدوار انتخابات میں شکست کھاگئے اور پیپلزپارٹی اقتدار تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئی۔ اسی طرح گفتگو کی عام مجالس میں بھی علماء اور مذہبی راہنماؤں کو حالیہ انتخابات کے حوالے سے "سیاسی بے بصیرتی" کے طعنے دیئے جارہے ہیں۔ اس لئے ضروری محسوس ہوتا ہے کہ اس صورتحال کا ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ جائزہ لیا جائے اور گزشتہ پانچ سال کے اس سیاسی سفر پر ایک نظر ڈال لی جائے جس میں میاں نواز شریف کی مسلم لیگ اور ملک کی مذہبی سیاسی جماعتیں زیادہ دیر تک ایک ساتھ نہ چل سکیں اور حالیہ انتخابات میں مذہبی جماعتوں کی حمایت و تعاون نواز لیگ کو حاصل نہ ہوسکی۔

۱۹۸۸ء کے عام انتخابات کے بعد جب پیپلزپارٹی برسراقتدار آئی اور محترمہ بے نظیر بھٹو نے وزیراعظم کا منصب سنبھالا تو ملک کے تمام اہم دینی حلقے اس نکتہ پر متفق ہوگئے تھے کہ اسلام میں عورت کا حکومت یا مملکت کا سربراہ بننا شرعاً جائز نہیں ہے۔ چنانچہ علماء نے عورت کی حکمرانی سے نجات حاصل کرنے کے لئے رائے عامہ کو بیدار کرنے کی جدوجہد شروع کردی، جس کا فائدہ منطقی طور پر محترمہ بے نظیر بھٹو کے سیاسی حریف میاں نواز شریف کو پہنچا اور ان کا گراف دن بدن بلند سے بلند تر ہوتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ ۱۹۹۰ء کے انتخابات میں میاں نواز شریف کو مذہبی جماعتوں کی بھرپور حمایت و تعاون بلکہ جدوجہد کے باعث کامیابی حاصل ہوئی اور وہ وزیراعظم کے منصب تک جاپہنچے۔ مذہبی حلقوں کو ان سے بجاطور پر توقع تھی کہ چونکہ وہ خود ایک روایتی مذہبی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور مذہبی حلقوں ہی کی شب و روز جدوجہد کے باعث اقتدار تک پہنچے ہیں، اس لئے وہ ملک میں نفاذ اسلام کے حوالے سے موثر پیش رفت کریں گے لیکن میاں صاحب موصوف نے اپنے طرز عمل سے مذہبی حلقوں کو مکمل طور پر مایوس بلکہ بددل کردیا۔

میاں نواز شریف کو بعض مذہبی راہنماؤں کی طرف سے یہ مشورہ دیا گیا کہ انہیں قومی اسمبلی میں اکثریت حاصل

ہے' اس لئے وہ اسلامی احکام کی روشنی میں عورت کی حکمرانی کے بارے میں قانون سازی کریں تاکہ آئندہ کسی عورت کے حکمران بننے کی گنجائش باقی نہ رہے۔ انہوں نے اس مشورہ کا جواب اس پبلک بیان کی صورت میں دیا کہ وہ بنیاد پرست نہیں ہیں اور نہ بنیاد پرستوں کے زیر اثر ہیں' اس لئے وہ عورت کی حکمرانی کے مخالف نہیں ہیں۔

بے نظیر حکومت کے دور میں سینیٹ نے جو شریعت بل منظور کیا تھا' اس کی منظوری کی جدوجہد میں میاں نواز شریف صاحب خود بھی شریک تھے۔ انہوں نے اس دور میں اس شریعت بل کی کھلم کھلا حمایت کی۔ اس کے لئے کانفرنسوں میں خطاب کیا اور اس کی منظوری پر مسرت کی تقریبات میں شرکت کی۔ اس شریعت بل کی ایک بنیادی دفعہ میں قرآن و سنت کو ملک کا سپریم لاء قرار دے کر تمام معاملات میں شریعت اسلامیہ کی بالادستی تسلیم کی گئی تھی۔ لیکن میاں نواز شریف صاحب نے اپنے دور حکومت میں اس شریعت بل کا جو تیا پانچہ کیا اس نے حساس مذہبی حلقوں کے دل پارہ پارہ کر کے رکھ دیئے اور میاں نواز شریف کی حکومت کی طرف سے قومی اسمبلی میں منظور کرائے جانے والے سرکاری شریعت بل کی اس دفعہ نے تو لٹیا ہی ڈبو دی' جس میں صراحت کی گئی ہے کہ قرآن و سنت کی بالادستی کا اطلاق ملک کے سیاسی نظام اور حکومتی ڈھانچے پر نہیں ہوگا۔

وفاقی شرعی عدالت نے سودی نظام کو قرآن و سنت کے منافی قرار دیتے ہوئے حکومت کو سود سے متعلقہ قانونی دفعات کو تبدیل کرنے کی ہدایت کی تو میاں نواز شریف نے اس فیصلہ کو تسلیم کرنے کے بجائے اسے سپریم کورٹ میں چیلنج کردیا' جس سے مذہبی حلقوں اور میاں صاحب کے راستے ہمیشہ کے لئے جدا ہوگئے۔

میاں محمد نواز شریف نے جو اپنے بارے میں ایک مذہبی خاندان کا مذہبی فرد ہونے کا تاثر دیتے آرہے تھے اور ۱۹۹۰ء کے انتخابات میں اسلام ہی کو اوڑھنا بچھونا قرار دے چکے تھے ۱۹۹۳ء کے انتخابات میں یک لخت اپنا لب و لہجہ تبدیل کرلیا اور شریعت اور اسلامی نظام کا تذکرہ اپنے بیانات اور تقاریر سے ایسے حذف کردیا جیسے اے این پی کے ساتھ ان کا سیاسی معاہدہ ہی اسلام کا راستہ چھوڑ دینے کی شرط پر ہوا ہو اور وہ اس معاہدہ کو بہرحال پورا کرنے کی پالیسی پر گامزن ہوں۔

ان حالات میں اگر ایک آدھ کے سوا ملک کی باقی مذہبی سیاسی جماعتیں ۱۹۹۳ء کے انتخابات میں اپنا وزن میاں نواز شریف کے پلڑے میں نہیں ڈال سکیں تو اس میں قصور مذہبی جماعتوں کا نہیں بلکہ خود میاں محمد نواز شریف اور ان کے سیاسی رفقاء کا ہے' جنہوں نے اپنے طرز عمل اور پالیسیوں کے ساتھ مذہبی جماعتوں کے لئے نواز لیگ کی حمایت کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہنے دی۔

ہاں مذہبی جماعتوں کا یہ قصور ہم کھلے دل کے ساتھ مانتے ہیں کہ انہوں نے اپنی جداگانہ سیاسی حکمت عملی وضع کرنے میں "سیاسی بصیرت" کا مظاہرہ نہیں کیا۔ قومی اسمبلی توڑے جانے کے بعد دینی جماعتوں کے قائدین کے نام مفصل عریضہ' اور قائدین کے ساتھ ملاقاتوں کی صورت میں ہم نے ان سے گزارش کی تھی کہ دینی جماعتیں قیادت کی ترجیحات و مفادات سے بالاتر ہو کر متحدہ محاذ قائم کریں اور مسلم لیگ اور پیپلزپارٹی کی فتح و شکست سے بے نیاز ہو کر دینی سیاست کا جداگانہ تشخص قائم کرنے کی کوشش کریں لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا اور الگ الگ محاذ قائم کر کے بہت سی سیٹیں ضائع کردیں۔ ہمیں اب بھی اپنے اسی تجزیہ پر یقین ہے کہ اگر الگ الگ محاذ قائم کرنے کے بجائے دینی جماعتیں متحد ہو کر ایک پلیٹ فارم سے انتخابات میں حصہ لیتیں تو قومی اسمبلی میں طاقت کا توازن ان کے ہاتھ میں ہوتا۔ وہ عورت کی حکمرانی کا راستہ روکنے کے علاوہ اور بھی دینی مفادات حاصل کرسکتی تھیں لیکن دینی جماعتوں کے قائدین کے شخصی ٹکراؤ اور گروہی ترجیحات نے ایسا نہ ہونے دیا اور اس کے نتیجہ میں عورت کی حکمرانی کا داغ ایک بار پھر اسلامی جمہوریہ پاکستان کی پیشانی پر لگ گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ بہرحال اب جو ہونا تھا ہوچکا ہے اور نواز لیگ اور مذہبی حلقے اپنے اپنے کئے کی سزا بھگت چکے ہیں۔ اب ملک میں نئی سیاسی صف بندی ہوگی اور بین الاقوامی سیاسی عوامل کا دائرہ اثر دن بہ دن وسیع ہوتا جائے گا۔

قادیانی لطیفے

از جناب محمد طاہر رزاق صاحب

پڑھتا جا شرماتا جا

محبت

ایک دفعہ کسی گاؤں کے چوپال پر ایک قادیانی اور ایک سکھ کی ملاقات ہوگئی۔ تھوڑی دیر کی ملاقات ہی میں دونوں بے تکلف ہوگئے۔ قادیانی سکھ سے کہنے لگا کہ میرے پاس ایک فن ہے جس کے ذریعے میں یہ بتا سکتا ہوں کہ تمہارے دل میں کیا ہے؟ سکھ جوش میں بولا تم نہیں بتا سکتے۔ تکرار بڑھی اور دونوں میں سو سو روپے کی شرط لگ گئی۔ سکھ نے پوچھا بتاؤ اس وقت میرے دل میں کیا ہے؟ قادیانی بولا کہ اس وقت تمہارے دل میں تمہارے گرو کی محبت کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ سکھ کو مجبوراً "ہاں" میں جواب دینا پڑا اور اس نے دانت پیستے ہوئے سو روپے قادیانی کو دے دیئے۔ چند دنوں کے بعد اسی چوپال پر دونوں کی دوبارہ ملاقات ہوگئی۔ سکھ بدلہ لینے کے لئے تیار ہو کر آیا تھا۔ اس نے مرزائی سے کہا کہ میں نے بھی وہ فن جان لیا ہے جس کے ذریعے میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ اس وقت تمہارے دل میں کیا ہے؟ قادیانی کہنے لگا کہ تم جیسا کوڑھ دماغ نہیں بتا سکتا۔ لہٰذا دونوں میں پھر سو سو روپے کی شرط لگ گئی۔ قادیانی نے پوچھا بتاؤ اس وقت میرے دل میں کیا ہے؟ سکھ بولا کہ اس وقت تمہارے دل میں تمہارے نبی مرزا قادیانی کی محبت کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ قادیانی بولا کہ مرزے پر لعنت بے شمار۔ یہ کہہ کر بولا کہ نکال سو روپیہ۔ سکھ ہار چکا تھا اسے قادیانی کو سو روپے دینا پڑے۔ مرزائی سو کا نوٹ جیب میں ڈالے دانت نکال رہا تھا اور سارے لوگ اپنے دانتوں میں انگلیاں لئے اس کی بے غیرتی پر تصویر حیرت بنے بیٹھے تھے۔

امتحان

ایک شریر قادیانی بچہ اسکول میں فیل ہوگیا۔ گھر پہنچا تو باپ نے جوتوں سے تواضع کرنا شروع کردی۔ باپ جوتوں کی بارش برسا رہا تھا اور ساتھ ساتھ چلاتا ہوا کہہ رہا تھا کہ ہمیشہ باادب' محنتی اور ذہین بچے ہر امتحان میں پاس ہوا کرتے ہیں اور بے ادب' نالائق' کند ذہن' خبیث اور الو کے پٹھے فیل ہوتے ہیں۔ بچہ جوتوں کی بوچھاڑ میں سر نکال کر بولا کہ ابا جی ہمارے حضرت مرزا قادیانی بھی تو مختاری کے امتحان میں فیل ہوئے تھے۔ بچے کا جواب باپ کے جگر میں تیر بن کے لگا اور وہ چونک اٹھا۔ جوتی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور بچے کے منہ سے ہنسی چھوٹ گئی کیونکہ مرزا قادیانی اور اس کے ہندو دوست لالہ بھیم سین نے اکٹھے مختاری کا امتحان دیا۔ لالہ جی تو پاس ہوگئے لیکن مرزا جی فیل ہوگئے۔

شر

فاتح قادیان مولانا محمد حیات اور ایک مرزائی مناظر کے مابین مناظرہ ہو رہا تھا۔ مولانا بڑی مہارت سے دلائل کا جال بنتے اور مرزائی مناظر کو جکڑ لیتے۔ مرزائی [illegible] کہا

کہا کر حواس باختہ ہوگیا اور مولانا سے کہنے لگا کہ آپ کس شہر کے رہنے والے ہیں؟ مولانا نے اپنے شہر کا نام بتایا جس کے جواب میں مرزائی مناظر غصہ سے پھنکارتا ہوا کہنے لگا کہ میں تو آپ کے شہر پر پیشاب بھی نہیں کرتا۔ جواباً مولانا نے بڑے پر سکون اور دھیمے لہجے میں کہا کہ بھئی ہم تو بہت عرصہ قادیان میں رہے مگر ہم نے تو کبھی پیشاب روکا ہی نہیں تھا۔

ہندو اور مرزائی

ایک حلوائی کی دوکان پر ایک ہندو اور مرزائی بیٹھے تھے۔ ایک مرزائی مبلغ بھی ان کے پاس آکر بیٹھ گیا اور مرزائیت کی تبلیغ شروع کردی۔ مرزائی مبلغ بڑے زور و شور سے مرزائیت کے حق میں دلائل دیتا رہا اور ہندو ہنستا رہا۔ ہندو کے مسلسل ہنسنے سے مرزائی مبلغ نے یہ سمجھا کہ شکار پھنس گیا ہے۔ مرزائی مبلغ کہنے لگا کہ بھائی تمہارے مسلسل ہنسنے سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ تم نے مرزائیت کی سچائی کو قبول کرلیا ہے۔ اگر قبول کرلیا ہے تو پھر دیر کیسی؟ جلدی سے مرزا صاحب کو نبی تسلیم کرلو۔ ہندو کہنے لگا کہ میں تمہاری ایک دلیل کو بھی نہیں مانتا۔ مرزائی مبلغ غصے میں کہنے لگا کہ اگر نہیں مانتا تو پھر ہنس کیوں رہا تھا؟ ہندو کہنے لگا کہ ہنسی تو مجھے اس بات پر آرہی تھی کہ ہم نے تو آج تک سچے نبی کو نہیں مانا اور تم جھوٹے کو منوا رہے ہو۔

پکا مرزائی

ننکانہ کے کچھ قادیانیوں نے شعائر اسلام کو استعمال کیا۔ مسلمانوں نے فوراً پولیس سے رابطہ کیا اور قادیانیوں کو جیل کی ہوا کھانا پڑی۔ پندرہ دن جیل میں رہے۔ جہاں موٹے موٹے مچھروں نے میزبانی کا خوب حق ادا کیا پھر ضمانتیں ہوگئیں۔ ان قادیانیوں میں ایک بوڑھا شخص بھی تھا۔ ایک بڑھاپا اوپر سے مقدمات کا سیاپا کہ پتہ نہیں پھر کب گرفتار کرلیا جاؤں۔ وہ انہی سوچوں میں گم اجڑا اجڑا رہنے لگا۔ ایک صبح وہ لیٹرین گیا۔ لیکن کافی دیر باہر نہ آیا۔ گھر والوں کو تشویش ہوئی۔ انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا لیکن اندر سے کوئی جواب نہ آیا۔ دروازہ زور زور سے کھٹکھٹایا گیا۔ لیکن اندر سے پھروہی سکوت! آخر دروازہ توڑا گیا تو دیکھا کہ موصوف ننگ دھڑنگ غلاظت پر پڑے ہیں اور روح پرواز کرچکی ہے۔ قادیانیوں نے پانی کی بالٹیاں گرا کرا سے دھویا۔ وہ شرم کے مارے راتوں رات اسے ربوہ لے جانا چاہتے تھے لیکن یہ خبر پورے شہر میں پھیل گئی۔ لوگ ایک دوسرے کو مبارکبادیں دینے لگے۔ سارا شہر کہہ رہا تھا کہ دیکھو کیسا پکا مرزائی ہے کہ عین اپنے نبی کی موت کے مطابق مرا اور زندگی کا آخری سانس وہیں لینا پسند کیا جہاں اس کے نبی نے لیا تھا۔

دندان شکن جواب

مرزا ناصر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا پرنسپل تھا اور یہی مرزا ناصر بعد میں مرزائی نبوت کا تیسرا خلیفہ بھی بنا۔ کالج میں ایک علمی تقریب منعقد ہوئی۔ چیف جسٹس کیانی مرحوم مہمان خصوصی تھے۔ کالج کے پرنسپل مرزا ناصر نے اپنی تقریر کے دوران مہمان خصوصی کو بتایا کہ جب ہم لوگ شروع شروع میں ربوہ آئے تو یہ ایک بے آباد چٹیلا علاقہ تھا اور یہاں درخت و سبزہ نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ ہمارے محنتی اور جفاکش لوگوں نے یہاں دس دس فٹ گہرے گڑھے کھودے اور گڑھوں میں باہر سے زرخیز مٹی ڈالی۔ پھر ان میں پودے لگائے اور ان کی آبیاری کی لہذا آج آپ کو اس سنگلاخ زمین میں جو تن آور درخت نظر آرہے ہیں۔ یہ سب ہماری محنت شاقہ کا نتیجہ ہیں۔ جسٹس کیانی مرحوم مرزا ناصر کی تقریر کے دوران زیر لب مسکراتے رہے۔ جب ان کی تقریر کی باری آئی تو انہوں نے مرزا ناصر کی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مرزا ناصر نے اپنی جس محنت کوشش و محنت کا ذکر کیا ہے وہ واقعی قابل ستائش ہے۔ یہ تو آپ کی ایک چھوٹی سی کوشش کا ذکر ہے۔ آپ نے تو ختم نبوت کی آہنی زمین سے نبی کھڑا کرکے دکھا دیا ہے۔ ربوہ کی چٹیلی زمین سے درخت کھڑا کردینا تو آپ کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔

تصویر کی برکت

افریقہ میں قادیانیوں نے اپنے دجل و فریب کی تبلیغ سے ایک عیسائی کو قادیانی بنا لیا۔ اسے قادیانی ہوئے تقریباً چار سال گزر چکے تھے لیکن اس نے ابھی تک مرزا قادیانی کی تصویر نہیں دیکھی تھی۔ اتفاق کی بات کہ قادیانیوں نے اپنے ایک رسالہ کے ٹائٹل پر مرزا قادیانی کی رنگین تصویر چھاپی۔ اس نے جب مرزا قادیانی کی تصویر دیکھی تو وہ فوراً پکار اٹھا کہ انبیاء تو حسن و جمال کے پیکر ہوتے ہیں۔ ایسا بدشکل اور کریہہ الصورت شخص نبی نہیں ہو سکتا۔ یہ کہہ کر اس نے مرزا قادیانی کی تصویر پر تھوک دیا اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔

جوتا مل گیا

ایک دفعہ مرزا قادیانی اپنے ایک مرید کے ہاں رات ٹھہرا ہوا تھا۔ صبح سو کر اٹھا تو مرید سے کہا کہ میری جوتی کا ایک پاؤں تو چارپائی کے پاس پڑا ہے جبکہ دوسرا پاؤں نہیں مل رہا۔ مرید بڑی پھرتی سے جوتی کی تلاش کرنے لگا۔ سارے کمرے کو چھان مارا، پھر باہر صحن اور گلی میں دیکھ کر آیا کہ شاید کوئی بلی یا کتا لے گیا ہو۔ مرید کہتا ہے کہ میں بڑی پریشانی میں مرزا جی کی جوتی کی تلاش میں مصروف تھا کہ اچانک حضرت صاحب نے مجھے آواز دی کہ جوتا مل گیا ہے۔ میں نے تعجب سے پوچھا کہ حضرت کہاں سے ملا ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ ایک پاؤں تو چارپائی کے پاس ہی پڑا تھا اور دوسرا میں رات کو پہن کر ہی سو گیا تھا۔

ہائے ملاقات

جب سر ظفر اللہ خان پاکستان کا وزیر خارجہ تھا۔ اس نے قادیانی مبلغین کو ایک بڑی اہم لائن دی کہ قادیانی مبلغین کی مختلف ٹیمیں وزیروں سے ملیں اور انہیں قادیانیت کے بارے میں تبلیغ کریں۔ ظفر اللہ کے حکم کا اشارہ پاتے ہی قادیانی مبلغین کی ٹیمیں وزراء کے بنگلوں پر پہنچ گئیں اور انہیں قادیانیت کی دعوت دینے لگیں۔ قادیانی مبلغین اس وقت کے وزیر تعلیم فضل الرحمان صاحب کے پاس بھی گئے۔ موصوف نے کہا کہ میں آپ سے زیادہ باتیں اور بحث کرنا نہیں چاہتا آپ لوگ صرف میری ایک بات سن لیں کہ اگر دنیا بھر کے مسلمان جو مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے "کافر" ہیں تو میں بھی کافر ہوں۔ خدا کے لئے مجھے کافر ہی رہنے دو۔ میں مسلمانوں کے ساتھ کافر رہنا چاہتا ہوں۔ میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ مجھے کافر رہنے دیں۔ قادیانی مبلغین اس اچانک اور زبردست حملہ سے حواس باختہ ہوگئے اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے ایک دوسرے کا منہ تک رہے تھے۔ گویا۔

بڑے بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دوکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی

فون نمبر : ۷۳۵۸۰۳

عبدالتواب شیخ

تریاقِ حرم

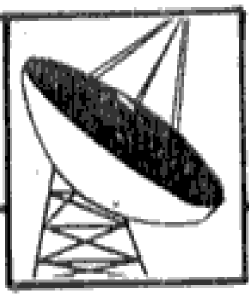

مرزا طاہر کی دیدہ دلیری

ڈش اینٹینا، فروغِ قادیانیت کیلئے نیا جال

قادیانی مراکز کے اطراف مسلمانوں کی ٹی وی نشریات جام، وہ مرزائی ہفوات سننے پر مجبور ہیں

سندھ کا وسیع و عریض علاقہ صحرائے تھر ہندوؤں، عیسائیوں کی ہی نہیں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا بھی اہم مرکز بنا ہوا ہے۔ اس علاقہ کی غربت اور کسمپرسی اور ان کی تعلیم میں کمی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ انگلستان کی خدمت خلق کے حوالے سے اور انکے اثر رسوخ کی بدولت علاقہ کے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے بھاری وسائل خرچ کر رہی ہیں۔ اس سلسلے میں لٹریچر، تبلیغی اجتماعات کے ساتھ ساتھ جدید ٹیکنالوجی کا بھی سہارا لیا جا رہا ہے۔ ڈش اینٹینا کے ذریعہ براہ راست مرزا طاہر احمد کا خطاب جمعرات اور جمعہ کو سمجھے ہوئے لوگوں کو جمع کرکے سنایا جاتا ہے۔ ربوہ سے اس قسم کی سرگرمیوں کے لئے ڈش اینٹینا لوگوں کو رعایتی قیمت پر فراہم کیا جاتا ہے اور ہر اسے دار قادیانی ہر جگہ پابند ہے کہ وہ ڈش اینٹینا کے ذریعہ قادیانی تعلیمات کو عام کرنے کا بندوبست کرے یہ سی اسٹار چینل بانگ کانگ کے ذریعہ نشر ہوتی ہیں جو قادیانیوں کا خریدا ہوا ہے قادیانیوں نے خصوصی طور پر چندہ کرکے ۲۰ ہائی پاور ڈش اینٹینا جولائی ۱۹۹۳ء میں تھر بھجوائے جن میں ۳ کولاربی ۳ شادی لارج اور بقیہ عمرکوٹ فضل عمر، نئیں گوٹھ، ڈی سر اور کپنا میں نصب کئے گئے۔ یہ ڈش اینٹینا خاص قسم کے بنائے جاتے ہیں ان کو جب آن کیا جاتا ہے تو ٹی وی کی نشریات جام ہو جاتی ہیں اور تقریباً دو ہزار فٹ کے اندر ہر ٹی وی سیٹ پر یہ ڈش اینٹینا سی اسٹار سٹالائٹ کا مرزا طاہر کا پروگرام نشر کرتا ہے۔ اس طرح ہر فرد کو اس ریج میں اپنا ٹی وی بند رکھنا پڑتا ہے یا پھر یہ خطاب سننا پڑتا ہے اور اس خطاب میں مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے باقاعدہ اسلامی انداز کرایا جاتا ہے جب مرزا طاہر خطاب کرتا ہے تو اس کے ایک طرف مسجد نبوی اور دوسری طرف خانہ کعبہ کی تصویر آویزاں ہوتی ہے اور اس طرح سپریم کورٹ کے تاریخ ساز فیصلے کا سرعام مذاق اڑایا جاتا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ قادیانی اپنی رسومات طریق عبادت، عبادت گاہوں، کلمہ اور دیگر مذہبی فرائض کے بنے نام رکھ لیں جس طرح ہندو، سکھ عیسائی اور دیگر اقلیتیں اپنی تمام مذہبی رسومات اور عبادات گاہ کا جداگانہ انداز رکھتے ہیں۔

■ ■

حساس سرحدی علاقہ تھر میں

پاکستانی قوانین کی کھلی خلاف ورزی

اور اسلام دشمن سرگرمیاں

■ ■

کولاربی ضلع بدین میں قادیانی ہیڈ کوارٹر خالد عرف خالی قادیانی کنٹرول کرتا ہے یہ قادیانی اسکواڈ کا کمانڈر بھی ہے۔ کھوسکی شہر ضلع بدین میں اس کی زیر نگرانی بشیر قادیانی کے گھر میں عبادت خانہ قائم ہے جس میں ہر جمعہ کے روز تحصیل ٹنڈو باگو کے قادیانی جمع ہوتے ہیں اور اپنی عبادت کرتے ہیں۔ سٹالائٹ کے ذریعہ مرزا طاہر کی تقریر سنتے "لندن سے آنے والی نئی ہدایت وصول کرتے ہیں ایک شخص نصیر قادیانی لٹریچر تقسیم کرتا ہے جو اس کے پاس بذریعہ ڈاک آتا ہے کھوسکی اور شادی لارج کے درمیان پی اے ایف چک میں قادیانیوں کا سالانہ سہ روزہ جلسہ ہوتا ہے جس کے انچارج سلیم اور احمد نامی ہیں اس جلسہ میں سادہ لوح مسلمانوں کو پھانس کر لایا جاتا ہے اور ان کو صراط مستقیم سے ہٹانے اور بھٹکانے کے لئے تمام اہتمام ہوتے ہیں شادی لارج کا ایک باشندہ منصور قادیانی ہے جو چند سال قبل یہاں آیا تھا اس وقت بالکل غریب تھا اور اب لاکھوں روپیہ کی جائیداد کا مالک ہے ایک اطلاع ہے کہ یہ سیالکوٹ کی سرحد پار کرکے بھارت سے پاکستان آیا اور نواب شاہ کے بعد شادی لارج چلا گیا۔ شادی لارج کے جنوب میں تین کلومیٹر پر واقع ایک ریٹائرڈ فوجی افسر کا فارم ہے جو بے روزگار افراد پر کام کرتے ہیں اور اچھے مستقبل اور سنہرے خواب دکھا کر قادیانیت کا جال پھینکتے ہیں انہوں نے ایک شخص نثار کو اسی طرح قادیانیت کے جال میں پھانسنا چاہا مگر وہ والدہ کے دباؤ کی وجہ سے بچ نکلا "عمرکوٹ میں قادیانی مرکز چودھری محمود احمد جیسے بااثر کی زیر نگرانی ہے کسی بھی افسر اور زمیندار کی جرات نہیں کہ اس کے آگے دم مار سکے اس کے خطرناک افراد سے راہ و رسم بتائے جاتے ہیں۔

ایک خاتون مسرت شاہین جو قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہوگئی تھی اور اس کی شادی اصغر ولد منیر مسلمان سے ہوگئی تھی مبینہ طور پر اسی بااثر شخص نے ایک اے ایس آئی پولیس افسر سے مل کر اس مسلمان نوجوان اصغر کو جیل بھجوا دیا اور مسرت شاہین کو جبراً اغوا کرا کے واپس اس کے قادیانی والد ڈاکٹر نذیر احمد کے پاس نصرت آباد فضل عمر بھجوا دیا مسرت شاہین چھ ماہ کی حاملہ تھیں ان کا حمل ضائع کروا دیا گیا۔ صحرائے تھر میں قادیانیوں کا سب سے بڑا مرکز کپی سرودا تحصیل و ضلع عمرکوٹ میں ہے۔ قادیانی خوبصورت لڑکیوں کے ذریعے مسلمانوں کے نوجوانوں کو پھانس کر قادیانی بناتے ہیں اس طرح وہ ان کے پورے خاندان کو اپنا زیر اثر بنانے کی کوشش کرتی ہیں کپی سرودا میں قادیانیوں کا سرپرست چودھری احسان اللہ ہے جو ایک جاگیردار ہے۔ قادیانی لڑکیاں تعلیمی اداروں میں سرگرم عمل رہتی ہیں۔ احسان اللہ کی لڑکی مبارکاں نے جو طالبہ تھی ان نے کھوسو قبیلے کے شادی شدہ نوجوان خیرو سے اپنی بیوی کو طلاق دلوائی اور خود شادی کرلی اور خیرو کھوسو کو قادیانی بنا لیا۔ خیرو کو اس کے والدین نے گھر سے نکال دیا تو چودھری احسان اللہ جو قادیانیوں کا معلم ہے اس نے خیرو کھوسو کو بھی مرتدی کے صلے میں مرزا طاہر سے معلم قادیانیت کا سرٹیفکیٹ دلا دیا کنری بائی پاس کا طارق معلم قادیانی ہے یہ سرمایہ دار تاجر ہے۔ اس کو قادیانی معتبر ہستی سمجھتے ہیں اس کی ہدایت کے آگے قادیانی سر تسلیم خم کرتے ہیں اس کے ہاتھوں پر قادیانی ہونے والے مرتد کو بیعت کروائی جاتی ہے۔ چودھری اللہ رکھا کپی سر سروداز نمبر ۵ کا زمیندار مالی وسائل قادیانی تنظیم کو فراہم کرنے کی شہرت رکھتا ہے اور ہر قادیانی اپنی آمدنی کا دسواں حصہ ربوہ بھجواتا ہے اس سے مرتد ہونے والوں کی مالی مدد کی جاتی ہے یہ قادیانیوں سے چندہ جمع کرتا ہے اور املاک ربوہ کے لئے

باقی ص ۳۱ پر

موضع غازی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس فاتح ربوہ مولانا اللہ وسایا
اور مجاہد ختم نبوت مولانا عبدالروف الازہری کا خطاب

موضع غازی۔ عقیدۂ ختم نبوت ایمان کی اساس اور اسلام کی بنیاد ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت میں ردوبدل یا تبدیلی کرنے والا دائرۂ اسلام سے خارج ہو کر واجب القتل ہو جاتا ہے۔ اس پر آشوب دور میں بھی ایک مسلمان بے حس یا ست تو ہو سکتا ہے مگر اپنے نبیؐ کی توہین برداشت نہیں کرسکتا۔ ان خیالات کا اظہار شاہین ختم نبوت فاتح ربوہ مجاہد اسلام مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب نے غازی بھلے موہٹ سیکٹر کی جامع مسجد میں مولانا نور الہدیٰ صاحب خطیب جامع مسجد موہٹ سیکٹر کی زیر صدارت کیا۔ اس عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمارا تعلق کسی سیاسی جماعت سے نہیں ہمارا پروگرام صرف اور صرف عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہے۔ ہم انشاء اللہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تن من دھن کی بازی لگانے کے لئے تیار ہیں لیکن کسی بھی صورت میں اپنے نبیؐ کی توہین برداشت نہیں کرسکتے۔ چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت نے تاجدار ختم نبوت کا تاج ختم نبوت مرزا ملعون کے سر پر سجانے کی ناپاک جسارت کی اور نبی آخر الزمانؐ کی شان میں طرح طرح کی گستاخیاں کیں۔ اس لئے ہماری جنگ صرف اور صرف ان قادیانیوں کے ساتھ ہے جو کافر ہونے کے باوجود پوری دنیا میں اپنے جھوٹے نبی کی جھوٹی نبوت کا پرچار کررہے ہیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دجل و فریب کی وجہ سے اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کررہے ہیں۔ اس لئے ہماری جنگ ہمارا ہر قدم ان کے خلاف ہوگا اور انشاء اللہ ہماری ساری زندگی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے صرف ہوگی۔ جب انہوں نے اپنے خطاب میں قادیانیوں کی ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گستاخیوں کے چند حوالے دیئے تو حاضرین محفل میں قادیانیوں کے خلاف غم و غصے کی لہر دوڑ گئی اور انہوں نے عہد کیا کہ انشاء اللہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ختم نبوت کے کارکنوں کے ساتھ شانہ بشانہ کام کررہے ہیں اور کریں گے۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ موجودہ دور میں قادیانی سب سے بڑے گستاخ رسول ہیں۔ ہماری دینی غیرت کا تقاضا ہے کہ ان کا ہر طرح سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیت کا ڈائریکٹ ٹکراؤ حضور خاتم النبیینؐ کی ذات سے ہے اور آپ کے امتی ہونے کے ناطے ہمارا فرض ہے کہ قادیانیوں کے مذموم ارادوں کو خاک میں ملانے کے لئے سر پر کفن باندھ کے میدان میں نکل آئیں۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مبلغ عالمی مجلس ختم نبوت اسلام آباد مولانا عبدالروف الازہری نے کہا کہ مرزائیت حضورؐ کے دین سے مکمل بغاوت کا دوسرا نام ہے۔ ۱۹۷۴ء میں غیر مسلم اقلیت قرار پانے کے باوجود قادیانی سرعام اسلام کا لبادہ اوڑھ کر کفر کا پرچار کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر اسلامی حکومت ہوتی تو ان کا علاج صدیق اکبرؓ کا طریقہ ہی ہوتا۔ جو انہوں نے جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کے خلاف اختیار کیا تھا۔ مولانا عبدالروف نے کہا کہ مرزائیوں کو اپنے نام نہاد اور انگریز کے خود کاشتہ پودا مرزا قادیانی اور اپنے نام نہاد خلفاء کے انجام سے سبق سیکھنا چاہئے۔ اس کے علاوہ اس عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ سرحد کے صدر جناب ایچ ساجد اعوان، ضلع ہری پور یونٹ کے قائد اور تحریب اعوان، تحصیل غازی کے کنوینر جناب محمد نثار عاصم، پوسٹ گریجویٹ کالج ایبٹ آباد کے آرگنائزر توقیر الاسلام نے خطابات کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ نام نہاد انسانی حقوق کمیشن جسے نگران حکومت نے قانونی تشکیل دی تھی، جس کا مقصد قادیانیوں کو غیر ضروری تحفظ دینا ہے اس کمیشن میں بدنام زمانہ عاصمہ جہانگیر ایڈووکیٹ اور دراب پٹیل جیسے لوگ شامل ہیں کو فی الفور ختم کیا جائے۔ آٹھویں آئینی ترمیم میں شامل اسلامی شقوں جن میں امتناع قادیانیت آرڈیننس بھی شامل ہے کو برقرار رکھا جائے اور اگر انہیں ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو مجاہدین ختم نبوت منہ توڑ جواب دیں گے۔ چونکہ قادیانی جہاد کے منکر اور اسلام کے دشمن ہیں اس کے باوجود فوج میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں، انہیں فی الفور کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر کفر کا پرچار کررہے ہیں جس سے شعائر اسلام کی توہین کے ساتھ ساتھ ملکی قانون کی بھی دھجیاں بکھر رہی ہیں لہٰذا قادیانیوں کی خلاف اسلام اور خلاف قانون سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائیں۔ اظہر ندیم، نوید احمد، سلطان سرور اور خالد رشید نے نعت پیش کی اور بعد میں حاضرین نے انتہائی پرجوش انداز میں اس بات کا عزم کیا ہے کہ قادیانیت کے صفحہ ہستی سے مٹ جانے تک جدوجہد جاری رہے گی۔ اس طرح یہ عظیم الشان کانفرنس دعا کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچی۔

اڈہ نور پور نہر ضلع قصور میں تاریخی ختم نبوت کانفرنس

قصور۔ مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۹۳ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء اڈہ نور پور نہر ضلع قصور جامع مسجد اہلسنت میں سالانہ ختم نبوۃ کانفرنس منعقد ہوئی۔ سردار محمد اکبر ڈوگر نے جلسہ کی صدارت کی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض کانفرنس کے منتظم ربانی اللہ دتا مجاہد قصوری نے انجام دیئے۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس کے مبلغ اور سیکریٹری لاہور ڈویژن حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ختم نبوت کی اہمیت بیان کی اور پرزور انداز میں قادیانیت کے خلاف دلائل پیش کئے۔ عالمی مجلس کے رہنما مجاہد اسلام فاتح قادیانیت مولانا اللہ وسایا نے کانفرنس میں طویل خطاب فرمایا اور حیات مسیحؑ، رفع و نزول مسیحؑ، ختم نبوت، صدق و کذب مرزا جیسے اہم موضوعات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور ہر اعتبار سے حاضرین کی تشفی و اطمینان کرایا۔ واضح رہے کہ اڈہ نور پور نہر پر قادیانی جاگیردار ایک بڑی مارکیٹ کے مالک ہیں اور آس پاس کے دیہات میں ان کی وسیع جائیدادیں موجود ہیں۔ قادیانی علاقہ میں زمینداری اور بعض دوسری وجوہات سے علاقہ میں اثر رکھتے ہیں۔ انتخابات اور دوسرے مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں اور سیاسی کارکنوں اور انتخابی امیدواروں کو ووٹ اور نوٹ کی سپورٹ بہم پہنچا کر اپنا زیر بار احسان رکھتے ہیں۔ یہی عوامل تھے جن کی بناء پر مرزائیوں نے اندرون خانہ سازشیں کرکے گزشتہ سال ختم نبوت کانفرنس رکوادی تھی اور وہ اس مرتبہ بھی اسے رکوانے کے لئے پورا زور لگا چکے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجاہد ختم نبوت اللہ دتا مجاہد کے عزم صمیم کی لاج رکھ لی، اس کی دعاؤں کو قبول فرمالیا اور علاقہ کی ایک معتبر شخصیت حاجی سردار محمد اکبر ڈوگر کے دل میں عشق رسولؐ کی جوت جگادی۔ موصوف نے سارے اہل اقتدار اور صاحبان اثر و رسوخ کی مخالفت کے باوجود علانیہ کہہ دیا کہ یہ کانفرنس ہر حال میں منعقد ہوگی اور جو کوئی اس کی راہ میں رکاوٹ ڈالے گا میں اس سے نمٹ لوں گا چنانچہ انہوں نے اپنی صدارت میں یہ شاندار اور بھرپور کانفرنس منعقد کراکے اپنے قول کی سچائی اور مضبوطی ثابت کردی۔ اللہ دتا مجاہد اور اصغر علی الیکٹریشن اور مجلس کے دیگر کارکنوں نے سردار محمد اکبر ڈوگر کو اس تعاون پر زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے اور ان کے لئے استقامت کی دعا کی ہے۔ مجلس تحفظ ختم

نبوت قصور نے ساری ڈوگر برادری کا بالخصوص سردار محمد اکبر اور سردار منشا ڈوگر صاحبان کا شکریہ ادا کیا ہے۔ نیز جامع مسجد اہلسنت کے خطیب مولانا محمد یاسین کے تعاون کا اور نور پور کے تمام اہل اسلام کا شکریہ ادا کیا ہے۔

کانفرنس سے مولانا محمد رشید اصغر اور مولانا محمود احمد علوی نے بھی خطاب فرمایا اور اپنی تقاریر میں علاقہ کے تمام مسلمانوں سے متحد ہو کر قادیانیت کا مقابلہ کرنے پر زور دیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ ملیر توسیعی کالونی کا اجلاس

رپورٹ: محمد ریاض' ناظم دفتر

زونل عہدیداران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ ملیر توسیعی کالونی کا ایک اجلاس بروز پیر مورخہ ۹۳-۸-۲۲ زیر صدارت جناب طیب صاحب بمقام زونل آفس ملیر اپارٹمنٹ بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران نے شرکت کی۔ جناب عزیز الرحمٰن صاحب' جنرل سیکریٹری۔ جناب خورشید عباسی صاحب' جوائنٹ سیکریٹری۔ جناب محمد رضوان انصاری صاحب' ناظم نشر و اشاعت۔ جناب نواب احمد انصاری صاحب' نشر و اشاعت۔ جناب محمد ریاض خان صاحب' خازن و آفس سیکریٹری۔ جناب ریحان احمد صدیقی صاحب' معاون آفس سیکریٹری۔ مذکورہ منعقدہ اجلاس میں طے شدہ ایجنڈا کے نکات زیر بحث لائے گئے اور ان کی روشنی میں مندرجہ ذیل فیصلے کیے گئے۔

1 علاقہ (ماڈل کالونی) کے قادیانیوں سے متعلق ایک مکمل اور عام فہم فہرست کی تیاری کے لئے جناب خورشید عباسی صاحب اور جناب نواب احمد انصاری' جناب قاضی شمس الحق صاحب اور قاری صدیق صاحب کو یاددہانی کرائیں گے تاکہ آئندہ اجلاس میں متذکرہ فہرست کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

2 قادیانیوں کی طرف سے کھلے عام لاؤڈ اسپیکر پر تبلیغ کے سلسلہ کو بند کرانے کی قانونی چارہ جوئی کے لئے جناب طیب صاحب اور جناب نواب احمد انصاری صاحب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی سے مشورہ کریں گے تاکہ حتمی لائحہ عمل طے کرلیا جائے۔

3 "تحفہ قادیانیت" کی باقاعدہ تعلیمی سرگرمی کے آغاز کے سلسلہ میں فیصلہ کیا گیا کہ علاقہ کی جامع حنفیہ مسجد میں تعلیم کا اہتمام مولانا سالک ربانی صاحب کے مشورہ سے کیا جائے' جس میں اس امر کا خصوصی طور پر خیال رکھا جائے کہ مسجد میں تبلیغی ساتھیوں کی جانب سے پہلے جاری تعلیم کا کام متاثر نہ ہونے پائے۔ تاہم زونل آفس ملیر میں "تحفہ قادیانیت" باقاعدہ روزانہ تعلیمی نشست کے لئے بعد نماز عصر کا فیصلہ کیا گیا۔

4 ماڈل کالونی میں تحفظ ختم نبوت کا دفتر کھولنے کے سلسلہ میں جناب طیب صاحب اور جناب خورشید عباسی صاحب' آپس میں مشورہ کرکے آئندہ اجلاس میں اس کی قابل عمل شکل طے کرنے کے لئے پیش کریں گے۔

5 قادیانیوں سے متعلق کوچنگ سینٹرز' شفا خانوں و دیگر اداروں کے متعلق یہ طے کیا گیا کہ ان کی ایک مکمل فہرست تیار کی جائے۔ اس کی صورت یہ طے کی گئی کہ ہم (ارکان) میں سے ہر شخص اپنے ذرائع سے معلومات اکٹھی کرے اور اگلی نشست میں یہ اکٹھی شدہ معلومات مہیا کرے تاکہ کوئی واضح لائحہ عمل طے کیا جاسکے۔

6 دفتر ھذا کے لئے ایک اخبار "روزنامہ جسارت" کے خریدنے کی منظوری بھی دی گئی۔

7 ا۔ تواضع و دعوت کے سلسلے میں یہ طے کیا گیا کہ احباب آپس میں مل کر مشورہ سے یہ طے کریں گے' جس کی ایک شکل یہ بھی ہو سکتی ہے کہ کسی ساتھی کے گھر پر نشست کی صورت میں اگر مذکورہ ساتھی چاہے تو اکرام کے طور پر تواضع و دعوت کا اہتمام کر سکتا ہے۔

ب۔ روزمرہ دفتری اخراجات' مہمانوں کی خاطر مدارات (اکرام) وغیرہ کے اخراجات کے سلسلہ میں احباب کی جانب سے ماہانہ بنیاد پر دی گئی رقوم استعمال کی جائیں گی' جس کا باقاعدہ اور مکمل ریکارڈ دفتر میں ہروقت موجود رہے گا۔

پ۔ بڑے خرچ کی صورت' اجلاس میں طے کی جائے گی۔

8 قادیانیوں کی بند کمرے میں تبلیغ کے سلسلہ کے خلاف کارروائی' قانون کی مکمل آگاہی حاصل ہونے کے بعد' آئندہ اجلاس میں لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔

معزز صدر نے اجلاس کی کارروائی کے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور اجلاس ختم کرنے کا اعلان کیا۔ اس طرح منعقدہ اجلاس رات گیارہ بجے اختتام پذیر ہوا۔

تحریکِ ختمِ نبوت 1974

ترتیب و تدوین

مولانا اللہ وسایا

تحریک ختم نبوت 1954ء تا 1974ء' قادیانی احتساب کی سرگزشت ○ مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام اور مسلم لیگی حکومت کا عتاب ○ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا سہروردی کے نام خط ○ ظفر اللہ خاں قادیانی کی بی بی لیڈی وسن کے پرانے شوہر کی دلچسپ داستان ○ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بزرگوں کو بشارتیں ○ قادیانیوں کا خلیفہ ربوہ کے مظالم کے خلاف احتجاج اور بغاوت ○ قادیان میں ختم نبوت کانفرنس ○ مسیح موعود بننے کا پاکستانی امیدوار ○ اسلامی ممالک میں قادیانیوں کا داخلہ بند ○ اسمبلی میں مولانا غلام غوث ہزاروی کے دلچسپ سوالات ○ سکندر مرزا ایک قومی غدار ○ "ایک غلطی کا ازالہ" کی ضبطی ○ محاذ قادیان پر کام کرنے والے مجاہد علماء کرام ○ اقبال اور قادیانیت ○ پنجاب یونیورسٹی اور قادیانیت ○ قادیانی جماعت کا بجٹ ○ فرقان فورس کیا بلا ہے؟ ○ خلیفہ ربوہ کی مشکوک سرگرمیاں ○ قادیانیوں کی اشتعال انگیزیاں ○ اسرائیل میں مرزائی مشن ○ ربوہ کا سالانہ میلہ ○ ہفت روزہ "چٹان" کی ضبطی ○ مولانا عبید اللہ انور کی گرفتاری ○ بھٹو اور مرزا ناصر ○ فوج کا ہیڈ کوارٹر۔ ربوہ۔ ○؟ تبلیغ اسلام کے لیے قادیانیوں کا تقرر ○ ایم ایم احمد قادیانی قائم مقام صدر پاکستان ○ چینی سفیر ربوہ میں ○ مرزائی لندن پلان ○ مرزائی گھوڑے ○ رفیق باجوہ پر قاتلانہ حملہ ○ سانحہ سقوط مشرقی پاکستان اور قادیانی ○ محکمہ تعلیم اور قادیانی ○ قادیانی خلیفہ کو پاکستان ایئر فورس کی سلامی ○ بھٹو کے خلاف مرزائی سازشیں ○ ضلع ژوب میں قادیانیوں کا داخلہ بند ○ مولانا شمس الدین کی شہادت ○ ربوہ' علاقہ غیر ○ مرزائی سلطنت کے خواب ○ پاک فوج میں قادیانی سازشیں ○ براڈ کاسٹنگ ان دی ربوہ ○ ربوہ' سازشوں کا مرکز ○ اسمبلی میں چوہدری ظہور الٰہی کا خطاب ○ صدر پاکستان اور قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد ○ رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد ○ "پاکستان قائم نہیں رہے گا" مرزا ناصر احمد کا حکم ○ سانحہ ربوہ 1974ء ○ قادیانی غنڈوں کا مسلمان طلبہ پر وحشیانہ ظلم و ستم ○ حنیف رامے کی بدترین مرزائیت نوازی ○ قادیانی حوروں کی حقیقت ○ قادیانی جنت دوزخ ○ مرزا ناصر کے اندرون خانہ راز دار کا قتل ○ کوثر نیازی ربوہ میں ○ لیبیا کا ایٹمی پلانٹ اور قادیانی ○ شیزان' قادیانیوں کی فیکٹری ○ ملک قاسم' مجید نظامی' آغا شورش کاشمیری کے عدالت میں باطل شکن بیانات ○ مرزا ناصر احمد عدالت کے کٹہرے میں ○ خلیفہ ربوہ کی لاہوری گروپ سے لاتعلقی ○ سانحہ ربوہ کے سلسلہ میں جسٹس صمدانی ٹربیونل کی لمحہ بہ لمحہ کارروائی' پہلی بار منظر عام پر

○ کمپیوٹر کتابت ○ عمدہ کاغذ ○ اعلیٰ طباعت ○ چار رنگا خوبصورت ٹائٹل ○ بہترین جلد ○ صفحات 1224 ○ قیمت 200 روپے

○ جماعتی کارکنوں کے لیے قیمت صرف 120 روپے ○ قیمت کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے ○ وی پی ہرگز نہ ہوگی۔

ایک ایسی تاریخی دستاویز جس کا مدتوں انتظار تھا
پڑھیے اور تحفظ ختم نبوت کے لیے آگے بڑھیے

ملنے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ' ملتان۔ فون: 40978

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عبدالرؤف الازہری اور مولانا فقیر اللہ اختر کا تبلیغی دورہ گوجرانوالہ ڈویژن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مولانا عبدالرؤف الازہری اور مولانا فقیر اللہ اختر نے گوجرانوالہ ڈویژن کا تبلیغی دورہ کیا۔ ان دو رہنماؤں نے حافظ آباد کی جامع مسجد قدیم تکے والی' مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ' مرکزی جامع مسجد شیرانوالہ سے نکالے گئے احتجاجی جلوس میں کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے شرکت کی۔ اس کے علاوہ ہیجن کسانہ کی مرکزی جامع مسجد ڈوگر تھال کھاریاں جہاں پر بدبخت شریف چیمہ ایس پی گجرات نے ۱۹۷۴ء کی تاریخ میں دو مسلمانوں کو شہید کیا گجرات میں چوہدری محمد خلیل" کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ وہاں سے مرکزی جامع مسجد سمبڑیال اس کے بعد نظام آباد وزیر آباد وہاں سے فراغت کے بعد مولانا عبدالرؤف الازہری جامعہ عثمانیہ پونڈانوالہ "گوجرانوالہ اور مولانا فقیر اللہ اختر نے گجرات کی جامع مسجد محلہ حیات النبیؐ میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ مبلغین ختم نبوت کے بیان میں عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت' حیات عیسیٰ علیہ السلام' کذب مرزا غلام احمد' قادیانی مصنوعات شیزان کا بائیکاٹ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارہائے نمایاں سے مسلمانان گوجرانوالہ ڈویژن کو روشناس کرایا۔ مولانا عبدالرؤف الازہری مبلغ اسلام آباد نے فرمایا کہ قادیانیت کا تعاقب پوری دنیا میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کررہی ہے۔ انشاء اللہ العزیز قادیانیت کے تابوت میں آخری کیل ٹھوک کر دم لیں گے۔ ربوہ اور قادیان کی بربادی اور قادیانیت کا خاتمہ ہو کر رہے گا۔ ان اجتماعات میں مولانا فقیر اللہ اختر نے مسئلہ ختم نبوت' جہاد اور ۱۹۵۳ء میں مسلمانوں کی قربانیاں بیان کرکے اپیل کی کہ آپ ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں تاکہ تلاش کے باوجود دنیا بھر میں کوئی قادیانی نظر نہ آئے۔ آخر میں دونوں مبلغین نے مسجد وہاب اور مسجد عثمانیہ ڈسکہ میں ختم نبوت کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس کے بعد مولانا عبدالرؤف الازہری اسلام آباد اور مولانا فقیر اللہ اختر عازم سیالکوٹ ہوئے۔

مولانا منظور احمد الحسینی کی لندن میں تین قادیانیوں سے مناظرے سمیت ماہ نومبر کی مصروفیات

لندن۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کے مبلغ مولانا منظور احمد الحسینی نے ماہ نومبر کے تمام جمعہ سینٹرل مسجد گلاسکو میں پڑھائے جس میں تقریباً" ایک ہزار نمازی جمعہ ادا کرتے ہیں۔ حضرت مولانا مفتی مقبول احمد صاحب مدظلہ خطیب جامع مسجد گلاسکو پاکستان کے سفر پر تشریف لے گئے تو یہ ذمہ داری مولانا موصوف پر ڈالی۔ عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت' قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق' حیات مسیح علیہ السلام' کذب مرزا قادیانی اور دوسرے موضوعات پر خطابات ہوئے جس سے بحمد تعالیٰ سامعین پر اچھے اثرات مرتب ہوئے۔ ۲ نومبر کو لندن میں ایک قادیانی نوجوان سے قادیانیت کے مسئلے پر گفتگو ہوئی اور قادیانی کتابوں سے اسے سمجھایا' خاطر خواہ فائدہ ہوا۔ ۲۸ نومبر کو ووکنگ شام سوا چھ بجے سے رات پونے دس بجے تک تین قادیانیوں سے مناظرہ ہوا جس میں الحمدللہ تینوں کو شکست فاش ہوئی۔ ۲۶ تا ۲۷ نومبر کو برمنگھم کا دورہ کیا' اس دورے میں مختلف مقامات پر مولانا نے خطاب کیا اور دوستوں سے ملاقاتیں کیں۔ اسی دوران ماہ نومبر میں دو مرتبہ ویمبلڈن مسجد لندن میں درس قرآن پاک بھی دیا۔

قادیانیوں کے لئے ملازمتوں کا کوٹہ مقرر کیا جائے

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیراعظم پاکستان اور چیف آف آرمی اسٹاف سے مطالبہ کیا ہے کہ مملکت خداداد پاکستان کے تحفظ کے پیش نظر اسلام و ملک دشمن اور اسرائیل و بھارت کے ایجنٹ امریکہ کے جاسوس تمام قادیانی غیر مسلموں کو مسلح افواج اور تمام سرکاری کلیدی عہدوں سے علیحدہ کیا جائے اور ان کی آبادی کے تناسب سے کوٹہ مقرر کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ سے قادیانیوں کی تخریبی کارروائیاں بہت بڑھ گئی ہیں اور بیرون ملک پاکستان کے خلاف من گھڑت بے بنیاد پروپیگنڈہ کرکے ملک کو بدنام کررہے ہیں۔ جس کے پیش نظر ضروری ہے کہ مسلح افواج میں ان منکرین جہاد قادیانیوں کی بھرتی بند کردی جائے اور ۲۲۸ قادیانی افسروں کی ترقی روک دی جائے۔ ان کے لئے غیر مسلموں کی طرح الگ میس بنائے جائیں۔ اس کے علاوہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی جاسوسی کرنے کے پیش نظر قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام عرف سام غیر مسلم مرتد کا داخلہ پاکستان کے تمام حساس اداروں میں بند کیا جائے اور آئین و قانون کے تحت خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہ کرنے پر قادیانیوں کی شہریت منسوخ کرکے ملک بدر کردیا جائے۔ امریکہ میں یہودیوں کی طرف سے معیشت پر قبضہ کرنے کے پیش نظر پاکستان میں یہودی نما قادیانیوں کی تجارت و صنعت پر اجارہ داری ختم کردی جائے اور مجمی اسرائیل ربوہ کو الگ اسٹیٹ کے طور پر خاتمہ کیا جائے۔ قادیانی ڈی ایس پی حمید اللہ قریشی کو برطرف کیا جائے۔

ربوہ کے مسلمانوں کو سوئی گیس فراہم کی جائے

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے صدر پاکستان' وزیراعظم پاکستان اور وفاقی وزارت قدرتی وسائل سے مطالبہ کیا ہے کہ مسلم کالونی ربوہ میں مسلمان آبادی کو سوئی گیس فراہم نہ کرنے کی تحقیقات کرائی جائے اور سابق سیکریٹری قدرتی وسائل قادیانی غیر مسلم کنور ادریس کی طرف سے ربوہ کے

باقی ص ۲۶ پر

چوہدری محمد خلیل مرحوم' ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کی وفات پر تعزیتی بیان

چوہدری محمد خلیل مرحوم کی وفات پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ ڈویژن کے رہنماؤں مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ محمد ثاقب' چوہدری غلام نبی امرتسری' حافظ محمد یوسف عثمانی' مولانا حکیم عبدالرحمن آزاد کے علاوہ مولانا عبدالرؤف الازہری مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد نے مرحوم کی دینی' ملی اور خصوصاً" ختم نبوت کے مسئلہ کی خاطر خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ واضح رہے کہ گجرات میں چوہدری محمد خلیل مرحوم کی نماز جنازہ میں مولانا عبدالرؤف الازہری مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد مولانا فقیر اللہ اختر مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ اور حافظ محمد ثاقب ناظم اعلیٰ گوجرانوالہ نے شرکت کرکے جماعت کی نمائندگی کی۔

فتنۂ قادیانیت اور سپریم کورٹ

سلسلہ وار

* قادیانیت ایک بے بنیاد مذہب ہے
* کسی مذہب نے دوسرے مذہب کی اصطلاحات کو نہیں اپنایا

قادیانی اسلامی اصطلاحات 'اسلامی شعائر استعمال نہیں کرسکتے

سپریم کورٹ آف پاکستان کا تاریخ ساز فیصلہ

ترجمہ مجاہد لاہوری

(ii) بنیادی حقوق کے مذکورہ مقدمہ زیر عنوان

Commonwealth Vs. Plainted (1889) 148 Mass. 375

میں مساچوسٹس کی سپریم کورٹ نے ایسے معاملہ میں مسترد کردیا تھا جس میں گلیوں کو مذہبی اجتماعات کیلئے استعمال کرنے یا ڈرم بجانے پر قانونا" پابندی تھی 'حالانکہ وہ بعض تنظیموں مثلاً نجات فوج کی مذہبی رسم کا ایک حصہ ہوتا ہے۔

(iii) جہاں کوئی قانون کسی شخص سے یہ تقاضا کرے کہ وہ بیمار بچہ کو طبی علاج بہم پہنچائے خواہ وہ والدین کے مذہبی عقائد سے مطابقت نہ رکھتا ہو تب بھی اس پر عمل کرنا ہوگا۔

(iv) مذہبی آزادی کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ سلوک میں مطلق مساوات برتی جائے ' حقیقتاً "چرچ آف انگلینڈ کی خصوصی حیثیت کا خیال رکھنا لازمی ہوگا" (دیکھئے

United Kingdom by G.W Keeton and D. lloyd. P. 67,68)

۵۲- مذکورہ بالا موقف سے 'جو کہ تمام بالا ملکوں میں عام پایا جاتا ہے' یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مذہبی آزادی کو امن و امان یا امن عامہ اور سلامتی میں مداخلت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ یہ موقف اس اصول پر مبنی ہے کہ ریاست کسی کو اپنے حقوق سے استفادہ کرتے وقت دوسروں کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی یا سلب کرنے کی اجازت نہیں دے گی 'اور یہ کہ کسی کو اس امر کی چھٹی نہیں دی جاسکتی کہ کسی دوسرے طبقہ کے مذہب کی توہین کرے 'نقصان پہنچائے یا بے حرمتی کرے یا ان کے مذہبی احساسات کو مشتعل کرے 'یہاں تک کہ امن و امان کا مسئلہ پیدا ہوجائے۔ اسلئے جب کبھی اور جہاں کہیں ریاست یہ باور کرنے کی وجوہ رکھتی ہو کہ امن و امان خراب ہوجائے گا یا دوسروں کے مذہبی جذبات مجروح ہونگے 'جس سے امن و امان کا مسئلہ پیدا ہوسکتا ہے تو وہ مجاز ہے کہ ایسے کم سے کم انسدادی اقدامات بروئے کار لائے جو قیام امن و امان کیلئے ضروری ہوں۔

۵۳- مسلمانوں کا خیال ہے کہ انگریزی راج کے دوران مسلم معاشرہ میں احمدیہ جماعت کی تخلیق اس کی نظریاتی سرحدوں پر ایک سنگین اور منظم حملہ ہے 'وہ اس تنظیم کو اپنی سلامتی و یک جہتی کے لئے ایک مستقل خطرہ سمجھتے ہیں کیونکہ مسلم معاشرہ کی سماجی و سیاسی تنظیم کی بنیاد اس کے مذہب پر ہے 'ایسی صورتحال میں احمدیوں کی طرف سے مذکورہ بالا القابات و اصطلاحات کا ایسے طریقہ سے استعمال جسے مسلمان اپنی مقدس ہستیوں کی توہین اور بے حرمتی پر محمول کرتے ہیں 'وہ امت کے اتحاد و یک جہتی اور قومی امن و سلامتی کیلئے خطرہ ہے جو امن و امان کی صورتحال کا سبب بھی بن سکتا ہے جیسا کہ ماضی میں بارہا ہوچکا ہے۔

احمدیت اقبال کی نظر میں

۵۴- احمدیت کے بارے میں علامہ اقبال لکھتے ہیں:- "میں قادیانی تحریک کے بارے میں اس وقت شکوک و شبہات کا شکار ہوگیا جب نئی نبوت کا دعویٰ جو بانی اسلام کی نبوت سے بھی بڑھ کر ہے 'قطعی طور پر پیش کیا گیا اور مسلم دنیا کو "کافر" قرار دیا گیا۔ بعد ازاں میرا شک اس وقت عملی بغاوت میں بدل گیا جب میں نے خود اپنے کانوں سے تحریک کے ایک پیروکار کو پیغمبر اسلام کا ذکر توہین آمیز لہجے میں کرتے سنا۔ (دیکھئے

Thoughts and Reflection of Iqbal 1973 Edition. P__ 297)

۵۵- امر واقعہ یہ ہے کہ احمدیوں نے باطنی طور پر اپنے بارے میں حقیقی مسلمان برادری ہونے کا اعلان کر رکھا ہے 'انہوں نے خود کو اصل امت مسلمہ سے اس بنا پر الگ کرلیا ہے اور مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں کہ مسلمان مرزا غلام احمد قادیانی 'بانی جماعت احمدیہ کو پیغمبر اور مسیح موعود کیوں نہیں مانتے۔ یہ عقیدہ خود مرزا صاحب کی ہدایات کے تحت اپنایا گیا ہے جو یہ دعویٰ کرتا تھا کہ:-

(الف) ہر مسلمان میری کتابوں کو اچھا سمجھتا 'ان سے استفادہ کرتا اور انہیں مانتا ہے ماسوائے ان کے جو کسبیوں اور طوائفوں کی اولاد ہیں اور جن کے دلوں پر مہر لگادی گئی ہے (آئینہ کمالات صفحہ نمبر ۵۴۷-۵۴۸) ایک "نبی" نے جو زبان استعمال کی ہے اور مخاطبوں پر اس کا جو اثر ہوسکتا ہے وہ قابل غور ہے۔

(ب) ایسی مغلظات بے ہودہ زبان کے استعمال کی اور بھی بہت سی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں '

لیکن ہم صرف ایک اور مثال دینے پر اکتفا کرتے ہیں "میرے دشمن خنزیر ہو اور ان کی بیویاں کتیاؤں سے بدتر ہیں" (نجم الہدیٰ از غلام احمد صفحہ نمبر ۱۰)

(ج) مرزا غلام احمد کے حوالے سے اس کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیرالدین محمود نے (جو کہ اس کا بیٹا بھی ہے) بحوالہ "الفضل" مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء طلباء سے خطاب کرتے ہوئے مسلمانوں کی مرکزی جماعت کے ساتھ علاقہ و رشتہ کے بارے میں انہیں اس طرح نصیحت کی کہ:-

"مرزا غلام احمد صاحب کے زمانہ سے یہ بحث چلی آ رہی ہے کہ آیا احمدیوں کے لئے دینیات کی تعلیم کے مستقل مراکز ہونے چاہئیں یا نہیں۔ ایک نقطۂ نظر اس کے خلاف تھا۔ ان کی دلیل یہ تھی کہ احمدیوں اور مسلمانوں کے مابین چند اختلافات حضرت صاحب نے دور کر دیئے تھے اور انہوں نے صرف معقولات کی تعلیم دی ہے۔ جہاں تک دوسرے علوم کا تعلق ہے ان کی تعلیم دوسرے اسکولوں میں حاصل کی جا سکتی ہے' دوسرا نقطۂ نظر اس کی حمایت میں تھا۔ پھر خود مرزا صاحب نے اس کی اس طرح وضاحت کی کہ یہ کہنا درست نہیں کہ مسلمانوں کے ساتھ احمدیوں کا اختلاف محض حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی موت اور بعض دوسرے مسائل پر ہے' ان کے مطابق یہ اختلافات وجود باری تعالیٰ' رسول اکرمؐ کی ذات' قرآن' نماز' روزہ' حج اور زکوٰۃ کے بارے میں بھی ہیں۔ پھر انہوں نے ہر ایک نکتہ کو تفصیل سے بیان کیا۔"

(د) "اللہ کی طرف سے مجھ پر وحی آئی ہے کہ "جو کوئی تیری پیروی نہیں کرتا' میرے ساتھ وفاداری کا عہد نہیں کرتا' بلکہ الٹا تیری مخالفت کرتا ہے' وہ اللہ کا باغی ہے اور اسے دوزخ کی آگ میں ڈالا جائے گا۔" (اشتہار معیار الاخیار منجانب مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ نمبر ۸)

(ہ) اپنے عقیدت مندوں سے خطاب کرتے ہوئے مرزا صاحب نے کہا:- "یاد رکھو اللہ نے مجھے مطلع کیا ہے کہ تمہیں ایسے لوگوں کی امامت میں نماز نہیں پڑھنی چاہئے جو تمہارا انکار کرتے ہیں۔ تم پر ایمان لاتے ہیں یا تمہیں مسترد کرتے ہیں بلکہ نماز کے وقت تمہارا امام تم میں سے ہونا چاہئے۔" (اربعین جلد نمبر ۳ صفحہ ۲۸' حاشیہ)

(و) "اب یہ واضح ہو گیا ہے اور میرے متعلق الہامات میں بارہا کہا جا چکا ہے کہ میں اللہ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ اسی کی طرف سے مبعوث کیا گیا ہوں' میں اللہ کا فرستادہ ہوں۔ "اس کی طرف سے آیا ہوں' اور جو کچھ میں کہتا ہوں تمہیں اس پر ایمان لانا ہو گا' ورنہ تم جہنم میں جاؤ گے۔" (انجام آتھم از مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۶۲)

(ز) "جو لوگ میرے مخالف ہیں' انہیں یہود و نصاریٰ اور کافروں کی فہرست میں شامل کر لیا گیا ہے۔" (نزول المسیح' قادیان ۱۹۰۹ء)

(ح) "جو کوئی مجھ پر ایمان نہیں رکھتا' وہ خدا اور رسول اکرمؐ پر ایمان نہیں رکھتا' کیونکہ میرے متعلق ان کی بشارت موجود ہے۔" (حقیقت الوحی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۶۳-۱۶۴)

(ط) کہا جاتا ہے کہ کسی نے مرزا صاحب سے جب یہ سوال کیا کہ ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنے میں کیا حرج ہے جو انہیں کافر نہیں سمجھتے' تو انہوں نے اپنے طویل جواب کے آخر میں کہا۔ "ایسے اماموں کی طرف سے ان لوگوں کی بابت طویل اشتہار شائع ہونا چاہئے جو مجھے کافر کہتے ہیں' تب میں انہیں مسلمان سمجھوں گا تاکہ تم ان کی امامت میں نماز پڑھ سکو۔" (بدر ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء جیسا کہ اسے مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اول ۳۰۷ پر نقل کیا گیا ہے)

(ی) "اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی ہے کہ جسے میرا پیغام ملا اور وہ مجھ پر ایمان نہیں لایا' وہ کافر ہے' (دیکھئے مرزا غلام احمد کا خط ڈاکٹر عبدالرحیم خاں پٹیالوی کے نام' حقیقت الوحی صفحہ ۱۶۳)

(ک) جو کوئی شرارتاً "اس بات کو دہرائے گا کہ آتھم کی موت کے بارے میں مرزا صاحب کی پیش گوئیاں غلط تھیں اور یہ کہ عیسائی مناظرہ جیت گئے اور دیانتداری و انصاف سے کام لیتے ہوئے میری فتح قبول کرنے کی بجائے الزام لگائے' اسے حرام کی اولاد ماننا کہ حلال کی اولاد کے طور پر مشہور ہونے کا شوقین سمجھا جائے گا۔ (دیکھئے انوار الاسلام از مرزا غلام احمد صفحہ ۳۰)

۵۶- اسی طرح کی دیگر تحریریں ذخیروں کی صورت میں موجود ہیں جو نہ صرف مرزا صاحب کے اپنے قلم سے ہیں بلکہ اس کے نام نہاد خلفاء اور پیروکاروں نے بھی لکھی ہیں جو کسی شک و شبہ کے بغیر ثابت کرتی ہیں کہ وہ مذہبی لحاظ سے اور معاشرتی طور پر مسلمانوں سے ایک الگ اور مختلف برادری ہیں۔

ظفر اللہ خاں کا قائد اعظم کے جنازہ میں شرکت سے انکار

۵۷- سر محمد ظفر اللہ خاں قادیانی نے پاکستان کا وزیر خارجہ ہوتے ہوئے بابائے قوم قائداعظم کی نماز جنازہ میں شامل ہونے اور انہیں آخری خراج عقیدت پیش کرنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ اسے غیر مسلم ریاست کا مسلمان وزیر خارجہ یا مسلم ریاست کا غیر مسلم وزیر خارجہ سمجھ لیا جائے۔ (روزنامہ زمیندار لاہور مورخہ ۸ فروری ۱۹۵۰ء)

۵۸- مرزا غلام احمد نے اپنے ماننے والوں کو غیر احمدیوں کے ساتھ اپنی بچیوں کے نکاح کرنے اور ان کے ساتھ نماز پڑھنے سے منع کر دیا تھا۔ اس کے بقول مسلمانوں کی بڑی جماعت کو زیادہ سے زیادہ نصاریٰ کی طرح سمجھا جا سکتا ہے۔

۵۹- مرزا بشیرالدین محمود' مرزا غلام احمد کے فرزند اور "خلیفہ ثانی" سے منسوب یہ بیان بھی قابل غور ہے۔ "یہ کہ ایک سفارتکار کی معرفت میں نے انگریز افسر سے درخواست کی کہ پارسیوں اور عیسائیوں کی طرح ہمارے جداگانہ حقوق کا تعین کیا جائے۔ افسر نے جواب دیا کہ وہ اقلیتیں ہیں جبکہ تم ایک مذہبی فرقہ ہو' اس پر میں نے کہا کہ پارسی اور عیسائی مذہبی برادریاں ہیں' اگر انہیں جداگانہ حقوق دیئے جا سکتے ہیں تو ہمیں کیوں نہیں۔" (روزنامہ "الفضل" قادیان ۱۳ نومبر ۱۹۴۶ء)

اسلام اور احمدیت میں بُعد

۶۰- پس یہ ظاہر ہے کہ خود احمدیوں کے نزدیک دونوں فرقے یعنی احمدی اور بڑی جماعت بیک وقت مسلمان نہیں ہو سکتے۔ اگر ایک فرقہ مسلمان ہے تو دوسرا لازماً اسلام سے خارج ہے۔ مزید برآں احمدیوں نے ہمیشہ یہ چاہا کہ انہیں جداگانہ وجود سمجھا جائے اور وہ دوسروں سے علیحدہ اور مختلف حیثیت رکھنے کا دعویٰ کرتے آئے ہیں۔ مسلمانوں کی بڑی جماعت نے بھی احمدیوں کے شانہ بشانہ کھڑا ہونا پسند نہیں کیا۔ جیسا کہ پہلے نقل کیا گیا احمدی علیحدہ اور جداگانہ حقوق کے ساتھ اقلیت شمار ہونے کو بھی تیار رہے۔ ایک مذہبی برادری کے طور پر وہ یا تو مسلمانوں کے مخالف ہیں اور ہمیشہ کوشاں رہے ہیں کہ مسلمانوں کے ساتھ خلط ملط نہ ہوں۔ یا حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے پوری امت مسلمہ کو کافر قرار دیا تاہم ایک اقلیت ہونے کی بنا پر وہ اپنی مرضی مسلط نہیں کر سکے۔ دوسری طرف مسلمانوں کی بڑی جماعت نے جو مرزائیوں کے مذہب کے خلاف اس کے آغاز سے مہم چلا رہی تھی ستمبر ۱۹۷۴ء میں ایک فیصلہ کیا اور انہیں آئین کے تحت غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ یہ کوئی اچانک اور نیا غیر مطلوب فیصلہ نہیں تھا بلکہ ان کی خواہش کے مطابق اقدام تھا۔ صرف کیفیت بدل گئی تھی اسلئے' احمدی قانون اور دستور کی رو سے غیر مسلم ہیں اور ان کی پسند کے مطابق مسلمانوں کے برعکس اقلیت ہیں۔ نتیجتاً "انہیں ایسے القابات و اصطلاحات اور شعائر اسلامی کو استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں جو مسلمانوں کیلئے مخصوص ہیں اور انہیں بجا طور پر ان کے استعمال سے روکا گیا ہے۔

۶۱- جیسا کہ اوپر دکھایا گیا' پاکستان کے دستور میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے بلاشبہ وہ ایک غیر اہم اقلیت ہیں اور مسلمانوں نے ان کے عقائد کی بنا پر انہیں ملحد سمجھتے ہوئے غیر مسلم قرار دیا ہے۔ جو کچھ اوپر کہا گیا' اس سے قطع نظر' عدالتوں نے اکثریت سے اختلاف کرنے والوں کو نکال باہر کرنے کا اختیار' مذہب یا مذہبی فرقہ کی اکثریت کے حق میں تسلیم کیا ہے اور بھارت کی سپریم کورٹ نے ایسی کارروائی کو روکنے والے قانون کو دستور کے منافی قرار دیا تھا۔ اس سلسلے میں سید طاہر سیف الدین بنام ریاست بمبئی وغیرہ (اے آئی آر ۱۹۶۲ء ایس سی ۸۵۳) کا حوالہ دیا جا سکتا ہے جس کے پیرا نمبر ۴۰ میں یہ بھی قرار دیا گیا تھا "یہ چیز صاف نظر آ رہی ہے کہ جہاں کسی کو دین سے خارج کرنے کی بنیاد مذہبی وجوہات پر ہو۔ وہاں کٹر مذہبی عقیدہ یا نظریہ میں ایسی لغزش مذہبی قانون کے تحت (جو مذہبی قانون کے تحت الحاد' عقیدہ سے انحراف یا فرقہ بندی کی طرح ہو) یا کسی معمول کو ترک کرنا جسے داؤدی بوہرہ فرقے والے اپنے مذہب کا لازمی جزو سمجھتے ہوں' کسی کو مذہب سے خارج کرنے کی بابت اس کے سوا کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ مذہب کی قوت کو برقرار رکھنے کیلئے مذہب کا لازمی جزو ہوتا ہے۔ اس سے لازماً" یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مذہبی وجوہات پر کسی کو مذہب سے خارج کرنے کے اختیار کا استعمال مذہبی معاملہ میں سربراہ کے ذریعے اس مذہبی انتظامیہ کا ایک حصہ بن جاتا ہے۔ متنازعہ ایکٹ کے ذریعے یہ کارروائی کی گئی ہے اور برادری کے سربراہ کی حیثیت سے "داعی" کا یہ اختیار چھین لیا ہے کہ وہ مذہبی اسباب کی بنا پر بھی کسی کو اپنے مذہب سے خارج نہیں کر سکتا۔ پس یہ واضح طور پر داؤدی بوہرہ برادری کے اس حق میں مداخلت کرتا ہے جو اسے دستور کے آرٹیکل ۲۶ کی شق (ب) کے تحت حاصل ہے۔"

پیرواحتیہ یہ کہ کسی برادری سے اس کے کسی رکن کا اخراج بلاشبہ اس کے بہت سے شہری حقوق پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس مخصوص مذہبی گروہ کے قبضہ میں بہت سی جائیداد و املاک ہیں اور انہیں خارج کرنے کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ برادری سے خارج کیا گیا شخص ایسی جائیداد کے حقوق ملکیت سے محروم ہو جائے گا۔ شاید ایسا سوچنا کسی کو اچھا نہ لگے کہ کمیونٹی کے سربراہ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اس طریقہ سے کسی رکن کے شہری حقوق چھین لے۔ تاہم آرٹیکل ۲۶ (ب) کے تحت دیا گیا حق شہری حقوق کی حفاظت کے تابع نہیں ہے" آرٹیکل ۲۶ میں لگائی گئی صریح پابندی یہ ہے کہ یہ حق آرٹیکل کی متعدد شقوں کی رو سے قانون عامہ اخلاق اور صحت کے تابع رہتے ہوئے قائم رہے گا۔ عدالت هذا نے 1958SCMR.895 (اے آئی آر 1958 ایس سی 255) میں قرار دیا تھا کہ آرٹیکل 26 (ب) کے تحت دیا گیا حق آرٹیکل 25 کی شق 2 کے بھی تابع ہے۔

۶۲۔ حتیٰ کہ پریوی کونسل نے بھی حسین علی و دیگران بنام منصور علی و دیگران (اے آئی آر 1948 پی سی 66) میں کسی مذہب کے بڑے حصہ کا ایسا ہی اختیار تسلیم کیا ہے' مذکورہ بالا فیصلہ کے پیرا نمبر 53 میں ججوں نے جو رائے ظاہر کی ہے اسے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔" اگلا سوال یہ ہے کیا داعی مطلق کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی کو مرتد قرار دے کر اپنے فرقہ میں سے خارج کر دے۔ بلاشبہ محمدؐ اور اماموں نے ایسا کیا تھا۔ ایسے اختیار کے استعمال کی وجوہات اور اس کے اثرات پر بعد میں غور کیا جائے گا۔ سردست اتنا کہنا ضروری ہے کہ اس برادری میں وقتاً" فوقتاً" داعی کی طرف سے اس اختیار کے استعمال کی مثالیں موجود ہیں۔"

۶۳۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا' احمدیوں نے بھی اپنی مرضی سے ہمیشہ یہ چاہا کہ مذہبی اور معاشرتی لحاظ سے ان کی جداگانہ حیثیت ہو' عام حالات میں انہیں اپنے مقصد کے حاصل ہونے پر خوشی کا اظہار کرنا چاہئے تھا خصوصاً" جب خود آئین نے ان کے لئے اس کی ضمانت دی' ان کی مایوسی کا سبب یہ ہے کہ وہ باقی ماندہ مسلمانوں کو کافر قرار دے کر دائرہ اسلام سے خارج کرنا اور اسلام کا [illegible] اپنے ساتھ لگائے رکھنا چاہتے تھے۔ پس انہیں شکوہ ہے کہ انہیں ملت اسلامیہ سے غیر منصفانہ طور پر خارج کیا گیا اور غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ ان کی برہمی اور آزردگی کی وجہ یہ تحقی ہے کہ اب وہ اسلام سے بے خبر اور غیر مسلموں کو اپنے مذہب میں شامل کرنے کی اسکیم پر کامیابی سے عمل نہیں کر سکتے۔ شاید یہی وجہ ہو کہ وہ اسلامی القابات و اصطلاحات کو غصب کرنا چاہتے ہیں' کلمہ کا اظہار کرتے اور اذان دے کر خود کو مسلمان ظاہر کرنا چاہتے ہیں اور اسلام کے پردہ میں قادیانیت کی تبلیغ و اشاعت کرنے کے خواہش مند ہیں' ایسا لگتا ہے کہ غیر مسلم کا لیبل ان کے عزائم کی راہ میں رکاوٹ بن گیا ہے۔

۶۴۔ احمدیوں کی اس خواہش نے کہ مسلمانوں کی جملہ قابل احترام شعائر پر کسی نہ کسی طرح قبضہ کر لیا جائے' اس لئے جنم لیا کہ وہ اپنے مذہب کو مشکوک انداز اور پیغام کی صورت میں اسلام کے طور پر پھیلانا چاہتے تھے اس مقصد کیلئے ان کی طرف سے امتناع قادیانیت آرڈیننس کی مخالفت و مزاحمت بالکل قابل فہم بات ہے' بہرحال آئین بھی ان کے راستہ میں حائل ہے کیونکہ آرڈیننس تو محض دستور کے منشاء اور مقصد کو پورا کرتا ہے۔ اندریں حالات کسی قادیانی کے بارے میں پہلے اس کے عقیدہ کی علامت کے بغیر' یہ دعویٰ کرنا' اسے غور و خوض کیلئے پیش کرنا' ظاہر کرنا یا قرار دینا کہ وہ مسلمان ہے نہ صرف آرڈیننس کی صریح خلاف ورزی ہے بلکہ دستور کے بھی منافی ہے اس طرح کے واقعات ماضی میں رونما ہو چکے ہیں اور آئندہ بھی ہو سکتے ہیں اور وہ ماضی کی طرح امن و امان کی سنگین صورتحال پیدا کرنے کا موجب بن سکتے ہیں۔

۶۵۔ یہ دلیل کہ متنازعہ آرڈیننس مبہم اور غیر منصفانہ حد تک سخت ہے' خود اپیل کنندگان نے اس کی تائید نہیں کی۔ یہاں برمحل حوالہ کیلئے تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸۔سی کو ایک بار پھر نقل کر دینا "کار آمد" ہو گا جو کہ اس طرح ہے:۔ "۲۹۸۔سی' قادیانی جماعت کے افراد کا خود کو مسلمان کہنا یا اپنے عقیدہ کی تبلیغ و اشاعت کرنا۔

قادیانی یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو بلاواسطہ یا بالواسطہ طور پر خود کو مسلمان ظاہر کرے' یا اپنے عقیدہ کا بطور اسلام حوالہ دے یا موسوم کرے یا اپنے عقیدہ کی تبلیغ و اشاعت کرے یا دوسرے لوگوں کو اپنا عقیدہ قبول کرنے کی دعوت دے۔ تحریری یا زبانی الفاظ' ظاہری حرکات یا کسی اور طریقہ سے' خواہ وہ کوئی بھی ہو' مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائے تو اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کیلئے دی جائے گی جو تین برس تک ہو سکتی ہیں' نیز وہ سزائے جرمانہ کا مستوجب بھی ہو گا۔"

۶۶۔ اعتراض بطور خاص اس جملے پر کیا گیا ہے "خود کو مسلمان ظاہر کرے اور اپنے عقیدہ کو اسلام کے طور پر پیش کرے۔" بلیک کی قانونی لغت Blacks Law Dictionary کے مطابق لفظ "Vague" کے معنی ہیں۔ غیر واضح' غیر یقینی' سمجھ میں نہ آنے والا' مبہم" اس اصول کے مطابق کوئی قانون جو کسی شخص کو واضح طور سے یہ نہیں بتاتا کہ کس چیز کا حکم دیا گیا ہے اور کس بات سے منع کیا گیا ہے' وہ دستور کے خلاف" اور "مناسب طریق عمل" کے منافی ہے۔ اپیل کنندگان نے بھارتی عدالتوں کے صادر کردہ نیز غلام ضمیر بنام اے۔ پی خوندکر (پی ایل ڈی 1965 ایس سی 156) میں عدالت هذا کے جس فیصلہ کا حوالہ دیا ہے' وہ اس معاملہ میں متعلقہ نہیں ہیں دلیل دی گئی کہ جملہ "جو بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر خود کو مسلمان ظاہر کرے' موسوم کرے یا اپنے عقیدہ کا بطور اسلام حوالہ دے" بہت ہی وسیع اور پھیلا ہوا ہے۔ انتہائی غیر واضح اور سیماب وش ہے' بہت ہی غیر معین اور غیر یقینی ہے جسے ہر کوئی سمجھ نہیں سکتا اور پہلے سے یہ پیش بینی نہیں کر سکتا کہ مقننہ نے کونسے کاموں سے منع کیا ہے اسلئے اسے قانون نہیں کہا جا سکتا' پس اسے منسوخ کیا جائے۔

۶۷۔ اس عملی مقولہ کے بارے میں کوئی اختلاف رائے نہیں ہے کہ اگر کوئی قانون مقننہ کیلئے مقرر کردہ حدود سے تجاوز کر جائے یا کوئی قانون کسی بنیادی حق میں مداخلت کرے' یا کوئی قانون خصوصاً" فوجداری قانون' مبہم' غیر یقینی یا بہت وسیع ہو تو اسے اعتراض کی حد تک باطل قرار دے کر منسوخ کر دینا چاہئے۔ بہرحال اپیل کنندگان نے یہ ظاہر یا واضح نہیں کیا کہ ابہام کہاں ہے۔ اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے یہ ظاہر کرنا ان پر لازم تھا کہ جرم کے اجزائے ترکیبی' جیسا کہ وہ قانون میں درج ہیں' اس قدر غیر واضح ہیں کہ معصومانہ اور مجرمانہ طرز عمل کے مابین کوئی خط امتیاز نہیں کھینچا جا سکتا یا اس قانون کی من مانی اور امتیازی تعمیل کے نمایاں خطرات موجود ہیں' یا یہ کہ وہ حقیقت میں اتنا مبہم ہے کہ عام آدمی اس کے مفہوم کے بارے میں تو قیاس آرائی کر سکتا ہے' اس کے اطلاق کی بابت اختلاف رائے ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

۶۸۔ ڈکشنری کے مطابق "Pose" کے معنی ہیں "دعویٰ کرنا" یا کوئی تجویز غور و خوض کیلئے پیش کرنا' موجودہ معاملہ میں قانون کے مخاطب قادیانی / لاہوری گروپ کے ارکان ہیں۔ وہ عقائد کے حوالے سے امت مسلمہ کے بڑے حصہ کے ساتھ سنگین اختلافات و تنازعات کا طویل پس منظر رکھتے ہیں۔ ان متنازعہ عقائد پر ہم آگے چل کر بحث کریں گے۔ مجیب الرحمن بنام وفاقی حکومت پاکستان و دیگران (پی ایل ڈی ۱۹۸۵ ایف ایس سی ۸) ان مقدمہ میں نیز قادیانیوں کے صد سالہ جشن پر پابندی سے متعلق لاہور ہائیکورٹ کے فیصلہ میں کسی قدر تفصیل سے بحث ہو چکی ہے۔ احمدیوں کا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب خود نبی تھے اور جو ان کی نبوت پر ایمان نہیں رکھتے وہ کافر ہیں۔ احمدی مرزا صاحب کے متعلقین کیلئے مذکورہ بالا اسماء و القابات وغیرہ استعمال کا حق محض اس تعلق کی بناء پر جتاتے ہیں اور اسے اسی روشنی میں دیکھنا چاہئے۔ پس یہ شہادتوں کے ذریعے ثابت کیا جانے والا سوال ہے کہ طرفین نے فی الواقع ایسے القابات و اصطلاحات کا استعمال کیا یا اس کا رویہ اور طرز عمل اس کے مترادف تھا جو کہ قانون کا منشاء ہے' اپیل کنندگان بلاشبہ احمدی ہیں اور بلحاظ روئے آئین غیر مسلم ہیں۔ پس ان کی طرف سے شعائر اسلامی کا استعمال' یہ تو خود کو مسلمان ظاہر کرنے یا دوسروں کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے یا توہین و تضحیک کرنے کے برابر---- بہر صورت اس حقیقت کو واضح طور پر ثابت کیا جا سکتا ہے کہ وہ خود کو اسی طرح پیش کر رہے تھے۔ پس انہوں نے اس مسئلہ کو نہیں لیا محض ایسے تنازعہ کو ابھارتے ہیں جو کوئی بنیاد نہیں رکھتا۔ یہ بات بلاشک و شبہ کہی جا سکتی ہے کہ قانون میں سرے سے کوئی ابہام نہیں ہے۔

۶۹۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان جو کہ بڑی حد تک تعزیرات ہند سے ملتا جلتا ہے کی دفعات ۱۴۰' ۱۷۰' ۱۷۱' ۲۰۵' ۲۲۹' اور ۴۱۹ میں جرم تلبیس شخصی (Personation) کا ذکر ہے۔ یہ جرم کسی حد تک زیر بحث جرم کے مماثل ہوتا ہے' اور اس کی عبارت پر اس مقدمہ میں اٹھائے گئے اعتراض کو پرکھنے کیلئے غور کیا جا سکتا ہے دفعہ ۱۴۰ میں کہا گیا ہے۔ "جو کوئی حکومت پاکستان کی بری' بحری یا فضائی میں سپاہی' ملاح یا ہوا باز نہ ہو' ایسا لباس پہنے یا ایسا نشان اٹھائے پھرے جسے کوئی سپاہی' ملاح یا ہوا باز پہنتا ہو یا لگاتا ہو تو اسے..... ---------- ..... سزا دی جائے گی۔" اسی طرح دفعہ ۱۷۱ میں ایسا لباس پہننے یا نشان لئے پھرنے کو جرم قرار دیا گیا جسے سرکاری ملازمین کا کوئی طبقہ پہنتا یا لگاتا ہو' دفعہ ۱۷۱۔(ڈی) کے تحت رائے دہی کیلئے پرچی مانگنے یا کسی دوسرے زندہ یا مردہ

شخص کے نام پر ووٹ ڈالنے کو بھی جرم ٹھہرایا گیا ہے۔ ایسی صورت میں محض اس طرز عمل کو شہادت مانا جائے گا۔ دفعہ ۵۰۰ مگر مختلف معاملہ سے بحث کرتی ہے "اس میں کہا گیا ہے:-

"جو کوئی جھوٹ موٹ کسی اور شخص کا روپ دھار کر اس اختیار کردہ کردار میں کوئی اقبال کرے یا بیان دے اسے کوئی ایک سزا ---------- دی جائے گی۔ دفعہ ۲۲۹ میں جیوری کے کسی رکن یا اسیسر کی تلبیس شخصی کرنے کو جرم بتایا گیا ہے سب سے آخر میں دفعہ ۴۱۶ آتی ہے جس جس کا تعلق تلبیس شخصی کے ذریعے دغا دینے سے ہے "اس میں کسی اور شخص کا روپ دھار کر اپنے آپ کو کسی دوسرے کا قائم مقام یا اس جیسا ظاہر کر کے دھوکہ دینا شامل ہے۔

۷۰۔ تعزیرات ہند کے نفاذ ۱۸۶۰ء سے لیکر اب تک کسی نے مذکورہ بالا دفعات میں سے کسی کے خلاف اس طرح کا اعتراض نہیں کیا جیسا کہ اپیل کنندگان نے کیا ہے "اگرچہ یہ دفعات اسی طرح کے موضوع سے معاملہ کرتی ہیں" تاہم ایسی درستی کا دعویٰ نہیں کر سکتیں جیسا کہ اپیل کنندگان مطالبہ کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ کسی عدالت نے بھی کبھی کسی ابہام یا نقص کی نشان دہی نہیں کی جس سے ان کے انتظام میں کوئی خلل پڑا ہو جیسے مذکورہ بالا جملہ میں ایسی کوئی خامی نہیں ہے۔

۷۱۔ اس کے برعکس متنازعہ آرڈیننس میں وہ اصل القاب 'خطابات اور اصطلاحیں دی گئی ہیں جن کا تحفظ کرنا مقصود ہے نیز اس سلسلے میں عائد کردہ پابندیاں بیان کی گئی ہیں۔ آرڈیننس میں یہ صراحت بھی کردی گئی ہے کہ انہیں صرف ایسے افراد یا مواقع کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے جن کیلئے وہ مقرر و مخصوص ہیں 'کسی اور کیلئے نہیں۔ احمدی ان شعائر کی بے حرمتی کرتے رہے ہیں اور اپنے قائدین و معمولات پر ان کا اطلاق کرتے رہتے ہیں تاکہ لوگوں کو یہ دھوکا دے سکیں کہ وہ بھی اسی مقام و مرتبہ اور صلاحیت کے حامل ہیں۔ احمدیوں کے اس عمل نے نہ صرف معصوم' سادہ اور بے خبر لوگوں کو گمراہ کیا بلکہ پوری مدت کے دوران امن و امان کا مسئلہ پیدا کرتے رہے۔ اسلئے قانون سازی ضروری تھی جو کسی بھی لحاظ سے احمدیوں کی مذہبی آزادی میں دخل نہیں دیتی۔ یہ قانون محض انہیں ایسے القابات و خطابات استعمال کرنے سے روکتا ہے جن پر ان کا کسی قسم کا حق نہیں "از روئے قانون ان پر نئے القابات و اصطلاحات وضع کرنے کی کوئی پابندی نہیں ہے۔

۷۲۔ ہم [illegible] اعتراض کو بعض غیر ملکی فیصلوں کی روشنی میں بھی پرکھ سکتے ہیں۔ امریکی سپریم کورٹ نے مقدمہ زیر عنوان Lanzetta vs. New Jersey (306, us. 451, 1939) میں قرار دیا تھا کہ "ابہام ایک آئینی خرابی ہے جو تصوراتی طور پر ضرورت سے زیادہ طویل اور مختلف ہے۔ یہ کہ ضرورت سے زیادہ وسیع قانون میں نہ تو وضاحت کی کمی ہوتی ہے نہ ہی درستی کی اور مبہم قانون کو اس سرگرمی تک پہنچنے کی ضرورت نہیں 'جسے پہلی ترمیم کے ذریعے تحفظ فراہم کیا گیا ہے' صحیح راہ عمل کے لحاظ سے اگر کوئی قانون اس قدر مبہم اور غیر واضح ہو کہ:

"عام سمجھ بوجھ کے حامل افراد اس کے مفہوم و معانی کے بارے میں تو قیاس آرائی کر سکیں لیکن اس کے اطلاق کی بابت متفق نہ ہوں تو وہ قانون باطل اور بے اثر ہے" (دیکھئے

(Connally VS. General Construction Coy. (1926)
269. US. 385 - 391)

۷۳۔ ایسا ابہام اس وقت واقع ہوتا ہے جب کوئی مقننہ قانون سے تحفظ کے اخراج کو ایسے غیر واضح الفاظ میں بیان کرتی ہے کہ گناہ سے پاک اور گناہ آلود طرز عمل کے مابین خط امتیاز کھینچنا قیاس و اندازہ کا کام بن جاتا ہے اور یہ کہ قانون نافذ کرنے والے حکام کی صوابدید کو اس سے وابستہ سمجھا جانے اور امتیازی خلاء کے خطرات کو صریح قانونی معیار کے ذریعے محدود کیا جائے "اس دلیل کو مذکورہ بالا مقدمہ سے کوئی مدد نہیں ملتی کیونکہ اس قانون کے مندرجات آئین اور شعائر اسلام کی روشنی میں بالکل واضح اور صاف لگتے ہیں۔ یہ قانون کسی بھی قانونی مفہوم میں مبہم نہیں ہے "اس چیز پر پہلے تفصیل سے بحث ہو چکی ہے کہ امن و امان کو تحفظ فراہم کرنے والے قانون کو دنیا کے کسی ملک میں ظالمانہ نہیں سمجھا گیا۔ مزید برآں دنیا کا کوئی قانونی نظام کسی کمیونٹی کو خواہ وہ کسی قدر بولنے والی 'منظم' خوشحال یا اثر و رسوخ کی مالک کیوں نہ ہو 'دوسروں کو ان کے مذہبیا حقوق کے بارے میں دغا دینے 'ان کے ورثہ کو چھپانے اور قصداً" و عمداً" ایسے کام کرنے یا تدابیر اختیار کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی جن سے امن و امان کی صورتحال پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔

۷۴۔ اپیل کنندگان کی دوسری گزارش کہ آرٹیکل ۲۰ میں استعمال کردہ ترکیب "Subject To Law" میں لفظ "Law" سے مثبت قانون مراد ہے "اسلامی قانون نہیں۔ اس سلسلے میں درج ذیل مقدمات پر انحصار کیا گیا ہے جن کی سماعت عدالت ھذا نے کی تھی۔

۱۔ عاصمہ جیلانی کیس۔ پی ایل ڈی ۱۹۷۲ء ایس سی ۱۳۹
۲۔ بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) ایف بی علی بنام سرکار پی ایل ڈی ۱۹۷۵ء ایس سی ۵۰۶
۳۔ وفاق پاکستان بنام یونائیٹڈ شوگر ملز لمیٹڈ کراچی پی ایل ڈی ۱۹۷۷ء ایس سی ۳۹۷
۴۔ فوجی فاؤنڈیشن بنام شمیم الرحمن پی ایل ڈی ۱۹۸۳ء ایس سی ۴۵۷

بہرحال ہمیں اس اعتراض نے قطعاً متاثر نہیں کیا۔

۷۵۔ اصطلاح "Positive Law" سے بلیک کی قانونی لغات کے مطابق وہ قانون مراد ہے جو اصلاً "نافذ کیا گیا ہو یا کسی مجاز حاکم نے منظم قانونی معاشرے کی حکومت کے لئے اختیار کیا ہو۔ پس یہ اصطلاح نہ صرف وضع کردہ قانون پر حاوی ہے بلکہ اختیار کردہ قانون پر بھی یہ بات قابل غور ہے کہ اوپر جن مقدمات کا حوالہ دیا گیا ہے 'ان کے فیصلے آرٹیکل ۲۔ الف کے آئین کا جزو بننے سے پہلے صادر کئے گئے تھے۔ آرٹیکل ۲۔ الف کی عبارت اس طرح ہے۔

"۲۔ الف قرارداد مقاصد مستقل احکام کا حصہ ہوگی۔

ضمیمہ میں نقل کردہ قرارداد مقاصد میں بیان کئے گئے اصول اور احکام کو بذریعہ ہذا دستور کا مستقل حصہ قرار دیا جاتا ہے اور وہ بجنسہ موثر ہوں گے۔"

۷۶۔ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار یہ ہوا کہ قرارداد مقاصد کو جو اس سے پہلے ابتدائیہ کے طور پر ہر دستور کا جزو رہی تھی '۱۹۸۵ء میں آئین کا موثر حصہ قرار دے کر اس میں شامل کرلیا گیا۔ یہ کسی قانون کے متن کو بذریعہ حوالہ اپنانے کا عمل تھا جس سے وکلاء بے خبر نہیں۔ ایسا عموماً" اس وقت کیا جاتا ہے جب کسی نئے قانونی نظام کی تنفیذ عمل میں آتی ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں ہر مارشل لاء کے خاتمے یا دستوری نظام کی بحالی کے موقع پر ایسا کیا گیا۔ مقننہ نے انگریزی راج کے دوران بھی بعض اسلامی اور دیگر مذہبی رسم و رواج پر مبنی قوانین کو اسی طریقے سے اپنایا گیا تھا اور انہیں مثبت قوانین سمجھا گیا تھا۔

۷۷۔ یہی وہ مرحلہ تھا جب عوام کے منتخب نمائندوں نے پہلی بار اللہ تعالیٰ کے اقتدار اعلیٰ کو دستور کے مستقل و موثر حصہ اور ان کیلئے واجب التعمیل کے طور پر قبول کرلیا اور یہ عہد کیا کہ وہ محض تفویض کردہ اختیارات کو اللہ کی مقرر کردہ حدود میں رہتے ہوئے استعمال کریں گے اعلیٰ عدالتوں کے عدالتی نظرثانی کے اختیار میں بھی توسیع کردی گئی۔

۷۸۔ سپریم کورٹ نے مذکورہ بالا تبدیلی کا موثر ہونا تسلیم اور قبول کرلیا ہے۔ جسٹس نسیم حسن شاہ (موجودہ چیف جسٹس) نے پاکستان بنام عوام الناس (پی ایل ڈی ۱۹۸۹ء ایس سی ۶۰۳ کے صفحہ ۶۵۱ پر) عوامی نمائندوں کے بدلے ہوئے اختیار پر بحث کرتے ہوئے حسب ذیل رائے کا اظہار کیا تھا۔

"چنانچہ جب تک قطعی طور پر یہ ثابت نہ کردیا جائے کہ مقننہ میں بیٹھنے والے مسلمانوں کی جماعت نے کوئی ایسا قانون نافذ کیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یا سنت نبویؐ کی کسی اصول کی رو سے جو ان کے لازمی مفہوم سے ماخوذ ہو 'ممانعت کی گئی ہو تو کوئی عدالت ایسے قانون کو غیر اسلامی قرار نہیں دے سکتی۔"

۷۹۔ جسٹس شفیع الرحمن نے اس مقدمہ میں اپنا فیصلہ قلمبند کرتے ہوئے آرٹیکل ۲۔ الف (قرارداد مقاصد) کی روشنی میں صفحہ ۳۱۶-۳۱۷ پر درج ذیل رائے کا اظہار کیا تھا۔ "تفویض کردہ اختیار کو مقدس امانت کے طور پر قبول کرنے کے تصور کو 'جو کہ سورۃ النساء کی آیت نمبر ۵۸ میں بیان ہوا ہے 'غیر متبدل انداز میں اور تضاد کے بغیر وسیع مفہوم دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں چونکہ تمام اختیار و اقتدار تفویض کردہ ہے اور اس غرض کیلئے ایک مقدس امانت کی حیثیت رکھتا ہے 'اس کے استعمال کی حدود لازماً متعین و مقرر ہونی چاہئیں۔ قرآن حکیم میں بھی اور مغربی و مشرقی دونوں اصول فقہ میں تفویض کردہ اختیار سے حسب ذیل خصوصیات وابستہ کی گئی ہیں۔

(i) اسی طرح عطا کردہ اور ریاست کے مختلف حکام بشمول سربراہ حکومت کی طرف سے بطور امانت قبول کئے گئے اختیار کو ایسے استعمال کرنا چاہئے کہ اس سے امانت کے اغراض و مقاصد کی حفاظت ہو سکے "اسے تباہی سے بچایا جا سکے 'پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے اور فروغ دیا جا سکے۔

(ii) ایسا اختیار رکھنے والے کو ایک امین کی طرح ہر سطح پر اور ہر وقت محاسبہ کیلئے تیار رہنا چاہئے 'جیسے نظام مراتب میں بالا تر وہ اختیار عطا کرنے والے کو لوٹ جاتا ہے اور دوسری طرف امانت سے استفادہ کرنے والے دونوں تک اس کا فائدہ پہنچتا ہے۔

باقی آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

صومالیہ میں پاک فوج کی موجودگی کے اثرات کا سنجیدگی سے نوٹس لینے کی ضرورت ہے

تین رکنی وفد کے ہمراہ نیروبی کا سہ روزہ دورہ کرنے کے بعد مولانا زاہد الراشدی کا بیان

ورلڈ اسلامک فورم کے چیئرمین مولانا زاہد الراشدی نے کہا ہے کہ صومالیہ میں پاک فوج کی موجودگی کے اثرات کا سنجیدگی کے ساتھ جائزہ لینے کی ضرورت ہے اور ورلڈ اسلامک فورم کی طرف سے اس سلسلہ میں ایک تفصیلی رپورٹ مرتب کی جارہی ہے جو چند روز تک حکومت اور اپوزیشن کے ذمہ دار حضرات اور ممتاز علماء اور دانشوروں کو بھجوا دی جائے گی۔ ملک کے ممتاز صحافی اور دانشور جناب مجیب الرحمن شامی' متحدہ علماء کونسل کے سیکریٹری جنرل مولانا عبدالرؤف ملک اور حرکۃ الانصار پاکستان کے سیکریٹری جنرل مولانا محمد مسعود اظہر کے ہمراہ کینیا کے دارالحکومت نیروبی کا تین روزہ دورہ مکمل کرنے کے بعد گوجرانوالہ واپس پہنچنے پر اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ صومالیہ میں پاکستان آرمی کے دستوں کی موجودگی اور کارکردگی کے باعث افریقی مسلمانوں کے ساتھ پاکستان کے تعلقات پر منفی اثرات پڑ رہے ہیں اور پاکستان کے دوستوں میں مسلسل کمی ہورہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حالات کی ترتیب سے یوں لگتا ہے کہ پاک فوج کو ایک بین الاقوامی سازش کے تحت صومالیہ میں ایسے عملی کردار میں الجھا دیا گیا ہے جس کا مقصد پاکستان کو دوستوں سے محروم کرنا اور صومالیہ میں امریکی مقاصد کے لئے پاک فوج کو بطور ڈھال استعمال کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صومالیہ میں خانہ جنگی اور قحط سے لاکھوں افراد موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں اور اقوام متحدہ کی فوج خانہ جنگی کو ختم کرانے اور قحط زدہ لوگوں کو خوراک پہنچانے کے لئے متعین کی گئی ہے۔ جس میں پاک فوج کے دستے بھی شامل ہیں اور صورتحال کے اس پہلو سے کوئی باشعور اختلاف نہیں کرسکتا لیکن ان معاملات کا دوسرا رخ ہے کہ اقوام متحدہ کی اس چھتری کے نیچے امریکہ اپنے مخصوص استعماری مقاصد حاصل کرنے کے لئے صومالیہ کے حالات کو اپنے کنٹرول میں لینے کی منصوبہ بندی کررہا ہے اور وہ صومالیہ میں بیٹھ کر سوڈان اور ایتھوپیا کی اسلامی تحریکات کو دبانے کے علاوہ پورے مشرقی افریقہ پر کنٹرول حاصل کرنا چاہتا ہے اور افریقہ کے مسلم رہنماؤں کا کہنا یہ ہے کہ پاکستان ان امریکی مقاصد کے لئے ڈھال بنا ہوا ہے۔ اسی طرح صومالیہ میں نازک اور حساس مقامات اور لڑنے بھڑنے کے مواقع پاک فوج کے کھاتے میں ڈال کر اسے بدنام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیروبی میں صومالیہ کے تنازعہ کے بعض متعلقہ فریقوں کے نمائندوں اور متعدد مسلم اداروں کے ذمہ دار حضرات سے ان کی بات چیت ہوئی ہے اور اکثر حضرات کا تاثر یہی ہے کہ صومالیہ کے معاملات میں شریک ہونے سے پاکستان کے وقار کو نقصان پہنچا ہے اور افریقی مسلمانوں کے پاکستان کے بارے میں محبت و مفاہمت کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ عالم اسلام اور پاکستان کے مفادات کے تناظر میں اس صورتحال کا ازسرنو جائزہ لیا جائے اور اقوام متحدہ کی رکنیت اور امریکہ کے ساتھ تعلقات کی قیمت پاکستان کے مفادات کی قربانی کی صورت میں ادا نہ کی جائے۔

بقیہ۔ اخبار ختم نبوت

بقیہ علاقوں کو گیس فراہم کرنے کا نوٹس لیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۶ء سے مطالبہ کیا جارہا ہے کہ مسلم کالونی ربوہ کو سوئی گیس مہیا کی جائے جبکہ ختم نبوت کانفرنس ہر سال مسلم کالونی میں منعقد ہوتی ہے اور ختم نبوت مدرسہ جامع مسجد کا الگ لنگر خانہ ہے مگر وہاں رہائش پذیر مسلمان سوئی گیس سے محروم ہیں جبکہ سوئی اندرون گیس میں مرزا طاہر احمد قادیانی کے عزیز بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں جو ربوہ میں مسلمانوں کو گیس کی فراہمی میں رکاوٹ ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ خطرناک قادیانی کنور ادریس جو آج کل ٹینگرز ایکزیکٹیو نیشنل انوسٹمنٹ ٹرسٹ کا ایم ڈی ہے اور ۲۸ نومبر کو ریٹائر ہورہا ہے اس کو کسی صورت میں توسیع نہ دی جائے جبکہ قادیانی ملک اور اسلام کے دشمن ہیں ان کو تمام کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے اور ان کی سرپرستی نہ کی جائے اس کے علاوہ سوئی گیس کمپنی میں ملازم مصطفی احمد قادیانی اور مرزا ناصر قادیانی کو بھی باہر نکالا جائے۔

بقیہ۔ ڈش انٹینا

وقف کراتا ہے چوہدری محمود ساکن نالی تحصیل ڈگری بھی زمین کی فصل کا ۱۰ فیصد حصہ ربوہ کے نام بھیجتا ہے اور اس کے نوجوان لڑکوں کا ایک دہشت گرد اسکواڈ بھی بنایا جاتا ہے جو ان کو ڈھارس بندھواتا ہے۔ تحفظ دیتا ہے چوہدری شریف ضلع عمر کوٹ کا زمیندار ہے جو مخصوص ذرائع سے رقم جمع کرکے قادیان بھجواتا ہے ڈاکٹر نسیم تحصیل و ضلع عمرکوٹ قادیانی لابی کا صدر ہے اس کے بغیر عمرکوٹ ضلع میں کوئی قادیانی یا مسلم کسی

پر فیصلہ یا کوئی بات ٹھونس نہیں سکتا باہمی تنازعات اور اہم فیصلے یہ کرتا ہے۔

ان کے علاوہ قادیانیوں نے تھر کے علاقہ گھر پارکر' چیلور' ڈیپلو' مٹھی میں بھی اپنے پنجے گاڑ رکھے ہیں۔ مسلمانوں کو پھانسنے کے ساتھ کوہلی' بھیل' میگھواڑ اور عیسائیوں میں بھی ان کی سرگرمیاں جاری ہیں یہ ان کو طرح طرح کی لالچ دے کر پھانستے ہیں سادہ لوح اور دینی تعلیمات سے عاری افراد ان قادیانیوں کو بھی مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھ کر ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور جو کوئی ان کے قریب ہوا اس کو مزید پختہ کرنے کے لئے ربوہ لے جایا جاتا ہے اور جو ربوہ یاترا کرآئے اور مزید پختہ ہوکر اسلام سے مرتد ہوجائے گا اس کو پھر قادیان بھجوایا جاتا ہے اور وہاں کے سالانہ جلسے میں جس علاقہ سے جتنے زیادہ قادیانی جو قادیانی مبلغ بھجواتا ہے وہ اتنا ہی قادیان میں قابل احترام سمجھا جاتا ہے "صحرائے تھر" پانی کی قلت کا ہی شکار نہیں دینی تعلیمات کی قلت کا بھی شکار ہے دین کی تعلیم کے پیاسے افراد جب ان قادیانیوں کی قرآن وسنت کے حوالے سے چکنی چپڑی باتیں سنتے ہیں تو پھر وہ ان کے اسیر ہوجاتے ہیں اور اس طرح مکڑی کے جال قادیانیت میں پھنس کر رہ جاتے ہیں کچھ لوگ قادیانیت کے جال کو ایمانی حرارت سے توڑ کر واپس نکل آتے ہیں ایسے ہی لوگوں میں صحرائے تھر کے دو افراد عبدو جونیجو اور شہزاد پٹھان ہیں جن کو اللہ نے پھر سے ہدایت کی راہ پر گامزن کیا مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حکومت کیا کررہی ہے؟

کب خواب غفلت سے بیدار ہوں گے — بشکریہ تکبیر

بقیہ۔ عوام اور حاکم کے درمیان

امیرالمومنین ؓ کا یہی حکم ہے۔ آپ ؓ نے امیرالمومنین ؓ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کیا اور حضرت محمد بن مسلمہ ؓ سے کہا کہ مدینہ منورہ واپس جارہے ہو تو راستہ کے لئے توشہ اور زادراہ لے لو۔ انہوں نے معذرت کردی اور روانہ ہوگئے۔ امیرالمومنین ؓ نے ان کو دیکھتے ہی پوچھا گورنر کوفہ سے تم نے کچھ لیا تو نہیں؟ جواب دیا میں نے آپ کے حکم کی پوری پابندی کی ہے۔

امیرالمومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف احتیاط کے طور پر یہ اقدام کیا تھا۔ ان پر بے اعتمادی یا ان کے کردار پر کوئی شک وشبہ نہیں تھا چنانچہ اپنی جانشینی کے لئے جن چھ صحابہ کرام ؓ کے نام بتائے تھے ان میں ایک نام حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کا بھی تھا۔ اس کے بعد فرمایا اگر سعد ؓ خلیفہ منتخب کرلئے جاتے ہیں تو پھر کوئی بات نہیں۔ ورنہ میں اپنے بعد کے منتخب خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ انہیں گورنری کے منصب پر متعین کردے کیونکہ میں نے سعد ؓ کو کوفہ کی گورنری سے کسی کوتاہی' خیانت یا نااہل ہونے کی بناء پر معزول نہیں کیا تھا۔ چنانچہ امیرالمومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر ؓ کی وصیت کے مطابق انہیں پورے عراق کا گورنر بنایا اور ان کی غیر معمولی صلاحیت و تدبیر اور بصیرت سے مسلمانوں کو بہت فائدہ پہنچا۔

A QUESTION
TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want: Your money should be spent on making Muslims into Apostates?

Certainly your answer will be: No.

But you are! Unintentionally, unknowingly.

How: In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.

Do you know: A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.

What work this Centre does: It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.

Alas: Your money is used against your very Deen and you are unaware.

Realise: You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

O SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

تحفۂ قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے نائب امیر اوّل
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی تصنیف لطیف

○ آپ کے قلم سے مختلف اوقات میں لکھے جانے والے رسائل و مقالات کا مجموعہ ○ معلومات کا خزانہ ○ دلائل کا انبار ○ حقائق کا انکشاف ○ ایک درویش منش بزرگ کے قلم سے قادیانیوں کی ہدایت کا سامان ○ رحمانتہ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تیرہویں صدی میں تحفہ اثنا عشریہ تحریر فرمایا ○ اور انہیں کے وارث حضرت لدھیانوی صاحب نے چودھویں صدی میں تحفہ قادیانیت تحریر فرمائی ○ عنوانات ملاحظہ ہوں ○ عقیدۂ ختم نبوت ○ قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین ○ عدالت عظمیٰ کی خدمت میں ○ قادیانیوں کو دعوت اسلام ○ چوہدری ظفراللہ کو دعوت اسلام ○ مرزا طاہر کے جواب میں ○ مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت ○ دو دلچسپ مباہلے ○ قادیانی فیصلہ ○ شناخت ○ نزول عیسیٰ علیہ السلام ○ المہدی و المسیح ○ قادیانی اقرار ○ قادیانی تحریریں ○ قادیانی زلزلہ ○ مرزا قادیانی' نبوت سے مراق تک ○ قادیانی جنازہ ○ قادیانی مردہ ○ قادیانی ذبیحہ ○ قادیانی اور تعمیر مسجد ○ غدار پاکستان (ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی) ○ گالیاں کون دیتا ہے ○ قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق ○ قادیانی مسائل ○ غرض ختم نبوت' حیات عیسیٰ علیہ السلام' کذب مرزا قادیانی اور کسی بھی مسئلہ پر یہ کتاب فیصلہ کن ہے ○ انسائیکلوپیڈیا ہے
○ قادیانی' مذہب سے لے کر سیاست تک' مساجد سے عدالت تک کی کسی بھی ضرورت کے لئے اس کتاب کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے

دینی اداروں' علماء' مناظرین' وکلاء
تمام حضرات کی لائبریریوں کے لئے ضروری ہے

○ صفحات ۷۲۰
○ کاغذ عمدہ
○ کمپیوٹر کتابت
○ خوبصورت رنگین ٹائٹل
○ عمدہ اور پائیدار جلد
○ قیمت=/۱۵۰ روپے
جماعتی رفقاء و طلباء کے لئے
رعایتی قیمت=/۱۰۰ روپے
ڈاک خرچہ بذمہ دفتر
○ پیشگی منی آرڈر آنا ضروری
مجلس کے مقامی دفاتر
سے بھی طلب کریں

ملنے کا پتہ : مرکزی ناظم اعلیٰ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان ☎ 40978